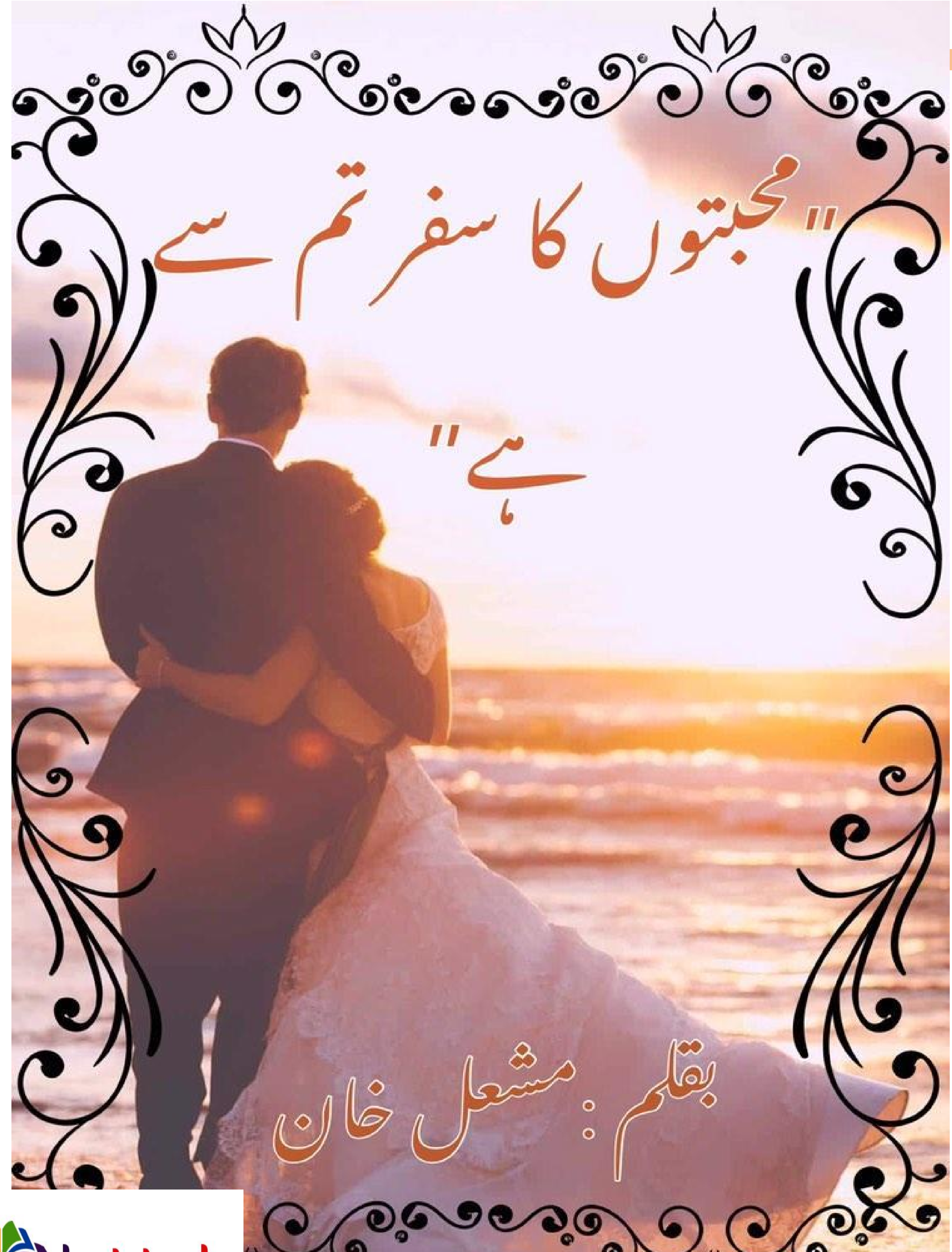

NovelsHub
Where Stories Live

لاحاصل سی محبّت جنوں سی فطرت اس عشق میں مر مٹ گئے
وہ صبح کی روشنی تھی وہ دلوں کی دعا تھی وہ پرنور تھی وہ عشق کی روشنی تھی

دسمبر کی ایک حسین صبح تھی۔۔ "نور" میری چندہ اٹھ جاو بیٹا دیکھو صبح ہو گئی ہے۔۔ اور نور نے آدھ کھلی آنکھوں سے صبح کی تازگی کو اپنے اندر اتارا۔۔ اس کی بھوری بڑی بڑی آنکھوں میں بلا کی چمک تھی۔۔ اور اس نے جھٹکے سے اپنے بال باندھے اور فریش ہونے چل دی۔۔ عبیقہ بیگم مطمئن ہو کر باہر چل دیں۔۔

"نور" کدھر ہو!۔۔ جلدی آو تمہارے پاپا بلا رہے ہیں۔ آئی مما۔۔ اور نور جلدی سے باہر لاونج کی جانب چل دی۔۔

بیٹا کہاں تھی آپ؟ احسن صاحب نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔ کیونکہ یہ انکی سب سے لاڈلی بیٹی تھی۔۔ "کیوں پاپا کوئی کام تھا؟ نہیں میرا بچہ بس آپ دکھی نہیں نہ تبھی، اچھا بیٹا یہ بتاو تمہاری پڑھائی کیسی چل رہی ہے؟

پڑھائی کا نام سن کر نور کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔ اف کیا پوچھ لیا پاپا نے۔۔

وہ دل ہی دل میں بڑبڑائی۔۔ کیا ہوا بیٹا کوئی مسئلہ ہے کیا؟ نور چونکی۔۔ اور اس کی مماہنس دی۔۔ دراصل پاپا بس ریسرچ ورک نے دماغ کھپایا ہوا ہے۔۔ اوہو۔۔ کوئی بات نہیں بیٹا پڑھائی میں تو سب چلتا رہتا ہے۔۔ اتنے میں احسن صاحب کو کال آ گئی اور وہ اس میں مصروف ہو گئے۔۔

☆☆☆☆

احسن صاحب جو کہ گھر کے سربراہ تھے۔۔ وہ چار بہن بھائی تھے دو بہنیں اور دو بھائی۔۔۔ سب اپنے گھروں میں خوش باش زندگی گزار رہے تھے۔۔ احسن صاب کے چار بچے تھے۔۔ سب سے بڑا پارس تھا جو کہ ایگری کلچر یونیورسٹی سے اپنی تعلیم مکمل کر چکا تھا۔۔ اور اس سے چھوٹا جہانزسب اپنی تعلیم کے لئے بیرون ملک تھا۔ پھر اس کے بعد ہانیہ تھی جو کہ لاء کر رہی تھی۔۔ اور سب سے آخر میں ماہ نور جو کہ ہانیہ سے ایک سال ہی چھوٹی تھی۔۔ وہ بھی لاہور کی اعلی یونیرسٹی میں پڑھ رہی تھی۔۔ احسن صاحب کی بہن زکیہ حیات جن کی دو اولادیں تھیں بڑا بیٹا جو کہ ماں کا لاڈلا اور ڈاکٹر تھا۔۔ پھر اسے بعد انکی ایک بیٹی جس کا نام فاطمہ تھا۔۔ وہ گریجویشن کے بعد گھرداری میں مصروف ہو گئی۔۔ پھر احسن صاحب کی دوسری بہن امینہ عامر جن کی ایک ہی اولاد تھی اور وہ انکا اکلوتا سپوت صالح تھا۔۔

☆☆☆☆

www.Novelshub.pk

ملک ولاز میں صبح کا اجالا پھیل چکا تھا۔۔ہانی تمہارا فون بج رہا ہے۔۔نور دیکھو کون ہے۔۔ہانی چائے کے دو کپ لئے باہر آئی۔۔۔نور نے موبائل دیکھا تو ایک دم خوش ہو گئی۔۔ مما! زیب کی کال ہے۔۔میں صدقے میرا بچہ۔۔لاو بات کراو۔۔نور نے جلدی سے فون مما کو پکڑا دیا۔

"اسلام وعلیکم مما۔۔!! وعلیکم اسلام میرا بچہ۔۔کیسے ہو۔۔جی مما سب ٹھیک ہے آپ سب کی یاد آ رہی تھی۔۔ تبھی صبح ہی فون کر دیا۔۔ہانی،نور تم کیسی ہو دونوں اور یوں سب باتیں کرنے لگے۔۔اتنے میں لائبہ اور تیمور بھی نیچے آ گئے۔۔لائبہ، تیمور نور کے چچازاد کزنز تھے جو کہ گھر کے اوپر والے پورشن میں تھے۔اتنے میں احسن صاحب لاونج میں آئے۔۔اور بولے عییقہ ابھی کال آئی تھی اور ہانی کے سسرال والے شادی کی تاریخ طے کرنے آ رہے ہیں۔۔"ہانی کی آئے گی بارات" نور شرارت سے گانے لگی اور لائبہ بھی اسکا ساتھ دینے لگی۔۔ہانی شرم سے لال ہوتے ہوئے اندر کی طرف چلی گئی۔۔"اوئے ہوئے" دیکھو تو کیسے شرما گئی،نور پیچھے سے نعرہ لگاتی ہوئی بولی۔

گھر کے بڑے اس کی اس شرارت پہ مسکرا دیے۔۔زوار صاحب جو کہ لائبہ کے والد، کہنے لگے بھائی صاحب بھا بھی جو ضروری چیزیں ہیں بتا دیں میں لیتا آوں گا واپسی پہ،انہیں ضروری سامان کی لسٹ بتا کر عییقہ اور انکی دیورانی کچن کی جانب چل دیئے۔۔

نور اور لائبہ بھی اندر کی جانب شام کے کے لیئے تیار ہونے چل دیں۔

☆☆☆☆

شام کے ساڑھے پانچ ہو رہے تھے جب ہانی کے سسرال والے آئے۔۔بڑے پر جوش طریقے سے انکا استقبال کیا گیا۔۔نور انہیں ڈرائنگ روم کی جانب لے گئی۔۔عییقہ احسن زوار اور ان کی بیگم اندر کی طرف بڑھے۔۔جہاں ہانی کے ہونے والے ساس سسر اور نند موجود تھے۔۔سب آپس میں بہت اچھے سے ملے۔۔یوں باہمی رضامندی سے 8،9،10 جنوری کی تاریخ فائنل ہو گئی اور نور خوشی سے بھاگتے ہوئے اندر ہانی کو بتانے بھاگی۔۔ہانپتی ہوئی بولی ہانی ہانی بس تم کچھ دنوں کی مہمان ہو یہاں۔جنوری میں تم رخصت ہو جاوگی اپنے پیا جی کے سنگ،لائبہ اور نور دونوں خوشی سے ہانی کے گلے لگ گئی۔۔

☆☆☆☆

گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی دن ہی کتنے رہ گئے تھے باقی عییقہ بیگم اور ناجیہ بیگم کے روز کے بازاز کے چکر لگ رہے تھے۔۔شادی کے دن قریب آن پہنچا تھے۔۔زوار صاحب نے بتایا کہ زکیہ آج ہی آ رہی ہے جبکہ امینہ کل تک پہنچے گی۔۔

افففف اب انہیں بھی برداشت کرنا ہو گا۔!!

"نور منہ بناتے ہوئی بولی"۔۔آخر تمہیں زکیہ پھپو سے کیا پرابلم ہے اتنی سوئیٹ تو ہیں لائبہ نے کہا۔۔پرابلم پھپو نہیں ان کا وہ کھڑوس اکڑو بیٹا ہے۔۔

www.Novelshub.pk

" چلو جی "ابراہیم بھائی" سے بھی تمہیں خدا واسطے کا بیر ہے بس چھوڑو اس بات کو لائبہ کہنے لگی۔۔ تم تو چپ ہی کرو ابراہیم بھائی کی چمچی! اور لائبہ ہنس دی نور یونہی بڑبڑاتی رہی۔۔ ایک تو جب دیکھو ہر وقت کھڑوس بنا رہتا ہے۔۔ اسے کوفت ہونے لگی۔۔

صبح کا اجالا چار سُو پھیل چکا تھا، گھر کے سارے افراد جاگ چکےُ تھے سوائے نور کے۔ اففف نور کی بچی!

بس کر دو کتنا سوتی ہو جاگ بھی چکو۔۔ لائبہ چلاتی ہوئی بولی۔۔ سونے دو نہ لائبہ۔۔۔۔

"نور مندی آنکھوں سے دوبارہ کمبل تان کے سو گئی

یار اٹھو باہر دیکھو موسم کتنا زبردست ہو رہا ہے۔۔ کہیں گھوم پھر کے آتے ہیں نہ۔۔۔۔

اب کی بار نور ایک دم پھرتی سے بیڈ سے جمپ لگا کے جاگی۔۔ پہلے کیوں نہیں بتایا منحوس!!

لائبہ ہنس دی کیونکہ جانتی تھی نور کو جگانا آسان نہیں تھا ایسے میں موسم کا بول کر اسے جگانا آسان تھا کیونکہ وہ ٹھنڈ،، بارش،، اور،، بادلوں کی کتنی دیوانی تھی۔۔ نور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے بال بنا رہی تھی اور لائبہ یونہی سیل فون پہ کچھ دیکھ رہی تھی۔۔ اچانک اس کی نظر نور کی جانب پڑی۔۔ اور دیکھتی رہ گئی کہ کوئی سادگی میں بھی اتنا خوبصورت لگ سکتا ہے۔۔ نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا؟" ارے نہیں"! میں تو بس یہ دیکھ رہی تھی کہ "تم روز بروز کتنی پیاری ہوتی جا رہی ہو" اچھا چلو باتیں بعد میں بنانا باہر چلتے ہیں نور اس کا ہاتھ پکڑے کمرے سے نکل گئی۔

اور دونوں چائے لیکر ٹیرس پہ آ گئیں اور چائے اور بسکٹس سے لطف اندوز ہونے لگیں۔۔

آہ۔۔۔۔۔!!! کیا حسین موسم ہے۔۔۔ لائبہ چہکی۔۔ نور نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔۔ ایک عجیب سا سکون اس کے رگ رگ میں اتر رہا تھا۔۔

نور کدھر کھو گئی؟؟ نور نے آنکھیں کھولیں۔۔

"یار قسم سے تم بہت ہی نان رومینٹک بندی ہو ایک دم خشک۔۔ پتا نہیں کیا بنے گا تمہارے شوہر کا۔۔

کیوں کیوں کیا بنے گا سے کیا مطلب۔۔ لائبہ بولی۔۔

وہ تو خوش قسمت ہو گا۔۔

"ہاں بے چارا" نور اسے چڑاتی ہوئی بولی۔۔

اور لائبہ چڑ گئی۔۔

کچھ توقف کے بعد دونوں ہنسنے لگیں۔۔

یار اٹھو چلتے ہیں نہ باہر۔۔

آئسکریم کھا کے آتے ہیں۔۔

پر جائیں گے کیسے۔۔لائبہ بولی۔۔۔

ہاں یہ اب "مسئلہ کشمیر۔۔"

تیمور ہے نہ اسے ساتھ لے چلتے ہیں۔۔کیونکہ مما اور چاچی نے اکیلے تو جانے نہیں دینا۔۔نور نے اظہار خیال کیا۔۔گڈ آئیڈیا۔۔لائبہ بولی۔۔اور دونوں اندر لاونج کی جانب اجازت لینے چل دیں۔۔

ٹی وی لاونج میں دونوں خواتین اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھیں اور ہانی سر پہ تیل لگوا رہی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ پوچھتیں

"کہ مما کی آواز آئی"۔۔

"نور بیٹا" ماسی آج پھر چھٹی پہ ہے تم ایسا کرو مشین لگا کر سپیر کورز، بیڈ شیٹ اور سارے پردے وغیرہ دھو لو آگے پھر ٹائم ہی نہیں ملنا۔۔

کیا مما، اس موسم میں کون مشین لگاتا ہے نہ۔۔یہ تو انجوائے کرنے والا موسم ہے۔۔۔نور بولی۔۔

"پلیز بیٹا"۔۔نہیں مما ہم نے آئسکریم کھانے جانا ہے

باہر دیکھیں تو کتنا مزے کا موسم ہو رہا ہے۔۔ناجیہ چاچی!! آپ بولیں نہ مما کو۔۔

اچھا بیٹا مان لو نہ مما کی بات بعد میں چلے جانا۔۔

چچی بولیں۔۔۔چچی آپ بھی۔۔۔۔!!!!!!!!

اور وہ ہنس دیں۔۔

نور کو ناچار ماننی ہی پڑی کیونکہ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔۔اور برے برے منہ بناتی باہر کی جانب چل دی مشین لگانے۔۔!!

☆☆☆☆

ڈور بیل بجی۔۔نور جو کپڑے وغیرہ دھونے کے بعد فرش دھونے میں بزی تھی پائپ سائیڈ پہ پھینکا اور گیٹ کھولنے بڑھی۔۔۔

"اس ٹائم کون آ گیا" گیٹ کھولتے ہوئے بولی

اور پھپھو کو دیکھتے ہی خوش ہو گئی۔۔۔۔

ارے پھپھو آپ۔۔۔۔!!

"ویلکم ویلکم"۔۔آپ کا ہی انتظار تھا یہ بولتے ہوئے کے گلے لگ گئی۔۔۔۔

"میں قربان۔۔! پھپھو اسے پیار کرتے ہوئے بولی" کیونکہ پھپھو کو اپنی تینوں بھتیجیاں بہت پیاری تھیں۔۔

وہ ہنس کر پیچھے ہٹی اور اچانک ابراہیم جو گاڑی سے سامان نکالتا ہوا مڑا تو اس کی نور سے ٹکر ہوتے ہوتے بچی۔۔کیونکہ گیٹ کے بیچ میں کھڑی تھی۔۔۔

اچانک شرمندہ اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں بولی دیکھ کر نہیں چل سکتے آپ؟؟؟ وہ تنک کر بولی۔۔

"ابراہیم نے بھنویں اچکاتے ہوئے سرسری سی ایک نظر ڈالی اور سوری بول کر آگے بڑھ گیا۔۔۔

ہونہہ سوری۔۔۔!!!

آیا بڑا کہیں کا۔۔۔!!!

ہو گا نواب تو اپنے گھر میں "کھڑوس کہیں کا"۔۔!!

"پتا نہیں کیا چیز سمجھتا ہے خود کو۔۔۔۔!!

وہ بھی منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

اب تو کھالی آئسکریم۔۔۔۔!!

وہ دل مسوس کر رہ گئی۔۔کیونکہ دل ابھی وہیں جو اٹکا تھا۔۔اور اندر کی جانب چل دی شام کے کھانے کی تیاری بھی تو کرنی تھی۔۔۔فریش ہو کر لاونج میں آئی تو رونق کا سماں تھا۔۔۔۔۔پھپو مما چچی تیمور ہانی لائبہ سب اکھٹے تھے اس نے لاونج میں نظر دوڑائی اور اس کھڑوس کو نہ پا کر سکھ کا سانس لیتے سب کی طرف چل دی جہاں لائبہ،ہانی پھپو کے ساتھ لگی بیٹھی تھیں۔۔۔۔

وہ بھی ان سب کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔نور بچے تیاری ہو گئی شادی کی؟؟؟ پھپو نے کہا۔۔

"امم" نہیں پھپو آدھی ہو گئی کچھ رہتی ہے۔یہ کہہ کر وہ کچھ سوچنے لگی۔۔

☆☆☆☆

رات کے آٹھ بج رہے تھے سب ڈائننگ ٹیبل پر سب موجود تھے۔۔

لائبہ چچی، تیمور اور زوار چاچو بھی آج نیچے سب کے ساتھ بیٹھے تھے۔۔

نور،لائبہ کھانا "سرو" کرنے لگیں۔۔

نور نے کوفتے کا باول ابراہیم کی طرف بڑھایا اور ابراہیم نے ہاتھ کے اشارے سے منع کرتے ہوئے کہا شکریہ!!!

مجھے چاہیے ہو گا تو میں خود لے لوں گا۔۔۔

نور کو "سبکی" محسوس ہوئی اس نے غصے سے باول واپس رکھا۔۔اسی دوران ابراہیم نے ذرا کی ذرا نظر اٹھائی اور سوچا

"انتہائی بدتمیز لڑکی ہے" کوئی مینرز نام کی چیز ہی نہیں۔۔اور واپس کھانا کھانے لگ گیا۔۔

نور،ہانی کے ساتھ اپنی کرسی پہ بیٹھ گئی۔۔لائبہ اسے دیکھ کر دانت نکال کر "کھی کھی" کرنے لگی۔نور اس کی اس حرکت پر دانت پیس کر رہ گئی۔۔۔

اتنے میں پارس اندر آیا سب کو ایک ساتھ سلام کیا اور ابراہیم کی ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گیا اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہوا بولا!

www.Novelshub.pk

اور "ڈاکٹر صاحب" کیسی چل رہی آپ کی ڈاکٹری؟ابراہیم ہلکا سا مسکرایا

"بس یار اللہ کا شکر ہے" پریکٹس چل رہی ہے۔۔۔

چلو گڈ لک۔۔۔!! تھینک یو۔۔۔!!!

اچانک تیمور بولا۔۔۔"ابراہیم بھائی"

اب مفت میں علاج کرانے آسکتے ہیں نہ ہم؟؟؟اس نے شرارت سے کہا۔۔

اس کی اس بات پر وہاں موجود سبھی افراد ہنس دیئے۔۔سوائے نور کے۔۔

"ہاں ہاں بیٹا کیوں نہیں"۔۔پھپھو فوری بولیں۔۔

اللہ تمہیں ڈھیروں کامیابیاں دے بیٹا۔۔احسن صاحب اس کے سر پر پھیرتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چل دیے۔۔

"شکریہ ماموجان"!!!

نور کھانا مکمل کرکے اٹھی "مما"!!!

"میں کمرے میں جارہی ہوں"

کوئی کام ہو تو آواز دے لیجئے گا یہ کہتے ہوئے کمرے میں آگئی۔۔۔۔

بے وجہ سخت غصے میں ادھر سے ادھر ٹہلنے لگی۔۔نہ جانے اسے اپنایہ کزن کیوں زہر لگتا تھابظاہر کوئی وجہ نہ تھی مگر اس کی غیر ضروری سنجیدگی سے اسے چڑ تھی۔۔بہت کم ہنستے دیکھا تھا اس کو،کیونکہ وہ شاز و نادر ہی مسکراتا تھا۔۔۔اور آج تو اسکا غصہ بجا تھا۔۔ہونہہ ایڈییوڈ تو دیکھو۔۔"مجھے چاہیئے ہو گا تو خود لے لوں گا" اس کی نقل اتارتے ہوئے بولی۔۔

پکا کوئی کھڑوس ہے۔۔!!

اتنے میں سیل فون کی بپ ہوئی

"وہ سیل فون اٹھا کر میسج دیکھنے لگی"۔۔

"ہائے اللہ"۔آٹھ میسج ایک ساتھ!!!

پہلا میسج کھولا تو احد کا تھا۔

"Mahnoor where are you"?

نور نے میسج پڑھا اور باری باری سارے میسج پڑھنے لگی۔سب میں "ماہ نور" لکھا تھا۔۔۔

کیونکہ احد کو جب غصہ آتا تھا تبھی اسے فل نام سے پکارتا تھا۔ وہ جلدی جلدی احد کو جواب دینے لگی اور ایک ہی میسج میں دن بھر کی روداد سنا کر موبائل سائیڈ پر رکھ کے لیٹ گئی۔

سارے دن کی تھکی ہوئی تھی جیسے ہی لیٹی تو نیند نے آلیا۔۔

"رات کا آدھا پہر تھا" جب اسکی آنکھ فون کی بیل سے کھلی۔ اس نے فون وائبریٹ کیا اور دوبارہ سو گئی۔۔

کچھ دیر کے بعد فون دوبارہ وائبریٹ ہونے لگا۔۔

اففففف کون ہے پتا نہیں۔۔ اس پہر بھی سکون نہیں۔۔

اور سوئی جاگی کیفیت میں فون کان سے لگایا۔۔ "ہیلو" "Hello my foot"

"کدھر تھی تم"؟

دوسری جانب سے احد کی غصے بھری آواز آئی۔

نور کو اس کے اس انداز پہ غصہ آگیا۔ کیونکہ ایک تو رات کے دو بج رہے تھے اوپر سے احد کا یہ انداز۔۔۔۔

"احد یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا"؟

اور وہ بھی اس ٹائم"؟

ایسی بھی کیا افتاد آن پڑی تھی وہ بیزاری سے بولی۔۔

اوہ سوری یار!!

اصل میں دن میں تم نے کوئی جواب نہیں دیا تو بس اس لیئے۔۔

"کم آن احد"

تمیں بتایا بھی تھا کہ پھپھو وغیرہ آئے ہوئے ہیں۔

اچھھھھا۔۔!! اس نے اچھا کو لمبا کھینچتے ہوئے کہا۔۔

"مگر میرا تم سے بات کرنے کو دل کر رہا تھا" تبھی کال کر دی۔۔

"You don't know how much i was missing you"

لیکن ٹائم تو دیکھ لینا چاہیئے نہ!!

پورا دن تمہارے میسج کا انتظار کرتا رہا مگر میڈم کو فرصت ہی نہیں تھی تو کیا کرتا۔۔۔؟؟؟

احد اسکا یونی فیلو اور اچھا دوست تھا مگر "احد" نور کے لیئے پسندیدگی کے جزبات رکھتا تھا۔۔

لیکن نور احد کو صرف دوست مانتی تھی۔۔

کیونکہ وہ خوش مزاج اور زندہ دل لڑکا تھا۔۔

نور نے بات مکمل کر کے جلدی سے فون بند کر دیا۔۔

اور کروٹ بدل کر دوبارہ سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔ کیونکہ صبح بازار بھی جانا تھا اور اسے اپنی شاپنگ کرنی تھی۔۔۔ اور ڈھیروں کام تھے کرنے کو۔۔۔۔۔

اففففف۔۔!! وہ کروٹ برلتی ہوئی سو گئی اور نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔

اگلا دن اتوار کا تھا۔۔ نور سب کاموں سے فارغ ہو کر اوپر والے پورشن چل دی لائبہ کو بلانے۔۔ اوپر گئی تو چچی نے بتایا کہ لائبہ شاور لے رہی ہے۔۔ وہ وہیں اسکا انتظار کرنے بیٹھ گئی۔۔ کوئی کام تھا کیا نور۔۔؟؟

نہیں چاچی۔۔!! بس زرا مارکیٹ تک جانا ہے۔۔

چاچی "۔۔!!! "چاچی" تیمور کدھر ہے؟؟

بیٹا وہ تو تمہارے چاچو کے ساتھ گیا ہوا ہے۔۔

اوہ نو۔۔!!! وہ سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔ اب کس کے ساتھ بازار جائیں گے ہم۔۔!!

وہ سوچنے والے انداز میں بولی۔۔

اتنے میں لائبہ جو نہا کے آچکی تھی۔۔

نور اسے جلدی تیار ہو کے نیچے آنے کا بول کے چلی گئی۔۔۔

☆☆☆☆

"مما" عتیقہ بیگم جو کسی کام میں مصروف بیٹھی تھیں۔۔ انہوں نے دھیان نہ دیا۔۔

نور کے دوبارہ بولنے پہ وہ متوجہ ہوئیں۔۔

مما مجھے بازار جانا ہے، آپ چلیں گی؟؟

نہیں نور آج مجھے بہت کام ہے۔۔ کل پہ رکھ لو۔۔

نہیں مما۔۔ آج میری چھٹی ہے۔۔ اس لئیے میں نے آج ہی جانا ہے۔۔

نور ضدی انداز میں کہنے لگی۔۔

پہلے ہی میری دو چھٹیاں ہو چکیں ہیں یونی سے۔۔

www.Novelshub.pk

اتنے میں پھپو آ گئیں۔۔ ارے عتیقہ کیوں روک رہی ہو میری بیٹی کو۔۔ جانے دو نہ۔۔ لائبہ جو نیچے آچکی تھی نور اور وہ پھوپو کی حمایت پہ مسکرا دیں۔۔

یس۔۔!!" پھوپو دی گریٹ" دونوں نے یک نعرہ ہو کر کہا۔۔

پر زکیہ باجی" میں فارغ نہیں ہوں۔۔ عتیقہ بیگم بولیں۔۔

تو مما میں اور لائبہ ڈرائیور کے ساتھ چلے جاتے ہیں نہ۔۔

کیسے جاؤ گی۔۔ ڈرائیور تو آج چھٹی پہ ہے۔۔ اس کی بیوی بیمار ہے۔۔

اب۔۔۔!! دونوں سوچنے لگیں۔۔

پر جانا تو پھر بھی ہے ہم نے۔۔ نور کہنے لگی۔۔

"آج کل کے حالات تو پتہ ہی ہیں تم لوگوں کو۔۔ ایسے میں میرا دل نہیں مان رہا۔۔ آرام سے بیٹھ جاؤ دونوں۔۔ عتیقہ بیگم بولیں۔۔۔!!

نور منہ لٹکا کے بیٹھ گئی۔۔

ہانی جو کچن سے نکلی۔۔ کہنے لگی۔۔ نور لائبہ تم دونوں کل چلے جانا یونی سے آنے کے بعد پارس کے ساتھ یا مما کے ساتھ۔۔

نہیں ہانی۔۔! مجھے آج جانا تھا۔۔

پھپو جو کافی دیر سے ماں بیٹی کی بحث سے لطف اٹھا رہی تھیں۔۔ ان سے نور، لائبہ کا اترا منہ دیکھا نہ گیا۔۔

ارے اگر میری بچیوں کا دل ہے تو "ابراہیم" لے جائے گا نہ۔۔

ابراہیم جو فون کان سے لگائے بزی تھا اپنے کولیگ سے بات کرنے میں اپنا نام سن کے چونکا۔۔

اتنے میں پھوپو اسے دوباہ آواز دے چکی تھیں۔۔

جی امی کہتا ہوا فون بند کر کے لاؤنج میں آ گیا۔۔۔

جی امی جان!!!!

بیٹا یہ لائبہ اور نور کو مارکیٹ جانا ہے تم انہیں لے جاؤ۔۔

امی مجھے تو ابھی جانا تھا کہیں۔۔

نور اسے دیکھ کر آہستہ سا بولی ہونہہ "بدتمیز" شوق بھی نہیں ہمیں اس "کھڑوس" کے ساتھ جانے کا۔۔

بڑبڑاتی ہوئی بولی۔۔

نور کی بچی۔۔!! چپ کر جاؤ سن لیں گے بھائی۔۔!!

ww.Novelshub.pk

"بیٹا تم بعد میں چلے جانا۔۔ پھوپو بولی۔۔

بے چاری صبح سے لگی ہوئی ہیں لیکن ڈرائیور نہیں،، پارس بھی نہیں۔۔

اس لیئے تم لے جاو۔۔ اٹس اوکے پھوپو ہم مینج کر لیں گے

ابراہیم نے مزید بحث سے بچنے کے لیئے جلدی سے ہامی بھر لی۔۔۔

"میں گاڑی نکال رہا ہوں آپ دونوں آ جائیں" کہتا ہوا پورچ کی طرف چل پڑا۔۔

لائبہ خوشی سے پیاری پھوپو کہتی ہوئی ان کے گلے لگ گئی۔۔ پھوپو مسکرا دی۔۔

اب دونوں جلدی جاؤ یہ نہ ہو "ابراہیم بھائی دونوں کو چھوڑ کے چلے جائیں"۔۔ "ہانی شرارت سے بولی"۔۔!!!!

لائبہ جلدی سے گاؤن لیئے باہر کی جانب چل دی اور نور بھی چادر لیئے اس کے پیچھے پیچھے چل دی۔۔

لائبہ آہستہ سا بولی "نور تم فرنٹ سیٹ پہ بیٹھو"۔۔ پاگل ہو مجھے کوئی شوق نہیں اس "سڑے ہوئے کریلے" کے ساتھ بیٹھنے کا۔۔

لائبہ "سڑا کریلا" لفظ سن کے قہقہ لگا کے ہنس دی۔

افف نور تم نے کیا کیا نام رکھے ہوئے ہیں۔۔۔!!!

اتنے ڈیسنٹ تو ہیں بھائی۔

اچھا بس بس!!!نور فوراً بولی۔۔

ابراہیم گاڑی سٹارٹ کیئے انتظار کر رہا تھا۔۔ لائبہ جلدی سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھی اور نور پیچھے بیٹھ گئی۔۔

☆☆☆☆

گاڑی میں گہری خاموشی تھی۔۔

اچانک لائبہ بولی۔۔ ابراہیم بھائی سفر کتنا بورنگ ہو رہا نہ آپ کو نہیں لگتا کہ سونگز پلے کرنے چاہییں۔۔!!!

اگر آپکو اعتراض نہ ہو تو۔۔!!!

ارے نہیں میری پیاری سی بہن۔۔!!!

اور ابراہیم نے سونگ پلے کر دیا۔۔!!

اچانک ہی گاڑی میں ملی نغمے کی آواز آئی

"دل دل پاکستان جاں جاں پاکستان،

www.Novelshub.pk

ایسی زمیں اور آسماں"

بے ساختہ نور اور لائبہ کا ایک ساتھ قہقہ بلند ہوا۔۔

نور فوراً ہنسی روکنے کی خاطر گاڑی سے باہر دیکھے لگی۔۔

ابراہیم بھائی یہ کیا تھا۔؟؟ لائبہ ہنستے ہنستے کہنے لگی۔۔

ابراہیم سر کھجاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔ اصل میں میرے پاس کوئی خاص کلیکشن نہیں، ٹائم ہی نہیں ہوتا ان سب کے لیئے۔۔

ڈاکٹر بندہ ہوں نہ" ان سب چیزوں سے دور ہوں۔۔!! مجھے کچھ نہیں پتا ہوتا نیئے سونگز کا۔۔۔

آپ کوئی خود سے لگا دیں۔۔

لائبہ ہنستی ہوئی سونگ چینج کرنے لگی اور نور گاڑی سے باہر دیکھنے لگ گئی۔۔

"Pehli nazar mein kesa jaadu kar diya

Tera ban betha hai mera jiya

Janay kia hoga, kiya hoga , kya pata

Is pall ko mill k aa jee lain zara"

اس گانے کو سنتے ہی ابراہیم کی "ہارٹ بیٹ" مس ہوئی۔۔۔

یوں لگا جیسے کچھ ہوا ہو۔۔!!

بے اختیار ابراہیم نے گاڑی کے بیک ویو مرر سے اک گہری نظر سے نور کی طرف دیکھا۔۔ اسی پل نور کی نظر اٹھی۔۔۔

دونوں کی نظر ٹکرائی!!!! نور نے جلدی سے منہ باہر کی طرف پھیر لیا۔۔

"نہ جانے کیا تھا اس ایک پل میں"

"یہ تھا محبتوں کے سفر کی جانب پہلا قدم"

مگر دونوں ہی لاعلم تھے اس بات سے۔۔!! کیا معلوم منزل دونوں کو کہاں لے جاتی ہے۔

یونہی سفر کٹ گیا۔۔!!

ابراہیم نے ایک شاپنگ مال کے سامنے گاڑی روک دی۔۔ دونوں باہر نکلی اور مال کے اندر چل دی۔۔

ابراہیم بھی گاڑی لاک کر تا ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔۔!!

☆☆☆☆

www.Novelshub.pk

تقریباً ایک گھنٹہ گزر چکا تھا،، مگر دونوں کی شاپنگ مکمل ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔ ابراہیم بار بار گھڑی دیکھتا پھر ان دونوں کی طرف جو کب سے اِدھر سے اُدھر " Shops" میں گھوم رہی تھیں۔۔

اب ابراہیم کی ہمت جواب دے رہی تھی

ان لڑکیوں کی شاپنگ نا جانے کب مکمل ہو گی اس نے سوچتے ہوئے لائبہ کو آواز دی۔۔۔

اچانک ہی نور کی آواز اس کے کانوں میں پڑی

"واؤ۔۔!! لائبہ وہ دیکھو یار،، کیا رِنگ ہے"!!!

چلاتے ہوئے اسی شاپ میں داخل ہو گئی۔۔

پلیز یہ والی رِنگ دکھایے،، وہ ایک نہایت نفیس اور خوبصورت رِنگ کی طرف اشارہ کرتے بولی۔۔

دکاندار نے اسے وہ رنگ دکھائی۔۔!!

"میم" آپ پہ بہت سُوٹ کرے گی یہ رنگ۔۔ اسی دوران ابراہیم شاپ میں انہیں بلانے کی غرض سے آیا۔۔ اور دکاندار کی یہ بات سن کر اس کی طرف اچنبھے

سے دیکھنے لگا۔۔!!

اففف!!! یہ انگوٹھی میری انگلی میں کیوں نہیں آ رہی

نور بس کر دو یار پھر لے لینا۔۔ لائبہ بولی۔۔ اچھار کو نہ چلتے ہیں۔۔!!

دکاندار ان دونوں کو باتیں کرتے دیکھ کے بولا۔۔

"لایئے میم" میں پہنا کے دکھاتا ہوں۔۔

جی۔۔!! یہ کہہ کر نور ہاتھ آگے بڑھانے ہی لگی کہ ابراہیم کی غصے بھری آواز آئی،، بس!!! نور اور لائبہ دونوں ایک ساتھ پلٹی،، اور انہوں نے دیکھا ابراہیم کی آنکھیں اور چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔۔۔ ارے ابراہیم بھائی بس نور یہ "رنگ" لے رہی پھر چلتے ہیں۔۔

ابراہیم آگے بڑھا اور دکاندار کے ہاتھ سے انگوٹھی لے کر نور کی طرف بڑھا اور انتہائی غصے میں بولا، "بندے میں تھوڑی بہت تو عقل ہونی ہی چاہیئے" اور انگوٹھی اس کے ہاتھ پہ پٹخ دی۔۔ چلو جلدی سے واپس۔۔ ممانی کا دو بار فون آ چکا ہے۔۔ دونوں نے ابراہیم کا یہ غصے والا روپ پہلی بار دیکھا لائبہ سہم گئی لمحہ بھر کو....!!

مم۔۔۔ میں۔۔۔ تو یہ انگوٹھی لے رہی تھی نور ایک دم معصومانہ انداز میں بولی اور ابراہیم نے اس کی طرف دیکھا،، اور ایک لمحے کو کھو سا گیا۔۔

چلیں ابراہیم بھائی۔۔!! ابراہیم چونکا۔۔

دکاندار کو پیمنٹ کرتے ہوئے وہ باہر چل پڑے۔۔

ابراہیم بھائی آپکو بھی غصہ آتا ہے۔لائبہ نے پوچھا۔۔وہ چپ کر کے چل دیا۔۔

ہونہہ۔۔!! یہی تو آتا نہیں،،ایسے ہی تو میں نہیں کہتی "کھڑوس"

نور بولی۔۔۔۔۔۔!!!!!

لائبہ ان کی صفائی دینے کے انداز میں بولی

"ہاں تو ٹھیک کیا انہوں نے"

نور بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔

واپسی کا سفر انتہائی خاموشی سے کٹا۔۔۔!!!

☆☆☆☆

انہیں گھر چھوڑ کر ابراہیم ہاسپٹل کی طرف چل دیا۔

اور لائبہ نور سب کو شاپنگ دکھانے لگیں۔

مما میں بہت تھک گئی ہوں،، تھوڑی دیر سو جاؤں،،نور تھکے تھکے انداز میں بولی۔۔

ایسے کون سے پہاڑ توڑ لیئے اس نے ہانی،،جو میڈم تھک گئی۔۔۔

اچانک تیمور سیڑھیوں سے نیچے آتا ہوا بولا۔۔

ہانی نے جواب دیا" آج سارا بازار جو لوٹ آئی اس لیئے"۔۔

تم تو چپ ہی کرو جب دیکھو ہر وقت ٹانگ اڑاتے رہتے ہو نور بولی۔۔ہاں تو ٹھیک کہا نہ،

"کام کی ناکاج کی دشمن اناج کی"

تبھی میں سوچوں گھر کا راشن اتنی جلدی کیوں ختم ہو جاتا ہے۔۔یہ کہتے ہوئے تیمور ہنس دیا باقی سب بھی اس کا ساتھ دینے لگے۔۔نور بھی ہنس دی۔۔ کیونکہ اسے اپنے یہ کزنز بہت عزیز تھے سب آپس میں ایک فیملی کی طرح رہتے تھے۔۔یونہی ہنسی مزاق چلتا رہا۔۔دوپہر کے کھانے کی تیاری ہونے لگی۔۔لائبہ اپنے پورشن کی جانب چل پڑی اور وہ اپنی چیزیں اٹھائے اپنے کمرے میں آگئی۔۔

وہ بہت زیادہ تھک چکی تھی اس لئے آتے ساتھ ہی رضائی تان کے سوگئی۔۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں گم ہوگئی۔۔

☆☆☆☆

شام کا وقت ہو رہا تھا۔۔اس کی آنکھ غیر معمولی شور سے کھلی۔۔ٹائم دیکھا تو شام کے ساڑھے چھ بج رہے تھے۔۔لگتا کوئی مہمان آئے ہیں وہ سوچنے لگی۔۔مغرب کی نماز بھی قضاء ہو گئی،،اسے افسوس ہوا۔۔جلدی سے اٹھی اور شاور لے کر باہر آ گئی۔۔

اوہ واہ۔۔۔!! امینہ پھوپو،،وہ خوشی سے چلائی۔۔سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔اور وہ بھاگ کے پھوپو کے گلے لگ گئی۔۔

ہاں میں تو آدھے گھنٹے سے آئی ہوئی۔۔تمہارا پوچھا تو پتہ لگا سوئی ہو۔۔کیسی ہو وہ اسے پیار کرتے ہوئے بولیں۔۔

جی پھوپو بس تھک سی گئی۔۔

اور صالح اچانک بولا

جناب ہم بھی ہیں۔۔تو وہ خوشی سے اسے ملنے لگی۔۔اوہ واہ۔۔!! فاطمہ بھی آئی ہے خوش ہو کے بولی اور اس کے گلے لگ گئی،،تم زکیہ پھپو کے ساتھ کیوں نہیں آئی؟؟؟یار بس میں خالہ کی طرف آئی ہوئی تھی،تو امی نے کہا کہ خالہ کے ساتھ ہی آ جانا۔۔

چلو اب تو خوب مزہ آئے گا۔۔لائبہ بولی۔۔!!!

سب جو ہیں۔۔صالح اور فاطمہ کے ساتھ بھی ان سب کی دوستی تھی اور گھر میں رونق کا سا سماں ہو گیا۔۔

☆☆☆☆

رات کے کھانے کے بعد سب چائے پی رہے تھے لائبہ اور ہانی سب کو چائے دے رہی تھیں۔۔نور اچانک بولی۔۔پھوپو اب ہم آپکو اتنی جلدی نہیں جانے دیں گے۔۔صالح بولا اور ہم؟؟فاطمہ تمہیں بھی ہم نے نہیں جانے دینا ہانی کی شادی کے بعد بھی۔۔

تمہیں نہیں کہا نور صالح کو کہنے لگی۔۔

صالح جو گھر کے مردوں کے ساتھ بیٹھا تھا کہنے لگا ہاں تم نہ کہو تب بھی ہم رہیں گے۔۔کیونکہ ڈھیٹ تو میں ازل سے ہوں،اس کی بات پر نور زور سے ہنس دی۔۔اسی پل ابراہیم نے اس کی جانب دیکھا ہنسی تھی یا جلترنگ۔۔!! نور کو دیکھنے لگا۔۔جو ہنستی ہوئی دل موہ لینے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔ہنسنے کی وجہ سے اس کی گال میں پڑا ڈمپل اور نمایاں ہوا جو اسے بے حد حسین بنا رہا تھا۔۔زیادہ ہنسنے کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔

وہ بے اختیار اسے تکنے جا رہا تھا،جب صالح نے اسے متوجہ کیا" کہاں کھوئے ہو یار؟؟؟

کب سے تمہیں بلا رہا ہوں۔۔کہیں نہیں بس ایسے ہی اور سر جھٹکنے لگا۔۔

"یہ مجھے کیا ہو رہا ہے کیوں میں اسے بے

اختیار تکنے لگتا ہوں۔۔اس کو دیکھتے

ہی میرا دل کیوں زور زور سے دھڑکنے

لگتا ہے"

یا خدا۔۔۔!! وہ سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے اپنا دھیان بٹانے لگا اور چائے پینے لگ گیا۔۔

یوں رات گئے تک خوش گپیوں کا سلسلہ چلتا رہا۔۔

رات کے ایک بج رہے تھے جب سب بڑے سونے کی غرض سے اپنے اپنے کمروں کی جانب چل دیے۔۔باقی سب بھی اٹھنے لگے۔۔ایک دوسرے کو "شب بخیر" بول کے اپنے کمروں میں چل دیے۔۔

ابراہیم کمرے میں آیا۔۔چینج کر کے لیٹا تو

"چھم سے اس کی آنکھوں میں نور کا عکس اتر آیا"

اس نے سٹپٹا کر آنکھیں کھولی یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟؟ ٹھنڈی سانس بھر کے بالوں میں انگلیاں پھنسائے بولا

"کیوں بار بار اسی کا خیال آ رہا ہے" وہ خود سے مخاطب ہوا۔۔

تھوڑی دیر یونہی لیٹے سوچتے رہنے کے بعد اس نے خود کو سمجھایا

" کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔میرا وہم ہو گا۔۔۔یہ بولتے ہوئے کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔!!

☆☆☆☆

اگلی صبح وہ فجر کی نماز ادا کر کے جاگنگ کرتے ہوئے واپس آیا۔۔اپنے ہی دھیان میں وہ اندر داخل ہوا تو نور جو نماز ادا کر کے لان میں ٹہل رہی تھی اس کی نظر اٹھی تو ابراہیم فوراً "گڈ مارننگ" بول کر اندر چل دیا۔۔

ہیں؟؟ نور حیران ہوتے اسے جاتا دیکھتے رہی۔۔یہ آج سورج کدھر سے نکلا ہے۔۔مسٹر کھڑوس نے آج "گڈ مارننگ" بولا۔۔وہ سوچتی ہوئی ہنس دی۔۔اور تیار ہونے چل دی یونی کے لیئے۔۔۔

جلدی جلدی تیار ہو کے وہ اور لائبہ یونی کے لیئے نکل رہی تھیں۔۔اچانک نور فاطمہ کو کہنے لگی "یار جانے کو دل تو نہیں ہے مگر آگے لیو لینی ہے نہ تبھی جانا پڑے گا۔۔۔ارے کوئی بات نہیں۔۔ادھر ممانی جان ہیں اور ہانی بھی گھر پر ہے۔۔تم دونوں پریشان نہ ہو۔۔اور وہ یونی کے لیئے نکل گئیں۔۔

☆☆☆☆

"وہ آئے ہماری یونی خدا کی قدرت ہے

کبھی ہم انکو تو کبھی اپنی یونی کو دیکھتے ہیں"

احد شرارت سے کہنے لگا۔۔"اففف" تم نے تو پورا شعر ہی بگاڑ دیا۔۔نور بولی۔۔

کیسی ہو؟؟ٹھیک۔۔!! نورانے مختصر جواب دیا۔۔

تم بتاو۔۔؟؟کلاس میں نہیں گئے؟

میں بھی ٹھیک ہوں اب تم جو آگئی ہو۔۔بس باتیں کروالے کوئی تم سے۔۔نور کلاس کی طرف جاتی ہوئی بولی۔۔لیکچر کے بعد وہ اور افراء جو اس کی بہت اچھی دوست اور کلاس فیلو تھی لان میں آکر دھوپ میں بیٹھ گئیں۔۔کہاں تھی اتنے دن۔۔اتنا مس کیا تمہیں۔۔بد تمیز بتا تو دیتی۔۔افرا بولی۔۔

یار افراء سوری بس ہانی کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے اور دونوں پھوپو آچکی ہیں۔۔تو اس سب میں بزی۔۔موبائل کا بھی ہوش نہیں ہوتا۔۔لیکن مجھے تو بتا سکتی تھی ایک ٹیکسٹ کر کے۔۔!! افراء روٹھی روٹھی بولی۔۔اچھا بابا سوری۔۔آگے سے نہیں ہو گا ایسا۔۔

اچھا یہ بتاو پھوپو کا کوئی ہینڈ سم بیٹا بھی ہے؟؟

ہاں یار دونوں پھوپو کے بیٹے ہیں۔۔اہمم اہمم!! افراء گلا کھنکھارتے ہوئے بولی۔۔کیا ہے اب نور نے ترچھی آنکھوں سے اسے دیکھ کر بولا۔۔ہاہا کچھ نہیں افرا ہنستے ہوئے بولی۔۔!! تم بھی بس ایک دم سیریس ہو جاتی ہو۔۔

اچھا نوری بتاو نہ پلیز ززز کیسے ہیں تمہارے کزنز۔۔؟؟

افراء کی بچی بس چپ ہو جاو۔۔!! ورنہ اب گلا دبا دوں گی تمہارا۔۔

قسم سے انتہائی فضول ہو۔۔کینٹین کی طرف جاتے ہوئے نور نے اس سے کہا۔۔

آرڈر دے کر وہ دونوں کونے میں ٹیبل پر آکے بیٹھ گئی۔۔

احد جو وہاں موجود تھا انہیں دیکھ کر وہیں آگیا۔۔ہیلو گرلز۔۔!!

"مے آئی سٹ؟"(May I Sit)

اور جواب کا انتظار کیئے بغیر بیٹھ گیا۔۔

نور بے وفا۔۔!! تمہاری پھوپو کیا آمیں تم تو یاد ہی نہیں کرتی۔۔احد بولا۔۔

گھر کی پہلی شادی ہے، مصروفیات تو ہونگی نہ۔۔۔سو کام ہوتے ہیں۔۔نور نے جواب دیا۔۔

احد کو کال آگئی وہ اٹھ کے سائیڈ پہ چلا گیا۔۔

یار نور قسم سے "مجھے یہ بندہ سخت چھچھورہ لگتا ہے"۔۔۔ایسی عجیب نظروں سے دیکھتا ہے۔۔افراء بولی۔۔

www.Novelshub.pk

نہیں افرا، احد اچھا لڑکا ہے تبھی تو میں بھی دعا سلام کر لیتی ہوں۔۔

باقی کوئی اوور آل برائی نہیں۔ہاں تھوڑا آوٹ سپوکن ہے۔۔

دونوں باتیں کرتی ہوئی باہر نکل آئیں۔۔

اتنے میں لائبہ بھی آ گئی۔۔اور وہ تینوں شٹل کا ویٹ کرنے لگیں۔

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ احد گاڑی لیئے آ گیا۔۔

"اف یو ڈونٹ مائنڈ گرلز تو کیا میں آپ لوگوں کو ڈراپ کر دوں۔۔ نہیں شکریہ افرا بولی۔۔

ارے نور بولو نہ میں جا رہا ہوں تینوں کو ڈراپ کر دوں گا۔۔

احد لائبہ اور افرا کو دیکھ کر بولا۔۔

اتنے میں وہاں ایک اور کار آ کر رکی،، دیکھا تو ابراہیم تھا۔۔

ارے ابراہیم بھائی آپ؟؟لائبہ چونکی اور پھر خوش ہو گئی۔۔ ادھر سے ہی گزر رہا تھا دیکھا تم لوگوں کو تو سوچا لیتا جاوں۔۔

یہ کون ہے نور۔۔افراء اسے کہنی مار کے پوچھنے لگی۔۔زکیہ پھپھو کے صاحبزادے" ڈاکٹر ابراہیم حیات"

"اوہ مائی گاڈ۔۔!! "ہی اِس سو ہینڈ سم"

افراء اسے دیکھ کر کہنے لگی۔۔کیا پرسیبلٹی ہے یار۔۔!!!! بس چپ کر جاوٴ۔کہیں بھی شروع ہو جاتی ہے۔۔

اتنے میں تینوں گاڑی میں بیٹھ چکی تھیں۔۔لائبہ فرنٹ سیٹ پر اور نور،افرا پیچھے بیٹھ گئیں۔۔ابراہیم نے احد پہ ایک نظر ڈال کے گاڑی آگے بڑھا دی۔۔

پتا نہیں کیوں احد اسے ٹھیک نہیں لگا۔۔

افراء کو ڈراپ کرنے کے بعد وہ گھر کی طرف چل دیے۔۔

آئندہ اس لڑکے سے دور رہنا اس نے اچانک کہا۔۔۔کون سا لڑکا بھائی؟؟

لائبہ بولی۔۔وہی جو تم لوگوں کو لفٹ دے رہا تھا۔۔

اچھا وہ۔۔وہ تو نور کا سینئر ہے۔۔ہاں جو بھی ہے آئندہ محتاط رہنا۔۔وہ تنبیہہ کرتے بولا۔۔نور نے مرر میں اس کی طرف زرا کی زرا دیکھا اور باہر کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔ہونہہ۔۔بس اسے یہی کام آتا ہے وہ بڑبڑائی۔۔اور اس کی بڑبڑاہٹ پہ ابراہیم نے بیک مرر سے اس کی طرف دیکھا۔۔جو غصے میں منہ پھلائے بیٹھی تھی وہ مسکرا دیا۔۔

اتنے میں گھر آ گیا اور وہ انہیں ڈراپ کر کے واپس چلا گیا۔۔

وہ دونوں اندر آ گئیں۔۔!!!!

ہائے۔۔۔!!! "آج تو بہت ٹھنڈ ہے۔"

دسمبر کا اینڈ چل رہا تھا۔۔

"یہ سال بھی آخر بیت گیا" اور پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

"ہانی فجر کی نماز ادا کر کے لان میں ٹہلتی

ہوئی سوچ رہی تھی۔۔"

اس کا دل اداس ہو گیا تھا یہ سوچ کر کہ "وہ اس گھر سے رخصت ہونے والی ہے اپنے پیاروں سے دور۔"

یہی سوچ کر اس کا دل بھر آیا۔۔ اتنے میں بابا نے اسے دیکھا تو وہیں آ گئے۔۔

"ارے اتنی صبح صبح ہماری بیٹی کیوں اداس ہے۔" انہوں نے ہانی کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔۔

کچھ نہیں پاپا۔۔!! بس یونہی، اپنی آنکھوں کی نمی کو چھپاتی ہوئی بولی۔۔

نہیں بیٹا آپ اپنے پاپا سے تو اپنے آنسو نہیں چھپا سکتی۔۔ اور یہ سن کر وہ ان کے گلے لگ گئی اور رو دی۔ احسن صاحب مسکرا اٹھے۔۔

"بیٹا آپ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہو مگر پھر بھی دنیا کی ریت ہے 'کہ بیٹیوں کو ایک دن رخصت تو ہونا ہی ہے"۔۔ وہ بھی اداس ہو گئے ہانی کی رخصتی کا سوچ کر۔۔

اتنے میں عیقہ بیگم بھی آ گئی اور باپ بیٹی کا پیار دیکھ کہ مسکرا دی۔۔ اگر باپ بیٹی کی باتیں ہو گئی ہوں تو اندر چلیئے چائے تیار ہے اور تینوں مسکراتے ہوئے اندر چل دیئے۔۔

☆☆☆☆

مما مما۔۔!!!

میرا وہ بلیک اینڈ ریڈ سوٹ کدھر ہے۔۔ پریس کرنے کے لیئے آپ نے ماسی کو دیا تھا اب نہیں ہے۔۔

"الماری میں ہی ہو گا دیکھو تم ٹھیک سے۔"

مما بولیں۔۔۔ نہیں ہے مما پوری الماری چھان ماری۔۔" نور وہیں سے چلائی۔۔

کدھر گیا ہو گا پھر، اچھا تم اور پہن لو سوٹ میں وہ ڈھونڈواتی ہوں۔۔

نہیں مما۔۔!!

"مجھے وہی پہننا ہے میں کچھ نہیں جانتی بس۔ نور ضدی انداز میں بولی۔۔"

www.Novelshub.pk

"نور کبھی تو مان جایا کرو۔۔"

نور باہر آگئی اور عبیقہ بیگم کے گلے میں بازو حمائل کر دیئے۔۔

مما آپ تو جانتی ہیں کہ مجھے وہ سوٹ کتنا پسند ہے۔۔

"ہاں بابا جانتی ہوں۔۔" بس جو دل میں ٹھان لو پھر کوئی نہیں تمہیں روک سکتا۔۔"

اپنے اندر تھوڑا ٹھہراو پیدا کرو۔۔ کیونکہ حالات ایک جیسے نہیں رہتے ہمیشہ۔۔

کمپرومائز کرنا سیکھو۔۔"وہ اسے سمجھانے کے انداز میں بولیں۔۔

"رہنے دو عبیقہ بچی ہے ابھی' سمجھ جائے گی آہستہ آہستہ۔۔" امینہ پھپھو بولیں۔۔

اتنے میں فاطمہ ہانی کے ساتھ چلتی ہوئی باہر آئی۔۔ ممانی جان اس کے کان کھینچ کے رکھیں وہ نور کو چڑاتی ہوئی بولی۔۔ نور ہنس دی۔۔۔

"ارے اس باگڑبلی کو بس ہر وقت لڑنا جھگڑنا ہی آتا ہے۔۔"

نور نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو صالح اور تیمور شرارت سے دیکھ رہے تھے۔۔

اور وہ کشن اٹھا کے ان کے پیچھے انہیں مارنے کے لیئے بھاگی۔۔

"بالکل بچی ہے ابھی۔"

"زکیہ پھوپو جو چائے پی رہی تھیں۔" کہنے لگی۔۔"

ارے گھر میں رونق بھی تو انہی بچوں کے دم سے ہے امینہ پھوپو بولی۔۔

اور عبیقہ بیگم بھی کہنے لگیں۔۔"

"صالح فاطمہ اور ابراہیم کے آنے سے رونق دوبالا ہو گئی"

"مما بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں پھپھو۔۔" ہانی چہکی۔۔

ابراہیم ان کی آوازیں سن کر مسکرا دیا۔۔

اتنے میں ہانی اس کا وہ سوٹ لے کر آئی تو وہ تیار ہونے چل دی۔ اوہ نو!! آج تو لیٹ ہو گئے۔۔ لائبہ جلدی چلو' وہ اسے آواز دیتے باہر آئی۔۔"

"اس کی طبیعت ٹھیک نہیں اس لیئے وہ نہیں جا رہی۔" چچی نیچے آتے ہوئے بولی۔۔

افف خدایا۔۔!!

میں اکیلی کیسے جاوں گی وہ سوچ کہ رہ گئی۔۔ پارس کو دیکھنے گئی تو وہ جا چکا تھا۔۔

اب۔۔ وہ سر پکڑ کہ رہ گئی۔۔

ww.Novelshub.pk

چلو میں شٹل پہ چلی جاوں گی اس نے خیال ظاہر کیا۔۔ تیمور اسے سٹاپ تک چھوڑ آیا۔۔کافی دیر انتظار کرنے کے بعد دور سے ایک شٹل آتی دکھائی دی اور اس نے سکھ کا سانس لیا۔۔

☆☆☆☆

یونی پہنچ کر وہ سیدھا کلاس میں گئی۔۔۔افرا کی تلاش میں نظریں ادھر ادھر گھمائیں مگر وہ نہیں تھی۔۔افرا کی بچی۔۔!! وہ دانت کچکچاتے ہوئے غصے سے بولی۔۔لیکچر کے بعد وہ بے دلی سے لائبریری جا کہ بیٹھ گئی۔وہ فل تپی بیٹھی تھی۔۔کہ آواز آئی۔۔

"ہیلو بیوٹی فل۔۔!!"

اس نے سر اٹھایا۔۔سامنے 'احد' تھا۔۔۔

اسے بھی ابھی آنا تھا وہ خود ہی بڑبڑائی۔۔کچھ بولا؟؟ احد نے پوچھا۔۔نہیں کچھ نہیں۔۔

"سائلنس پلیز ز۔" اتنے میں وہاں بیٹھی دو لڑکیاں بولیں۔۔

اور وہ غصے سے اٹھ کے باہر چل دی۔۔احد بھی اس کے پیچھے پیچھے آ گیا۔۔

کیا ہے اب؟ سکون نہیں ہے۔۔کیوں آ رہے ہو پیچھے۔؟؟

وہ تنکتے ہوئے بولی۔۔

"ہائے نور ایسی ظالم نظروں سے نہ دیکھو قتل کرنے کا ارادہ ہے کیا"۔۔

نور نے غصے سے نظریں پھیر لیں۔۔

احد پلیز ز تم جاو"فی الحال میرا موڈ بہت خراب ہے۔۔

کیوں کیا ہو گیا۔۔؟"احد پلیز ز سٹاپ اٹ" ۔۔جاو یہاں سے۔۔کہا نہ۔۔"لیو می الون پلیز۔۔"

اچانک وہ زور سے چلاتے ہوئے بولی اور وہاں سب لوگ

ان دونوں کی طرف دیکھنے لگے۔۔

"جاو بھی اب۔۔" وہ خشک لہجے میں بولی۔۔"مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم سے' احد کو اپنی انسلٹ فیل ہوئی اور وہ وہاں سے چلا گیا۔۔

نہ جانے کیوں اسے بے وجہ غصہ آ رہا تھا۔۔

وہ گھر کے لیئے چل دی۔۔!! باہر دیکھا تو کوئی شٹل نہ تھی کوفت زدہ ہو کر اس نے رکشہ کرنے کا سوچا اور چلنے لگی' تھوڑا ہی دور گئی تھی ایک بائیک اس کے آگے آ کر رکی وہ احد تھا۔۔۔

"آو بیٹھو میں ڈراپ کر دوں گا تمہیں۔۔"

نور کو اس کی حرکت پہ بے حد غصہ آیا لیکن "نو یھیباس" بول کر آگے چل دی۔" احد نے اسے دوبارہ آواز دی اور بائیک اس کے آگے روک دی۔۔

"کیا بدتمیزی ہے احد۔" جب ایک بار کہہ دیا نہیں جانا تو پھر کیا مسئلہ ہے' اس نے اچھی خاصی کھری کھری سنا دی۔۔"

وہاں آس پاس کے لوگ بھی متوجہ ہونے لگے۔۔احد جلدی سے شدید غصے میں یہ کہتا ہوا وہاں سے چل دیا "اچھا نہیں کیا تم نے یاد رکھنا یہ بات۔۔!!

نور کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتی گھر کی طرف چل دی۔۔

گھر پہنچ کر سیدھا وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔ہانی اسے آوازیں دیتی رہی مگر وہ ان سنی کرتی سو گئی۔۔!!

شام کے پانچ بج رہے تھے جب اس کی آنکھ کھلی۔۔

وہ فریش ہو کر باہر کی طرف آ گئی۔۔

جہاں مما پھوپو ہانی فاطمہ سب لوگ بیٹھے تھے وہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

"نور سب ٹھیک ہے نا؟ مما نے پوچھا۔۔جی مما۔۔بس تھک گئی تھی بہت۔۔ تبھی آتے ساتھ سو گئی۔۔اور سیب کھانے لگی جو فاطمہ سب کے لیئے کاٹ رہی تھی۔۔

چاچی لائبہ کی طبیعت کیسی ہے اب۔۔؟

بہتر ہے بیٹا اپنے کمرے میں ہی ہے۔۔۔اور وہ اس کے کمرے کی جانب چل دی۔۔!!

☆☆☆☆

شام کا وقت ہو چلا تھا مما چچی اور دونوں پھوپو شاپنگ کے لیئے گئی ہوئی تھیں۔۔ہانی ماسی کے ساتھ کچن میں رات کے کھانے کی تیاری میں مصروف تھی ۔۔نور کا فون بجنے لگا۔۔دیکھا تو افرا کی کال تھی اس نے غصے میں فون کاٹ دیا۔۔کچھ لمحے بعد دوبارہ کال آنے لگی اس نے کال پک کی اور انتہائی غصے میں غرائی۔"کیا ہے۔؟" بات کرتی کرتی اسٹڈی روم سے ملحقہ کمرے میں چلی گئی۔۔

دوسری جانب سے افرا بولی۔۔

"ہیلو۔"

"ہیلو نور بول بھی لو۔"

کیا ہے۔۔؟غصے بھرا جواب موصول ہوا۔

افرا چونکی۔یہ کیسے بول رہی ہو؟؟

"ابھی تو فی الحال منہ سے بول رہی ہوں لیکن اگر تم میرے سامنے ہوتی تو اب تک تمہارے مرنے کی اطلاع تمہارے گھر تک پہنچ چکی ہوتی۔" مبالغہ آرائی کی حد کرتے ہوئے وہ جل کر بولی۔

"کیا مطلب یار۔۔۔۔ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟"

مطلب کو گولی مارو تم یہ بتاؤ آج یونی کیوں نہیں آئی؟ صبح سے خوار ہوتی رہی میں' اور میڈم گھر پہ آرام کر رہی تھیں۔۔"

"کیا۔۔۔۔؟" افراز ورسے چیخی۔۔ آہستہ بولو کوئی فارسی نہیں بول رہی میں۔۔نور بولی۔۔

"یار بس صبح آنکھ نہیں کھلی۔۔جب جاگی تو لیٹ ہو گیا تھا۔۔سوری۔۔۔۔"

افرا میں۔۔۔۔۔۔۔ میں تمہیں قتل کر دوں گی۔۔نور کی غصے سے آواز لرزنے لگی۔۔

"جو کرنا ہے بعد میں کرنا پہلے یہ بتاؤ کہ ہوا کیا ہے کیوں اتنے غصے میں ہو؟"

بس مجھے نہیں پتا لائبہ بھی نہیں تھی اور پورا دن میں اکیلی ادھر سے ادھر گھومتی رہی اور واپسی پہ اتنا چل کے آنا پڑا میرے پیر میں سچ مچ کا چھالا پڑ گیا ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔اچھا اب غصہ مت کرو۔۔۔"

"آئم سوسوری یار۔۔۔" مجھے بتانا چاہیئے تھا۔۔افرا نرم لہجے میں بولی۔۔

نور بھی تھوڑی ٹھنڈی پڑی۔۔کل لازمی آنا' کہہ کر فون بند کر دیا' نور نے قدم باہر ہی بڑھائے تھے کہ جیسے کرنٹ کھا کر رک گئی' اتنی دیر میں وہ بھانپ گئی کمرے کا منظر واضح ہوا تو اس کی نظر کمرے کے دائیں طرف کرسی پہ بیٹھے ابراہیم پہ پڑی۔۔اس کے چہرے کے محفوظ کن تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ اس کی ساری بات سن چکا ہے۔۔نور سے شرمندگی کے مارے بات کرنا مشکل ہو گئی۔۔

"وہ۔۔۔۔۔۔۔مجھے پتا نہیں چلا فون پہ بات۔۔۔۔۔آئی۔۔۔آئی ایم سوری میں نے آپکو ڈسٹرب کیا۔" یہ کہہ کر جھپاک سے باہر نکل گئی جبکہ فون پہ گرجتی برستی نور کو یوں بوکھلا کے بھاگتا دیکھ کر ابراہیم حیات کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ در آئی تھی۔۔۔

وہ ایک ڈاکٹر تھا اس وقت ایک کیس اسٹڈی کرنے کے لیئے مختلف ویب سائٹس سے مدد لے رہا تھا جب نور کمرے میں آئی۔۔۔۔۔۔

وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا' سی گرین اور پنک سوٹ میں ملبوس دوپٹہ سلیقے سے لیئے وہ آنکھیں پھاڑے داخل ہوئی۔ابراہیم اس سے پوچھنے والا تھا کہ وہ یہاں کیا کر رہی ہے کہ اسے فون پہ بات کرتے دیکھ کر رک گیا' باتوں اور انداز سے وہ کافی غصے میں لگ رہی تھی لیکن اسے دیکھ کر وہ جس طرح حواس باختہ ہوئی تھی' ابراہیم کو لگا اس کا پہلا اندازہ غلط تھا۔وہ سر جھٹک کے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔

ادھر نور باہر نکلی اسے بہت شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔ایک لڑکے کی موجودگی میں وہ اتنی دیر اس کمرے میں رہی اور پھر اس نے اس کی ساری بات بھی سن لی وہ باہر آئی اور لاونج میں رکھے صوفہ پر بیٹھ گئی۔۔"کھڑوس نہ ہو تو" سوچ کہ رہ گئی۔۔

اتنے میں سب آ گئے۔۔اور تیمور صالح فاطمہ لائبہ بھی وہیں آ گئے۔۔ہلکی پھلکی سی بات چیت ہو رہی تھی' صالح ایک شوخ طبیعت لڑکا تھا۔سیدھی سی بات بھی ایسے کرتا کہ سب مسکرا دیتے تھے۔۔

اچانک پھوپو بولی۔۔" لائبہ بیٹا نور آج اکیلی گئی اور اتنی پریشان ہوئی بے چاری۔۔

"ارے پھپو۔۔۔۔اسے میں نے کہا بھی تھا کہ وین پہ چلی جانا یا رکشہ کرا کے یا پھر پیدل چلی جانا' وہ شرارت سے بولی' اب مجھے کیا پتہ تھا کہ یہ منہ اٹھائے پیدل چل نکلے گی۔۔" لائبہ کے بتانے پر صالح کی ہنسی چھوٹ گئی۔ زکیہ پھپو بھی زیر لب مسکرا دیں جبکہ لائبہ نے اسے شرربار نگاہوں سے گھورا' جو سر جھکائے خفت زدہ سی بیٹھی تھی۔۔

"تمہارا بہت شکریہ تیمور کہ تم نے اسے سٹاپ تک ڈراپ کیا۔" ہانی کے کہنے پر وہ مسکرا دیا۔۔اور تاکید کرنے لگا۔

"کہ آئندہ ایسی بے وقوفی نہ کرنا۔" نور مسکرا کر رہ گئی اور باقی سب بھی مسکرا دیئے۔۔

"میری توبہ جو آئندہ تمہاری کوئی بات سنوں۔"

"نور نے لائبہ کو ٹہوکا مارتے ہوئے کہا اور وہ ہنس دی۔۔۔۔۔"

☆☆☆☆

آج صبح سے ہی کافی سردی تھی۔۔بستر سے نکلنے کو دل ہی نہیں کر رہا تھا۔۔پھر بھی وہ اٹھی تیار ہو کر ناشتے کی خاطر لاونج میں آ گئی جہاں ہانی نے چائے بھی تیار کی ہوئی تھی۔۔

"واہ ہانی۔۔۔ہانی یو آر گریٹ۔۔۔وہ اس کے گلے لگتے ہوئے بولی کیونکہ چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی۔۔۔

"تمہاری شادی کے بعد میرا خیال رکھنے والی میری پیاری بہن نہیں ہو گی' کیا بنے گا میرا۔۔۔؟" نور ایموشنل ہو کر بولی۔۔

پھر کیا۔۔!! "تم بنایا کرو گی لائبہ نیچے آتے ہوئے بولی۔۔"

ہانی مسکرا دی۔۔وہ دونوں جلدی سے انڈا پراٹھا کے ساتھ ناشتہ کر کے یونی چل دیں"

یونی پہنچی تو افرا اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔اس نے اسے دیکھ کر سکھ کا سانس لیا اور دونوں کلاس کی جانب چل دیں۔۔لیکچر کے بعد باہر نکلی تو ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔وہ انجوائے کرنے لگی' غیر معمولی طور پر اس نے احد کو نا پا کر سکھ کا سانس لیا۔۔کیونکہ کل کے بعد اس کا بالکل ارادہ نہیں تھا اس کا سامنا کرنے کو۔۔

"کہاں کھو گئی نور۔۔۔"؟ہاں۔۔۔کہیں نہیں بس یونہی۔۔اس نے بات بدل دی۔اس نے افرا کو نہیں بتایا تھا کل کے بارے کیونکہ افرا پہلے ہی اسے ناپسند کرتی تھی یہ سن کر اسے اور غصہ آجائے گا۔۔

وہ یونہی باتیں کرتے ہوئے گھر کی جانب چل پڑی۔۔۔

☆☆☆☆

گھر داخل ہوئی تو پکوڑوں کی خوشبو نتھنوں سے ٹکرائی اور وہ دونوں تازہ دم ہو گئیں۔۔

"نور،لائبہ جلدی سے فریش ہو کر آجاو۔۔"

فاطمہ بولی اور وہ وہیں آکر بیٹھ گئی۔۔اور پھر سب چائے اور پکوڑوں سے لطف اندوز ہونے لگے۔۔۔

ابراہیم بھی وہیں پارس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔۔

ارے واہ۔۔"آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں" لائبہ فاطمہ شرارت سے بولیں۔" ابراہیم اور پارس جو چائے پی رہے تھے ہنس دیے۔۔ابراہیم نے ایک نظر نور پر ڈالی جو پکوڑوں کے ساتھ انصاف کر رہی تھی۔۔" اور نظریں پھیر لیں۔۔"نہ جانے اسے دیکھ کر اسے خود پر اختیار نہیں رہتا تھا۔۔"

جلدی جلدی چائے پینے کے بعد وہ اسٹڈی روم کی طرف چل دیا۔۔

مسز احسن اور مسز زوار دونوں کسی بات میں مصروف تھیں۔۔

اور بچے سبھی خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔

نور،لائبہ۔۔!! "مہندی پہ ہم سب شرارے پہنیں گے۔۔" فاطمہ بولی۔۔"

"لیکن میں تو لہنگا بنواوں گی آخر میری بہن کی شادی ہے۔۔۔" ہاں یہ بھی سہی ہے۔۔ٹھیک رہے گا یہ بھی۔۔

اور لڑکے آپس میں اپنے ڈریسز ڈسکس کرنے لگے۔۔

"تیمور اور میں لڈی بھی ڈالیں گے'کیوں تیمور۔؟"

ہاں۔۔۔ہاں بالکل۔۔اور یہ لڑکیاں تالیاں بجائیں گی۔۔

"صالح شرارت سے انکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔"

"صالح کے بچے۔۔!! " میں تمہارا قتل کر دوں گی۔۔

یار ابھی میرے تو بچے بہت دور ہیں وہ شرارت سے بولا۔۔

"ہاں ہاں ہو جائے گی تمہاری شادی بھی۔" لائبہ بولی اور وہ زور سے ٹھنڈی سانس بھر کہ رہ گیا۔۔

اور وہ چاروں اس کی اس حرکت پہ مسکرا دیے۔۔۔

"اتنے میں فون کی بیل بجی۔۔" ہانی اپنا موبائل دیکھنے لگی۔۔نور شاید تمہارا فون بج رہا ہے۔۔"

نور نے موبائل اٹھایا تو جہانزیب کی کال تھی۔۔اسکائپ پر وہ وہاں موجود سب افراد سے بات کرنے لگا۔۔

مما۔۔۔!!

"میں پاکستان واپس آرہا ہوں پرسوں دوپہر کی فلائٹ سے۔۔"

"وہاٹ۔۔؟"

سارے خوشی سے چلا دیے۔۔

تم مزاق تو نہیں کر رہے۔۔نور بولی۔۔ نہیں نہیں مجھے ایک ماہ کی چھٹی ملی اور میں سچ میں پاکستان آ رہا ہوں۔۔

عتیقہ بیگم کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آ گئے۔۔

ارے مما۔۔۔ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ میں واپس آ رہا ہوں نہ۔۔" زیب نے کہا۔۔

ہاں بیٹا یہ تو خوشی کے آنسو ہیں۔۔"

خیر سے آو۔۔ چچی بھی خوشی سے بولی۔۔

مما پارس بھائی اور پھپھو وغیرہ کہاں ہیں۔۔؟

اتنے میں پارس آ گیا اور وہ بات کرنے لگا۔۔

سب بہت خوش تھے۔۔احسن صاحب کو یہ خبر سنائی گئی وہ بھی بے حد خوش ہو گئے۔۔

گھر بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔۔

☆☆☆☆

صبح ہوتے ہی تیری یاد کا آنا
دن کی پہلی خوشی میں شمار ہوتا ہے

اگلی صبح سب ناشتے کی ٹیبل پہ موجود تھے۔۔اس گھر کا یہ اصول تھا جو ان سب کو آپس میں ایک مضبوط بندھن میں باندھے ہوئے تھا۔۔اور وہ یہ کہ کھانا سب لوگ ساتھ مل کر کھاتے، احسن صاحب کے گھر۔۔

سبھی وہاں بہت خوش تھے۔۔

کیونکہ جہانزیب تین سال بعد واپس آ رہا تھا۔۔لائبہ بھی بے انتہاء خوش تھی کیونکہ وہ اسے دل ہی دل میں پسند کرتی تھی۔۔۔اور یہ بات اس نے نور سے بھی سیر نہیں کی تھی۔۔

"مما کب آئے گا زیب" بہت مس کر رہے ہیں اسے۔۔

"ہاں بیٹا" صبر تو مجھ سے بھی نہیں ہو رہا۔۔

مگر بس آج کا دن کل وہ ہم سب کے ساتھ ہو گا۔۔

"انشاءاللہ" احسن صاحب نے بلند آواز میں بولا۔۔۔

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد ممانے نور کو کہا کہ زیب کا کمرہ صاف کرا دو۔۔۔

وہ کمرہ سیٹ کرنے چل دی۔۔ وہ بہت خوش تھی کیونکہ اسکا یہ بھائی جس کے ساتھ وہ ہر بات شیئر کرتی تھی اور اس سے بہت لگاو بھی تھا۔۔

وہ گنگناتی ہوئی اپنے دھیان میں چلتی ہوئی جا رہی تھی۔۔

"آوچ" اس نے ایک دم سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اوپر دیکھا تھا سامنے اس کے ابراہیم تھا۔۔

وہ خشمگیں نگاہوں سے گھورنے لگی۔۔

"آپ؟"

جی میں۔۔!! "خاکسار کو ابراہیم حیات کہتے ہیں"

ابراہیم نے دبی مسکراہٹ سے جواب دیا۔۔

"تو آپ دیکھ کے نہیں چل سکتے یا پورے گھر میں یہی جگہ نظر آئی آپکو۔" اس نے بولا۔۔

یہی بات اگر میں آپکو بولوں "مس ماہ نور صاحبہ" تو؟؟؟

مم۔۔۔"میرا گھر ہے میری مرضی، جہاں سے مرضی گزروں۔۔"

وہ بوکھلاہٹ سے بولی۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کھڑوس سے جان کیسے چھڑائے۔۔

"تو میڈم آپکی اطلاع کے لیئے عرض کردوں کہ یہ میرے ماموکا گھر ہے سو میری بھی مرضی۔۔"

ابراہیم خلاف توقع آج اچھے موڈ میں تھا اور پھر سامنے نور کو پاکر اسکی شوخیاں عروج پہ تھیں۔۔

"ہونہہ۔ غلطی پھر بھی آپ کی ہے کیونکہ آپ ٹکرائے میں نہیں۔۔"

اتنے میں فاطمہ نے ان دونوں کو دیکھا تو وہیں چلی آئی۔۔

ارے کیا ہو گیا۔۔؟ آپ دونوں کیوں صبح صبح الجھ رہے ہیں۔۔؟

بھئی فاطمہ تمہاری یہ نک چڑھی سی کزن مجھ سے ٹکرائی بھی خود اب برس بھی مجھ پہ رہی ہیں۔۔

وہاٹ؟؟؟ میں۔۔ نہیں، نہیں فاطمہ تمہارے بھائی جھوٹ بول رہے ہیں۔۔

فاطمہ ہنس دی ابراہیم نے بھی اپنی مسکراہٹ چھپانے کو منہ دوسری طرف کرلیا۔۔

بھائی نہیں تنگ کیا کریں۔۔!!

نور پیر پٹختی وہاں سے چل دی۔۔۔!!

"کھڑوس اکڑو" مجال ہے جو خود کی غلطی مان لے۔۔ وہ بڑبڑاتی ہوئی بولی۔۔

اور جلدی سے کمرہ صاف کر کے باہر آ گئی۔۔

☆☆☆☆

"ارے آج تو دشمنوں کے موڈ بہت اچھے ہیں"

صالح نے اسے دیکھ کے اونچی آواز میں کہا۔۔

تو تمہیں کیا مسئلہ ہے میری دوست ہے وہ ہر وقت پیچھے پڑے رہتے ہو؟؟؟ لائبہ بولی۔۔

ارے ارے دیکھو تو لائبہ سائیڈ لے رہی ہے سو "دشمن کا دوست بھی دشمن آج سے۔۔" تم تو بند کرو اس کی چمچہ گیری۔۔!!

صالح کی بات پہ تیمور کا قہقہ بلند ہوا۔۔

لائبہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔۔

☆☆☆☆

نور بہت حساس طبیعت کی مالک تھی، چھوٹی چھوٹی باتوں پہ ہرٹ ہو کے رو دینا۔۔ انتہائی نرم دل کی مالک۔۔ ہاں غصے کی تھوڑی تیز تھی کیونکہ غلط بات اس سے کبھی برداشت نہیں ہوتی تھی مزاج کے خلاف تو بالکل نہیں۔۔!!

مگر ایک اچھی بات جتنی جلدی غصہ آتا اتنی جلدی اتر بھی جاتا۔۔ اور اسے فوری احساس بھی ہو جاتا تھا۔۔ اور سب پہ بہت جلدی بھروسہ کر لینا۔۔ ان سب عادات کے ساتھ وہ شوخ اور چنچل بھی تھی۔۔ المختصر آل ان ون تھی۔۔

صالح، تیمور دونوں شوخ طبیعت کے تھے ہنسی مزاق ان کی فطرت تھی وہ جان بوجھ کے نور کو چڑاتے اور لطف اٹھاتے۔۔

لائبہ بھی تھوڑی موڈی تھی۔ جبکہ ہانی میچل مزاج کی اور سمجھدار تھی۔۔ جہانزیب بالکل نور کی کاپی تھا۔ جبکہ پارس اور ہانی ایک جیسے تھے۔۔

☆☆☆☆

شام کا وقت تھا، ٹھنڈ اپنے عروج پہ تھی۔۔ ملک ولاز میں رونق کا سماں تھا۔۔

لاونج میں سب اکھٹا تھے۔۔ تیمور پارس صالح ٹی وی پہ کرکٹ میچ دیکھ رہے تھے۔۔ ابراہیم بھی آج ان سب کے ساتھ کرکٹ دیکھ رہا تھا۔۔ ہانی فاطمہ لائبہ نور یہ چاروں لڈو کھیل رہی تھیں۔۔ گھر کی عورتیں اپنی کوئی باتیں کر رہی تھیں۔۔

"ابراہیم گاہے بگاہے نور پہ ایک چور سی نظر ڈال لیتا۔۔ وہ آج بلیو کلر کے ڈریس میں ملبوس تھی، اور یہ کلر اس پہ خوب جچ رہا تھا۔۔!!

www.Novelshub.pk

"اس کی گال پہ پڑا ڈمپل اس کے ہنسنے کی وجہ سے اور گہرا ہو جاتا۔اس کی بڑی بڑی بھوری آنکھیں اس کے چہرے کی دلکشی میں اضافہ کر رہی تھیں۔۔

اس کا دل اس کی طرف ہمک رہا تھا۔۔دل کے تار زور زور سے بج رہے تھے۔۔اس کے ڈمپل میں اس کا دل کہیں کھو سا گیا۔۔۔اس نے ساختہ دل پہ ہاتھ رکھا۔۔ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔۔اس نے بے اختیار وارفتگی سے دوبارہ اس کی جانب دیکھا۔۔

ارے بھائی کیا ہوا؟

فاطمہ نے اچانک پوچھا۔۔

ابراہیم اچانک اپنی چوری پکڑے جانے پہ خفت زدہ ہوا۔۔

کک۔۔۔کچھ بھی نہیں اور ٹی وی کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔

"چائے کون کون پیئے گا۔۔؟؟ اچانک نور نے پوچھا۔۔وہ چائے بنانے کی غرض سے اٹھی۔۔!!

سب نے بیک وقت کہا۔۔ہم نے۔۔

وہ سر ہلاتی کچن کی جانب چل دی۔۔کرکٹ کا میچ ختم ہو چکا تھا اور وہ سب پولیٹکس کو ڈسکس کرنے لگے۔۔

نور جو کچن میں چائے بنا رہی تھی ساتھ ہی گنگنا بھی رہی تھی۔۔

"دل تیرے بن کہیں لگتا نہیں

وقت گزرتا نہیں

کیا یہی پیار ہے

ہاں یہی پیار ہے"

ابراہیم اس کی آواز سن کر مسحور زدہ ہو گیا۔۔

بلاشبہ اس کی آواز میں ایک عجیب سا جادو تھا جو سننے والے کو متحیر کر دیتا تھا جیسے کہ ابراہیم حیات۔۔

واہ نور کیا بات ہے تمہاری آواز تو بہت زبردست اور سریلی ہے۔۔کمال کر دیا ھی۔۔

صالح نے تالی بجاتے ہوئے اس کی تعریف کی۔۔وہ جو اپنے ہی خیالوں میں کھوئی گنگنا رہی تھی ایک دم چونک کے خفت زدہ سی ہو گئی۔۔

افف میں بھی نہ کتنی پاگل ہوں۔۔!!

وہ چائے بنا کر باہر آئی اور سب کو سرو(Serve) کرنے لگی

ابراہیم کو پیش کرتے وقت اس کی نظریں اس سے ملی نور نے فوراً اٹھائے وہیں رکھ دی۔۔

"کیا تھا اس کی نظروں میں ایسا جو وہ ایک سیکنڈ بھی نہیں دیکھ سکی اس کی آنکھوں میں۔۔"

www.Novelshub.pk

وہ سر جھٹک کہ مصروف ہو گئی۔۔

☆☆☆☆

اگلا دن معمول سے زیادہ مصروف تھا۔۔ مما اور ہانی کچن میں لگی ہوئی تھیں 'زیب کے لیئے اس کی فیورٹ ڈشز بنانے۔۔

وہ نہا کر باہر نکلی تو سب کو مصروف پایا۔۔

وہ وہیں فاطمہ کے ساتھ آکر بیٹھ گئی جو کسی سلائی میں مصروف تھی۔۔

اتنے میں پاپا آئے اس نے انہیں سلام کیا۔۔ انہوں نے سلام کا جوب دے کر پیار سے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔ اور عیبقہ بیگم سے مخاطب ہوئے۔۔

"عیبقہ بیگم۔۔!! ابھی میری جہانزیب سے بات ہوئی اس نے بتایا کہ وہ شام کے چھ بجے پہنچ آ جائیگا ایئرپورٹ۔۔

"پاپا میں بھی آوں گی ایئرپورٹ"

نہیں بیٹا جانی آپ گھر پہ رکنا۔۔ میں، آپ کے چاچو اور ابراہیم، پارس جائیں گے۔۔

"نہیں پاپا مجھے نہیں پتا" بس میں نے بھی آنا ہے۔۔"

"بیٹا ضد نہیں کرتے انتارش ہو گا وہاں۔۔"

نور رہنے دو نہ جب ایک بار پاپا نے کہہ دیا وہ گھر ہی آئے گا نہ مل لیں گے ہم۔۔ ہانی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

نور چپ ہو گئی۔۔ کیونکہ دال تو ویسے بھی نہیں گلنی تھی اب۔۔

☆☆☆☆

شام کے پانچ بج رہے تھے۔۔ "پارس جلدی ریڈی ہو لو بیٹا۔۔

زوار چاچو بولے۔۔ "آیا چاچو بس پانچ منٹ"

ابراہیم بھی وہیں آ گیا۔۔

چلیں ماموجان۔۔

ہاں بیٹا بس پارس آ جائے۔۔

اتنے میں پارس آ گیا۔۔۔

چلیئے چاچو۔۔

پاپا کدھر ہیں؟ پارس نے کہا۔۔

www.Novelshub.pk

وہ باہر گاڑی میں ہیں۔ اور سب باہر کی طرف چل دیے۔۔

نور جو کبھی ادھر تو کبھی ادھر ٹہل رہی تھی۔۔

نور بچے بیٹھ جاو نہ، تھک جاو گی کتنی دیر سے ٹہل رہی ہو۔۔ زکیہ پھپھو بولیں۔۔

"نہیں پھپھو مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا۔۔

وہ بار بار باہر کی طرف دیکھتی۔۔

سب اس کی بے صبری پہ مسکرا دیے۔۔

تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ گیٹ پہ گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔۔

نور خوشی سے باہر کی طرف لپکی.. باقی سب بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیے۔۔

جیسے ہی جہانزیب گاڑی سے باہر نکلا۔۔ نور اس کے گلے لگ گئی۔۔ زیب میرے بھائی۔۔ بہت مس کیا تمہیں۔۔"

جہانزیب مسکرا دیا۔۔ "میں نے بھی بہت مس کیا پیاری بہنا۔۔" اسی پل ابراہیم نے اس نظارے کو دیکھا۔۔

نور کی آنکھوں میں آنسووں کی نمی دیکھ کے اس کے دل کو کچھ ہوا" اس کے آنسو اس سے نہیں دیکھے جا رہے تھے۔۔ وہ بے چین سا ہو گیا۔۔

"نور ہم بھی یہاں ہیں۔۔" ہانی بولی۔۔!!

وہ مسکراتی ہوئی پیچھے ہٹ گئی۔۔

جہانزیب مما کو ملنے لگ گیا۔۔ میں صدقے میرا بچہ سکون مل گیا تمہیں دیکھ کے۔۔ وہ آبدیدہ ہو گئیں۔۔

بیگم بس کریں اب تو وہ آ گیا نہ۔۔ بس ان عورتوں کو تو موقع چاہیئے آنسو بہانے کے لیئے۔۔!! احسن صاحب نے زوار کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔۔

جہانزیب باری باری سب کو ملنے لگا۔۔ اتنے میں لائبہ کے قریب آیا اور اسے جھک کے سلام کیا اس کی اس حرکت پہ لائبہ شرم سے سر جھکا گئی اور جواب دے کر اندر بھاگ گئی۔۔ یہ منظر نور نے دیکھا اور مسکرا دی۔۔

☆☆☆☆

سب رات کے کھانے پہ ڈائیننگ ٹیبل پہ موجود تھے۔۔ ابراہیم یہ تمہارے فیورٹ کوفتے بنائے مما نے۔۔ ہانی نے ڈونگہ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

"مما۔۔ میں نے آپ کے ہاتھ کے بنے کھانے کو بہت مس کرتا تھا۔۔۔ بہت یاد آتی تھی گھر کی۔۔ وہاں کے روکھے پھیکے کھانے کھا کھا کے بور ہو گیا تھا۔۔"

جہانزیب بچے اب جب تک ہو خوب کھاو پیو۔۔ پھپھو بولیں۔۔۔ جی پھپھو۔۔۔ اب بس یہی کام کرنا ہے۔۔ وہ ہنسا۔۔۔

www.Novelshub.pk

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کافی کا سلسلہ چل نکلا۔۔زیب سب کو تحائف دینے لگا۔۔۔

سب کو تحائف پسند آئے۔۔

ہاں بھئی کوئی لڑکی کی پسند کی ادھر یا نہیں۔۔۔صالح نے شرارت سے پوچھا۔۔

نہیں نہیں یار ہمارا یہ بھائی بہت شریف ہے تیمور بولا۔۔باقی سب ان کی باتوں سے حزا اٹھا رہے تھے ساتھ میں کافی سے بھی لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔

لائبہ نے بے ساختہ جہانزیب کی جانب دیکھا کہ وہ کیا بولتا ہے۔۔

"نہیں یار ایسی کوئی ملی ہی نہیں جو دل کو بھاتی۔۔شادی تو میں پاکستان کروں گا۔۔اس نے صالح کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے فیصلہ کن انداز میں کہا۔۔

لائبہ نے سکون کا گہرا سانس لیا۔۔

رات گئے تک باتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔۔

یار مجھے تو نیند آرہی ہے اور جہانزیب تم بھی تھکے ہوگے آرام کرو جا کر۔۔پارس نے کہا۔۔

سب ایک دوسرے کو گڈ نائٹ بول کے سونے چل دیے۔۔

ابراہیم بھی آکر لیٹ گیا۔۔اور آنکھیں موند لیں۔۔

اور نور پوری دھج سے اس کے خیالوں میں وارد ہوئی۔۔ابراہیم نے جلدی سے آنکھیں کھولیں ادھر ادھر دیکھا اسے وہ بڑی بڑی بھوری نمی لیئے آنکھیں بے چین کر رہی تھیں۔۔

"اے پیاری لڑکی تم ہنستی اچھی لگتی ہو ہمیشہ ہنستی رہا کرو"

وہ اس کے تصور سے مخاطب ہوا۔۔

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے وہ پھر سوچ میں پڑ گیا۔کہیں مجھے اس سے محبت تو نہیں ہو گئی۔۔اس نے دل پہ ہاتھ رکھا تو دل زور سے دھڑکا۔۔

آہ "ڈاکٹر ابراہیم حیات" آخر کار محبت نے آپکو بھی اپنے شکنجے میں جکڑ ہی لیا۔۔

وہ دھیما سا مسکرا دیا۔۔"یہ احساس بھی کتنا خوبصورت ہے۔۔" وہ خود سے مخاطب ہوا۔۔

"Love at first sight"

والے فارمولے پہ یقین آ گیا۔۔اور وہ اسی کا تو ہی شکار ہوا تھا۔۔

اس نے آنکھیں موند لی اور بے ساختہ یہ غزل پڑھنے لگا۔۔

www.Novelshub.pk

"تجھ سے جو دھیان کا تعلق ہے
پکے ایمان کا تعلق ہے
میری چپ کا تری خموشی سے
روح اور جان کا تعلق ہے
تو سمجھتا ہے میرے لہجے کو
اور یہ مان کا تعلق ہے
تجھ سے میرا خیال کا رشتہ
یعنی وجدان کا تعلق ہے
کوئی رہتا ہے دل میں یوں، جیسے
گھر سے سامان کا تعلق ہے
بن کہے، بن سنے ہی اپنے بیچ
عہد و پیمان کا تعلق ہے..!!!

رات آہستہ آہستہ تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔۔

☆☆☆☆

آج صبح سے ہی بارش ہو رہی تھی اور اس بارش سے سردی میں اور اضافہ ہو گیا تھا۔۔

سب کھانے کی ٹیبل پہ موجود تھے۔۔

نور اٹھو۔۔ہمیشہ گھوڑے گدھے بیچ کر سوتی ہو۔۔

سب ناشتے کے لیئے بلا رہے ہیں۔۔

"نور کسلمندی سے اٹھنے لگی۔۔یار سونے دو نہ رات بھی لیٹ سوئے۔

ہاں تو فجر پڑھ کے تو سو گئی تھی نا دوبارہ۔۔اٹھو اب۔۔

" ہاں تو یار کونسی قیامت ٹوٹ پڑی ہے جو اب تم جگانے آ گئی۔۔۔پلیز سونے دو۔۔"

وہ دوبارہ کمبل تان کے سو گئی۔۔

لائبہ نے اس کی رضائی کھینچتے ہوئے دھمکی دی نور اٹھ رہی ہو یا پانی پھینکوں۔۔؟؟

"پرے مرو تم، اب تم جب تک جگا نہیں لو گی تمہیں سکون نہیں آئے گا۔۔"

سردی اتنی تھی کہ اٹھنے کو دل نہ کر رہا تھا۔۔ پھر بھی وہ اٹھی، لائبہ کو گھورتی ہوئی فریش ہونے چل دی۔۔

www.Novelshub.pk

لائبہ مسکراتی باہر چل دی۔۔

چچی جان نور آ رہی ہے، باہر آ کر اس نے کہا۔۔۔اور کھانا کھانے لگی۔۔

نور فریش ہو کر باہر آئی۔۔سب موجود تھے۔۔ آج کیونکہ اتوار تھا سب مرد گھر پہ ہی تھے۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں بھئی؟؟

کچھ نہیں نیو ائیر کیسے سیلیبریٹ کیا جائے یہی سوچ رہے ہیں۔۔اس بار جہانزیب بھی ہے اور ہانی کی شادی سے پہلے کچھ مستی ہو جائے۔۔ تیمور نے کہا۔۔

لائبہ نور نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔۔

ہر بار کی طرح دونوں فیملیز نے اس بار بھی نئے سال کا استقبال کسی نئے انداز میں کرنے کا سوچا تو نور اور لائبہ ہی کی خواہش پہ سب نے شمالی علاقہ جات میں ایک ہفتے کے لیئے گیسٹ ہاوس بک کروالیا۔۔اور تیاریاں ہونے لگی سب بے حد خوش تھے یوں یہ چھوٹا سا قافلہ روانہ ہو گیا۔۔سفر انتہائی خوشگوار طریقے سے گزرا۔۔اور خیر وعافیت سے سب اپنی منزل پہنچ گئے۔۔

☆☆☆☆

اف کیا فسوں تھا وادیوں کی رات کا، ایک طرف اوپن ایئر میں باربی کیو کا اہتمام تھا۔۔چاروں لڑکیوں نے بھالو کی طرح سے گرم کپڑوں سے اپنے آپ کو لاد رکھا تھا۔۔ابراہیم البتہ اپنی لیدر جیکٹ اور کیپ پہنے تھا۔

لیکن بڑے تو لکڑیوں کی آگ کے پاس بھی سوئٹرز کوٹ اور اوپر سے شالیں اوڑھ کر بھی سردی محسوس کر رہے تھے لیکن جوان ادھر ادھر بارہ بجنے کے انتظار میں تھے اور آتش باری کی تیاری میں مگن تھے۔۔۔ایک طرف کوئی علاقائی سنگر اپنے میوزک بینڈ کے ساتھ فضا میں خوبصورت سر بکھیر رہا تھا۔۔

سب بڑے خوش اور مطمئن تھے پہلی بار پوری فیملی یوں اکھٹا تھی۔۔

"احسن صاحب سب کتنے خوش ہیں۔۔بس کسی کی نظر نہ لگے ہماری خوشیوں اور آپس کے پیار محبت کو۔۔" مجھے ایک عجیب سا ڈر لگ رہا ہے۔۔

ارے بیگم آپ فکر نہیں کریں کچھ نہیں ہو گا وہ انہیں شانے نے پکڑ کر کہنے لگے۔۔

☆☆☆☆

بارہ بجنے میں کچھ ہی وقت باقی تھا۔ نور کے موبائل پہ کال آئی اس نے دیکھا تو "احد کالنگ" جگمگا رہا تھا۔۔اس نے کال کاٹ دی اور سائیلنٹ پہ کر دیا۔۔

کچھ لمحے بعد موبائل کی سکرین دوبارہ جگمگانے لگی۔۔اس نے جھنجلاہٹ سے سائیڈ پہ جا کر کال ریسیو کی۔۔

"ہیلو نور۔!! کیسی ہو؟

ٹھیک ہوں۔۔

کال کیوں کاٹ رہی تھی۔۔

احد ایک تو یہ کوئی وقت نہیں کال کرنے کا۔۔ دوسری بات میں فیملی کے ساتھ ہوں۔۔

"سو پلیز آئم ریکویسٹنگ یو ڈونٹ ڈسرب می اگین"

وہ درشتی سے بولی۔۔

"نور میری بار تو سنو احد کہتا رہا لیکن اس نے فون کاٹ کر پاورڈ آف کر دیا۔۔"

اچانک اسے اپنے چہرے پہ فلیش لائٹ محسوس ہوئی اس نے دیکھا مگر اسے سمجھ نہ آئی کہ یہ کیسی لائٹ تھی وہ سوچتی ہوئے باقی سب کے پاس آ گئی۔۔

"اسے پتا ہی نہیں چلا کسی نے چپکے سے اس کی تصویر اتار لی۔۔ اور اپنے پاس محفوظ کر لی۔۔"

"یہ شام، سرد ہوا اور ہجر کا عالم

گمان ہوتا ہے اس بار دسمبر مار ڈالے گا"

بارہ بجنے میں کچھ سکینڈ باقی تھے

سب خوش تھے اور تھوڑی دیر بعد فضا آتش بازی سے گونج اٹھی۔۔ اور سب ایک دوسرے کو ہیپی نیو ائیر وش کرنے لگے۔۔

نور جوش کے عالم میں سب کو "ہیپی نیو ائیر" بولتی ہوئی فاطمہ کے پاس آئی ابراہیم بھی وہیں موجود تھا

وہ لمحہ بھر رکی اور ہیپی نیو ائیر بول کے آگے بڑھ گئی۔۔

ابراہیم نے بھی گھمبیر آواز میں جواب میں "ہیپی نیو ائیر" بولا۔۔

☆☆☆☆

اگلے دن سب کزنز کا ٹولا گھومنے پھرنے چل نکلا۔۔

بڑے سب گیسٹ ہاؤس تھے۔۔

ان سب نے خوب مستی کی۔۔۔ جی بھر کے انجوائے کیا۔۔۔

وہیں سبھی کشمیری چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔ تبھی انتہائی چپکے سے جہانزیب نے لائبہ کے کان کے پاس آ کر محبت کا اظہار کیا اور ہیپی نیو ائیر بولا۔۔

لائبہ خوشی اور شرم کے ملے جلے جزبات سے لال ہو گئی۔۔ جہانزیب قہقہ لگا کے ہنس دیا۔۔

ادھر ابراہیم کی نظریں بے اختیار نور کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔

www.Novelshub.pk

"جب جب وہ سامنے ہوتی اسکا خود پر اختیار نہ رہتا تھا"

نور کو اپنے چہرے پہ تپش محسوس ہوئی اس نے چونک کہ اس طرف دیکھا ابراہیم نے جلدی سے نظریں پھیر لیں۔۔

کچھ دیر گزری انکا آرڈر آگیا جو انہوں نے فش اور پراٹھے آرڈر کیے تھے۔۔۔نور سب کو دینے لگی۔وہ پلیٹ میں پراٹھا لیئے ابراہیم اور پارس کی طرف بڑھی۔۔

یہ لیجیئے۔۔ابراہیم نے زرا کی زرا نظریں اٹھائی۔۔اور کہا"یھدیاس بٹ مجھے نہیں چاہیئے۔۔"

اس نے پلیٹ پٹختے ہوئے رکھی "کھانا ہو تو کھا لیجیئے گا ورنہ آپکی مرضی" اور فاطمہ کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔

"یار فاطمہ۔۔!! تمہارا بھائی کچھ زیادہ ہی کھڑوس اور اکڑو ہے پتا نہیں کس بات کی اکڑ ہے۔؟"

"بس کر دو نور تم بھی تو بیچارے بھائی کے پیچھے پڑ گئی ہو۔۔" لائبہ ہنستی ہوئی بولی۔۔

"نہیں یار بہت اچھے ہیں بھائی۔۔بس کسی سے اتنی جلدی فرینک نہیں ہوتے۔۔ریزرو نیچر ہے انکی۔۔" فاطمہ نے تفصیل سے جواب دیا۔۔

ہونہہ کھڑوس۔وہ بس سوچ کہ رہ گئی۔۔

یوں پورا دن گزار کر وہ گیسٹ ہاوس واپس آگئے۔

ہنسی خوشی ہفتہ کیسے گزرا پتا ہی نہیں چلا۔۔اور وہ لوگ واپس آگئے۔۔

☆☆☆☆

محبت جب بھی ہوتی ہے

ستارہ وار ہوتی ہے

بساط وقت سے باہر

ابد کے پار ہوتی ہے

محبت جب بھی ہنستی ہے

کہیں بجلی چمکتی ہے

کہیں بادل برستے ہیں

ہوا نظمیں سناتی ہے

زمیں پہ پھول کھلتے ہیں

www.Novelshub.pk

پرندے لوٹ آتے ہیں

محبت جب بھی روتی ہے

سمندر پھیل جاتے ہیں

کنارے ڈوب جاتے ہیں

محبت جب بھی مرتی ہے

ابد کی موت مرتی ہے۔

چھٹیاں ختم ہو چکیں تھیں۔۔

نور فجر ادا کر کے قرآن کی تلاوت کر کے آدھا گھنٹہ واک کرتی رہی پھر یونی کے لیئے تیار ہونے چل دی۔۔

تیار ہو کر جب نکلی تو لائبہ بھی آچکی تھی۔۔۔ دونوں ہمیشہ ڈرائیور کے ساتھ جاتی تھیں

مگر آج احسن صاحب کو میٹنگ کے سلسلے میں آفس جلدی جانا تھا اس لیئے وہ اس کے جانے سے پہلے خود گاڑی لے جا چکے تھے جس کی وجہ سے وہ دونوں اب یونیورسٹی جانے کے لیئے تیار ہو کر پریشان کھڑی تھیں جب پھپو نے اس کے پاس آکر استفسار کیا

"کیا بات ہے نور یوں منہ لٹکائے کیوں کھڑی ہو؟"

تو اور کیا کروں پھپو؟ میرا آج یونیورسٹی جانا بے حد ضروری ہے مگر گاڑی پاپا لے گئے ہیں اب ہم یونیورسٹی کیسے جائیں؟" اس نے پریشانی کی وجہ بتائی تو پھپو جھٹ سے بولیں۔۔

"لو۔۔۔۔۔ یہ بھی کوئی پریشانی والی بات ہے، ابراہیم بھی ہاسپٹل جا رہا ہے تم دونوں اس کے ساتھ چلی جاو۔"

پاس سے گزرتے ابراہیم کو دیکھ کر انہوں نے ان دونوں کو مشورے سے نوازنے کے ساتھ ساتھ ابراہیم کو آواز دے کر رکنے کو کہا۔۔

"میں۔۔۔؟ میں آپ کو ڈرائیور لگتا ہوں امی۔۔۔؟؟"

ان کی بات سن کر اس نے اپنے نک سک سے تیار سراپے پہ نظر ڈالنے کے بعد استفہامیہ نظروں سے پھپو کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ سامنے نور ہو اور ابراہیم حیات کوئی موقع ہاتھ سے جانے دے"

جواب سن کر پھپو نے فوری کہا۔

"ڈرائیور لگنے والی کیا بات ہے بھلا۔۔۔ بیٹا اب ڈرائیور نہیں ہے بچیاں خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہیں تو جب تم بھی باہر جا رہے ہو تو انہیں بھی لے جاو۔" اس سارے منظر میں نور خاموش کھڑی تھی۔

"ابراہیم بھائی چھوڑ دیں ہمیں پلیز، آج چھٹیوں کے بعد پہلا دن ہے لیٹ نہیں ہونا چاہتے ہم۔۔اور نور کی فرینڈ کی سالگرہ بھی ہے۔۔لائبہ نے منت آمیز لہجے میں کہا مبادہ کہیں وہ انکار ہی نہ کر دے۔"

"یوں تو اسے ابراہیم حیات کے ساتھ جانے پہ لاکھ اعتراض ہو سکتے تھے مگر آج اس کی بیسٹ فرینڈ افراء کی سالگرہ کی وجہ سے اس کا یونی جانا ضروری تھا۔۔۔تو وہ پھپھو کو انکار کر کے اپنا نقصان کیسے کر سکتی تھی کیونکہ انکار کی صورت میں انہیں پوائنٹ سے یونی جانا پڑتا اور اگر وہ شٹل سے یونی چلی بھی جاتیں تو پھر وہ راستے میں رک کر افراء کے لیئے کوئی گفٹ نہیں لے سکتی تھی اور بنا گفٹ کے جانا اسے گوارہ نہیں تھا کیونکہ اسکی ایک ہی تو بیسٹ فرینڈ تھی اس لیئے وہ یہ سب سوچتے ہوئے اپنے سارے اعتراضات کا گلا گھونٹ کر ہونٹ سیے کھڑی رہی۔۔

جب ابراہیم کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی تو وہ چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی جو آج زیادہ ہی اچھے موڈ میں تھا۔

"اوکے۔۔۔۔۔۔میں لے تو چلوں گا مگر اپنی دونوں مہارانیوں سے پوچھ تو لیں یہ جانا پسند کریں گی بھی یا نہیں میرے ساتھ۔۔۔" ابراہیم نے بات مکمل کر کے سوالیہ نظروں سے دونوں کی جانب دیکھا۔۔لائبہ جلدی سے بولی نہیں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔تو پھپھو اسے دیکھنے لگیں تو وہ بھی بے نیازی سے کندھے اچکاتی ہوئی بولی۔

"میرا جانا ضروری نہ ہوتا تو میں نہ جاتی۔۔چونکہ اب مجبوری ہے سو اس لیئے میں اس آفر کو قبول کرتی ہوں۔۔" اکڑ پھر بھی دکھانے سے وہ باز نہ آئی۔۔

پھپھو تو اس کے انداز پر قربان ہوتی نظروں سے دیکھنے لگیں جبکہ ابراہیم ہلکا سا مسکراتے ہوئے آگے کی طرف قدم بڑھائے تو نور اور لائبہ بھی اپنا بیگ سنبھالتی اس کے پیچھے لپکیں۔۔

وہ دونوں گاڑی میں جیسے ہی پیچھے بیٹھنے لگیں ابراہیم نے کہا میں کیا ڈرائیور نظر آتا ہوں جو دونوں پیچھے بیٹھ گئی ہو اچھے بھلے ڈاکٹر کی ریپو خراب کر رہی ہو۔۔!!

آخر میں وہ تھوڑا زور سے دونوں کی طرف دیکھ کے بولا۔۔

"ہونہہ۔۔۔۔۔"شوخا کھڑوس" اس نے زیر لب کہا۔۔

لائبہ جلدی سے فرنٹ سیٹ پہ جا کر بیٹھ گئی۔۔

☆☆☆☆

ابراہیم نے جیسے ہی گاڑی گفٹ شاپس (Shops) کے راستے پہ ڈالی نور نے ایک شاپ دیکھ کر اسے گاڑی روکنے کے لیئے کہا۔۔

"وجہ۔۔۔۔۔۔۔؟" اس نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔

www.Novelshub.pk

"ایچو ئلی مجھے یہاں سے گفٹ لینا ہے۔۔" اس نے گاڑی ایک طرف کر کے روک دی،نور اپنی طرف کا دروازہ کھول کر باہر نکل ہی رہی تھی کہ وہ اس کے قریب آ کر بولا

"ویسے تمہیں تو عادت ہے بے پیھے بیل کی طرح ادھر ادھر اکیلے نکل جانے کی مگر اب جب میں ساتھ ہوں تو میں تمہیں یوں شتر بے مہار کی طرح اکیلے نہیں جانے دوں گا۔۔۔"

اس کی بات مکمل ہوئی تو نور نے اسے گھور کے دیکھا اور دانت پیستے ہوئی بڑبڑائی۔

"مسٹر سکیورٹی گارڈ۔۔۔ابھی بازی تمہارے ہاتھ میں ہے سو تم کچھ بھی بول سکتے ہو اس لیئے جتنا بول سکتے ہو بول لو جب میرا وقت آئے گا تو گن گن کر بدلے لوں گی۔۔" اپنے خطرناک عزائم دہراتی ہوئی وہیں جم کے کھڑی ہو گئی۔۔

ابراہیم نے جو اسے یوں خود کو گھورتے پایا تو بولا۔۔

"آپ کے پاس پندرہ منٹ ہیں چلنا ہے تو چلیئے ورنہ میرا ٹائم ضائع مت کریں مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔۔" اس کے نخرے بڑھتے دیکھ کر لب بھینچ کر اس نے قدم آگے بڑھائے پھر ایک دکان سے تحفہ پیک کروا کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی دوبارہ گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ابراہیم نے بھی آ کر اپنی سیٹ سنبھالی اور آہستہ سے گاڑی یونیورسٹی کے راستے پہ ڈال دی۔۔نور اس کی طرف سے انجان بنی باہر کے دوڑتے ہوئے مناظر کو دیکھنے میں مشغول نظر آ رہی تھی ابراہیم گاہے بگاہے بیک ویو مرر سے اس پر نظر ڈال لیتا۔۔پھر اچانک سرسری سے انداز میں بولا۔

"دوستی کرنے کے لیئے پوری یونیورسٹی میں ایک وہی لڑکا ہی ملا تھا۔۔۔" نور اس کی بات سن کر پوری طرح سے جل گئی ان کے درمیان کبھی اتنے اچھے تعلقات نہیں رہے تھے کہ وہ اس طرح اسے مشوروں سے نوازتا یا اس کے اچھے برے کی فکر کر کے اسے باقاعدہ سمجھاتا مگر پھر بھی کزن ہونے کے ناطے لائبہ نے اس کی بات کو سمجھ کر سر ہلا دیا۔۔جبکہ نور کب سے چپ رہ کر اس کے نخرے برداشت کرتی ایک دم تڑخ کر بولی

"میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں جو دوستیاں کرنے سے پہلے یا بعد میں آپ سے مشورے لوں۔۔" اس نے بڑی تیکھی نظروں سے اس کی طرف دیکھا پھر کہا۔۔"آپ کو میری فکر میں گھلنے کی قطعی ضرورت نہیں میں اپنا اچھا برا اچھے سے سمجھتی ہوں مہربانی ہو گی اگر آپ اپنے کام سے کام رکھیں۔۔"

اس کا مطلب نکل چکا تھا۔۔اس لیئے وہ اپنے سارے ادھار برابر کرتی اندر چلی گئی۔۔اور ابراہیم نے لب بھینچ کر اس کی طرف دیکھا۔۔وہ اگر ماموں کی بیٹی نہ ہوتی تو وہ کبھی بھی اسے اس طرح اپنے مشورے سے نوازتا،وہ سر جھٹکتا ہوا گاڑی واپس موڑ لی۔۔

☆☆☆☆

سالگرہ سیلیبریٹ کر کے وہ تینوں گھر کے ارادے سے نکلی تو احد اور اس کے کچھ دوست ان کی طرف آئے اس نے نور سے بات کرنے کی کوشش کی نور نے کہا "احد ابھی میں جا رہی ہوں کل بات کریں گے۔۔" احد جو تین چار دن سے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ ہاتھ ہی نہیں آ رہی تھی۔۔

www.Novelshub.pk

افراء شٹل میں بیٹھ چکی تھی۔۔ جبکہ لائبہ اور نور کو ڈرائیور لینے نہیں آیا کال کی تو پتا چلا ابھی پاپا نہیں آئے تھے واپس اور چاچو اور پارس بھی نہیں تھے گھر۔۔ وہ دونوں پیدل چل پڑی۔۔ ابھی تھوڑی دور ہی گئی تھی۔۔ کہ احد اور اس کے تین چار دوست ان کے پیچھے آ گئے۔۔ لائبہ ڈر گئی، ڈر تو نور بھی گئی اس کی حرکت پر۔۔ لیکن ہمت کرتی ہوئے بولی" احد یہ کیا طریقہ ہے تم پھر راستے میں آ گئے۔۔ تمہیں روکا تھا نہ۔۔"

"میں بھی تو کتنے دن سے تم سے کا بٹیک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں نہ۔۔" احد نے غصے میں کہا۔۔

نور اور لائبہ تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھیں۔ وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے آ گئے۔۔ ابھی وہ کچھ بولتا کہ ابراہیم وہاں جو انہیں پک کرنے کے ارادے سے آیا تھا ممانی کے کال کرنے پر، وہاں ان دونوں کو لڑکوں کے جھرمٹ میں کھڑا دیکھ کر تیزی سے باہر نکلا۔۔ اور کسی کو بھی مخاطب کیے بنا اس نے دونوں کو پکارا۔۔۔ جو ایسی صورت حال پہ رو دینے کو تھیں مگر اب جو اسے سامنے دیکھا تو دونوں کی جان میں جان آئی۔۔ انہیں گاڑی میں بیٹھنے کا بول کر وہ ان چاروں کی طرف آیا، احد کے قریب آ کر لال انگارہ ہوتی آنکھوں سے درشتی کے ساتھ بولا۔۔

"مسٹر۔۔۔۔ تمہیں پہلی اور آخری بار بول رہا ہوں دور رہو نور سے ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

"کیوں دور ہوں وہ میری دوست ہے اور نہیں ہوا تو کیا کر لو گے تم اور ہوتے کون ہو مجھے یوں بولنے والے۔۔"

ابراہیم نے غصے میں کہا" کہ یہ تو وقت آنے پہ بتاوں گا ابھی فی الحال جو کہا اس پر عمل کرو گے تو فائدے میں رہو گے۔۔" اور تن فن کرتا واپس گاڑی میں آ گیا۔۔

اور گاڑی دوڑا دی۔۔۔

"دیکھ لوں گا میں تمہیں کتنے پانی میں ہو۔۔" احد سوچتے ہوئے بول کر واپس چلا گیا۔۔

☆☆☆☆

گھر میں شادی کے ہنگامے شروع ہو چکے تھے۔۔

آج ڈھولکی رکھی تھی سب نے۔۔۔۔

نور، اور لائبہ گلا پھاڑ پھاڑ کر گانا گا رہی تھی۔۔

"مہندی لگا کے رکھنا ڈولی سجا کے رکھنا۔

لینے تجھے او گوری آئیں گے تیرے سجنا۔۔"

وہ مسلسل ہانی کو چھیڑ رہی تھیں۔۔ اور ہانی شرما رہی تھی۔۔

فاطمہ ڈھولکی بجا رہی تھی۔۔

اتنے میں وہاں تیمور اور صالح آ گئے اور لڈی ڈالنے لگے سب خوب ہنس رہے تھے ان کی مستیوں پہ۔۔

"نور۔۔۔نور۔۔۔بات سنو جلدی۔۔" عیقہ بیگم اسے آواز دیتے ہوئے بولیں۔۔

آئی مما۔۔۔اور نور ان کی بات سننے چل دی۔۔

بیٹا وہ ڈرائنگ روم میں مٹھائی کے ڈبے رکھے ہیں وہ جلدی سے لے آو۔۔

جی مما۔۔اور وہ مٹھائی لینے چل دی۔۔

اچانک اس نے دروازہ کھولا تو اندھیرے کی وجہ سے کسی سے زور سے ٹکرائی۔۔

زوردار چیخ نکلی اس کے حلق سے نکلی۔۔اور ابراہیم جو وہاں اپنی ضروری کال پک کرنے کی غرض سے آیا تھا کیونکہ پورے گھر میں گانوں اور ڈھولکی کی آواز سے وہ ڈسٹرب ہو رہا تھا۔۔

اس نے جلدی سے نور کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔۔

"شش۔۔۔شش۔۔۔چپ کرو۔۔" ابراہیم ہلکی سی آواز میں بولا۔۔

"کک۔۔۔کک کون ہو تم۔۔؟؟ نور کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔۔ ٹکر لگنے کی وجہ سے وہ ابراہیم کے سینے سے جا لگی۔۔

ابراہیم جو اسے اتنا قریب پا کر مدہوش سا ہو رہا تھا۔۔اور اس سے آتی مہک اس کا دل باہر نکلنے کو بے تاب ہو رہا تھا۔۔اس کا دل کر رہا تھا کہ یہ پل یہیں تھم جائے اور اس وہ اس کے قریب رہے ہمیشہ۔۔

وہ جو اپنے خمار میں تھا۔۔نور کی آواز اسے دوبارہ حال میں واپس لائی۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔کون ہو تم۔۔بولتے کیوں نہیں۔۔؟؟"

"کیوں شور مچا رہی ہو۔۔۔میں ہوں ابراہیم۔۔کوئی جن نہیں۔۔"

آپ۔۔۔۔۔؟ وہ کرنٹ کھا کر خود کو چھڑانے والے انداز میں بولی۔۔یہ ہمیشہ آپ مجھ سے ٹکراتے کیوں رہتے ہیں۔۔؟؟

میڈم۔۔۔آپ دوبارہ خود سے ٹکرائی ہیں۔۔۔۔

"ہاں تو میں باہر سے آ رہی تھی مجھے الہام نہیں ہوا تھا کہ آپ ہیں اور لائٹ بھی آف تھی۔۔ورنہ مجھے آپ سے ٹکرانے کا کوئی شوق نہیں۔۔" نور نے غراتے ہوئے کہا۔۔

اچھا تو پھر کس سے ٹکرانے کا شوق ہے محترمہ کو۔۔؟؟؟ ابراہیم نے دبی دبی مسکراہٹ سے پوچھا۔۔کسی سے بھی نہیں، کہتی ہوئی باہر چلی گئی۔۔ابراہیم کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔گہری سانس لے کر وہ بھی باہر آ گیا۔۔

ڈھولکی رات گئے تک چلتی رہی۔۔سب نے خوب ہلا گلا کیا۔۔

☆☆☆☆

اگلے دن عبیقہ بیگم نے گھر پہ قران خوانی کروائی۔۔۔

اور اس کے بعد باقاعدہ رسموں کا آغاز ہوا۔۔

آج مہندی کا فنکشن تھا۔۔

صبح سے ہی تیاریاں چل رہی تھیں۔۔ہانی کو پارلر جانا تھا۔۔

نور تم ہانی کے ساتھ چلی جاو۔۔جہانزیب گاڑی پہ انہیں پارلر چھوڑ آیا۔۔۔

وہ دونوں تیار ہو چکی تھیں۔۔پارس انہیں لینے آیا اور وہ دونوں گھر پہنچ گئیں۔۔

واو ہانی۔۔۔۔تم تو بہت کیوٹ لگ رہی ہو۔۔لائبہ چہکی۔۔عبیقہ بیگم اس کی نظر اتارنے لگیں۔۔نور جب ڈرائنگ روم آئی تو پھپو نے کہا ماشاءاللہ ہماری نور بھی بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔۔نور ان کے گلے لگ گئی۔۔

اتنے میں احسن صاحب آگئے اور آتے ساتھ ماشاءاللہ پڑھا اور بولے کہ میری چاروں بچیاں پیاری لگ رہی ہیں۔۔پھر عبیقہ بیگم سے بولے "گاڑیاں تیار ہیں چلیں آپ سب لوگ گاڑی میں بیٹھیں۔۔سب باہر آگئے۔۔نور کو اچانک یاد آیا کہ اس کا دوپٹہ کمرے میں ہی ہے۔۔وہ دوپٹہ لینے واپس چلی گئی۔۔مگر دوپٹہ نہیں تھا۔۔وہ بھاگی بھاگی دوسرے روم میں گئی وہاں بھی نہیں تھا وہ بہت پریشان ہوئی۔۔یاد آنے پر ڈرائنگ روم کی طرف گئی دوپٹہ وہاں تھا اس نے سکھ کا سانس لیا۔۔اور باہر کی طرف آگئی۔۔سب گاڑیاں جا چکیں تھیں صرف وہاں لائبہ جو اس کے انتظار میں رک گئی تھی۔۔۔لائبہ باقی سب کدھر ہیں؟؟باقی سب تو جا چکے۔۔تمہاری وجہ سے ہم دونوں ہی رہ گئی وہ غصے میں بولی۔۔

اب کیا کریں ہم۔۔پارس،پاپا اور جہانزیب تو جا چکے ہیں سب کو لیکر۔۔صالح کو کال کرو پوچھو کدھر ہے۔۔۔؟؟نور نے کہا۔۔لائبہ نے کال کی تو پتا چلا وہ اور تیمور زوار چاچو کے ساتھ انتظامات دیکھ رہے تھے۔۔

وہ دونوں اب پریشان ہو گئیں۔۔لاونج میں بیٹھی تھیں کہ اتنے میں ابراہیم کال پہ بات کرتا ہوا باہر نکلا۔۔

"ابراہیم جو ڈیوٹی سے فارغ ہو کر اب تیار ہونے آیا تھا۔۔

سفید اور بلیک کرتا شلوار میں وہ بہت خوبصورت،وجیہہ اور ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔6 فٹ سے نکلتا دراز قد ,گھنے بال ماتھے پہ چمک رہے تھے،فولڈڈ سلیوز، ہلکی ہلکی بڑھی شیو میں وہ جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔کلائی پہ بندھی گھڑی اس کی جاذبیت اور بڑھا رہی تھیں۔۔

"اف ابراہیم بھائی آج تو آپ کمال لگ رہے ہیں۔۔" لائبہ نے کہا۔۔

"ارے تم دونوں ابھی تک گئی نہیں۔۔باقی سب تو چلے گئے ہیں۔۔؟"

www.Novelshub.pk

جی بھائی بس نور کی وجہ سے ہم رہ گئے اب سب بزی ہیں۔۔ سمجھ نہیں آرہا کیسے جائیں۔۔ نور کی اس طرف پیٹھ تھی۔۔۔پلٹی تو ابراہیم کی نظریں وہیں جم گئیں۔۔

"اتنا مکمل حسن۔۔بے داغ حسن۔۔اس نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔۔

اسے لگا وقت سمیت ہر شے تھم گئی تھی۔۔۔اگر کسی چیز میں حرکت تھی تو وہ ابراہیم حیات کا دل۔۔

وہ اورنج پنک کنٹراسٹ لہنگے میں ملبوس تھی۔۔خوبصورت بھوری بڑی بڑی آنکھیں اور ان پر لمبی گھمبیر پلکوں کی جھالر۔۔دودھ مائل رنگت اس پہ پڑا ڈمپل، لمبے ریشمی بال جو کمر تک آرہے تھے اس کے حسن میں اضافہ کر رہے تھے۔۔اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔

وہ مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔ حسین چہرے تو بہت دیکھے پر یہ یہ آتشیں حسن جو اس کا دل دھڑکا رہا تھا۔۔

"واقعی ایسا دیکھا نہیں خوبصورت کوئی۔۔۔"

ارے بھائی کہاں کھو گئے۔۔کب سے کہہ رہی ہوں چلیں۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔ہاں چلو۔۔وہ ہوش میں آیا۔۔لیکن اس کی نظریں بار بار نور کی طرف اٹھ رہی تھیں آج دل اس کے قابو میں نہیں آرہا تھا۔۔

پیاری تو وہ پہلے ہی تھی پر آج تو نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔

گاڑی میں بیٹھنے کے بعد بھی وہ بار بار اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔اور نور باہر کے مناظر دیکھنے میں مشغول تھی۔۔

"ہائے آج تو دشمن جاں کیل کانٹوں سے لیس ہے آج بچنے کے کوئی امید نہیں" وہ سوچ کر رہ گیا۔۔

اے رخ یار تیرے حسن پہ مٹنے کے لیئے

دل بے تاب نے ہنگامہ اٹھا رکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ ہال میں پہنچ گئے۔۔دونوں اندر چلی گئیں۔۔۔ابراہیم بھی ان کے پیچھے آگیا۔۔عدیقہ بیگم نے انہیں دیکھ کر سکون کی سانس لی۔۔

ہر کوئی خوش تھا اگر کوئی بے چین تھا تو وہ ابراہیم۔۔

جو ارد گرد سے بے خبر ہو کر وہ بے خود سا نور کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اس پل یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ کہاں پہ ہے۔۔اس کیا یہ آتشیں روپ اس کا دل اور بے چین کر رہا تھا۔۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اسے یونہی دیکھتے دیکھتے عمر تمام ہو جائے۔۔تقریب کی رونق عروج پر تھی رات کے بارہ بج رہے تھے جب سب گھروں کو لوٹ رہے تھے۔۔

☆☆☆☆

سب بہت تھک چکے تھے سونے کے لیئے اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔۔اور وہ تینوں ہانی کو لیکر کمرے میں آ گئیں۔۔

مگر ایک انسان جس کے دل کی دنیا اتھل پتھل ہو گئی تھی۔۔اسے کسی پل بھی چین نہیں آ رہا تھا۔۔دل کر رہا تھا دوبارہ اس کی ایک جھلک دیکھنے کو۔۔ اچانک یاد آنے پر اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور اس میں چپکے سے نور کی کھینچی گئی تصویر دیکھنے لگا۔۔اور بے ساختہ موبائل آنکھوں سے لگا لیا اور اس کے رگ رگ میں ایک سکون سا آنے لگا۔۔اس نے دوبارہ اس کی تصویر دیکھی تو اسے بے ساختہ ایک غزل یاد آ گئی۔۔

پریشاں رات ساری ہے ستارو تم تو سو جاو

سکوت مرگ طاری ہے ستارو تم تو سو جاو

ہنسو اور ہنستے ہنستے ڈوبتے جاو خلاوں میں

ہم ہی پہ رات بھاری ہے ستاروں تم سو جاو

کہے جاتے ہو ہمارا حال رو رو کر دنیا سے

یہ کیسی راز داری ہے ستارو تم تو سو جاو

ہمیں بھی نیند آئے گی تو ہم بھی سو جائیں گے

ابھی کچھ بے قراری ہے ستارو تم تو سو جاو"

موبائل سائیڈ ٹیبل پہ رکھ کر وہ بھی سونے کی غرض سے کروٹ بدل کر سو گیا۔۔

☆☆☆☆

نہ وعدہ ہے کوئی تم سے، کوئی رشتہ نبھانے کا

نہ کوئی اور ہی دل میں تہیہ یا ارادہ ہے!

کئی دن سے مگر دل میں

عجیب الجھن سی رہتی ہے!

نہ تم اس داستان سرسری کردار ہو کوئی

نہ قصہ اتنا سادہ ہے

www.Novelshub.pk

تعلق جو میں سمجھا تھا کہیں اس سے زیادہ ہے!

☆☆☆☆

اگلی صبح معمول سے زیادہ چہل پہل تھی کوئی ناشتہ کر رہا تھا تو کوئی باقی کاموں میں مصروف تھا۔۔نور جو صبح سے مما کے ساتھ بزی تھی۔۔اففف آج پھر ماسی نے چھٹی کر لی کام چور کہیں کی۔۔اور اسے بتایا بھی تھا کہ گھر پہ شادی ہے بہت سے کام ہیں کرنے کو اب میں کیا کیا کام کروں مما۔۔نور تپی بیٹھی تھی۔۔

اچھا بیٹا کوئی بات نہیں بہن کی شادی ہے پھر یہ سب تو ہو گا پھپھو نے اسے تسلی آمیز لہجے میں کہا۔۔

اتنے میں لائبہ کی آواز آئی

"چچی جان۔۔۔۔چچی جان دیکھیں ذرا ہانی نے رو رو کے کیا حال کر لیا ہے" ہانی کی بات پہ پھپھو مسکرا دیں اور نور ہانی کو چپ کرانے میں لگ گئی۔۔

آج بارات ہے اور ہانی چلی جائے گی نور بھی اداس ہو گئی۔۔

ارے بچو بس کرو۔۔خوشی کا موقع ہے روتے نہیں۔۔بلکہ ہانی کی آنے والی زندگی کے لیئے دعا کرو کہ ہمیشہ خوش رہے وہ۔۔دونوں پھپھو نے بیک وقت کہا۔۔

تیمور اور صالح جو گھر کی ڈیکوریشن کروا رہے تھے ماحول پہ چھائی اداسی کم کرنے کی نیت سے دونوں نے ایک دوسرے کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا۔۔۔

"ویسے ممانی جان کل تو نور چڑیل بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔"

صالح نے بیک وقت تعریف کے ساتھ ساتھ شرارت بھی کی۔۔

ہاں بالکل کل ہماری بیٹی بہت پیاری لگ رہی تھی اللہ نظر بد سے بچائے۔۔"ہائے کیا پتہ ہانی کی رخصتی کے بعد پتا لگے نور کا رشتہ لے کر کوئی آنٹی آ جائے کہ ہمیں آپ کی بیٹی پسند آ گئی۔۔" تیمور نے نور کو چڑاتے ہوئے کہا مما کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

اور وہ واقعی چڑ گئی۔۔سب ہنسنے لگ گئے۔۔ہانی بھی مسکرا دی۔۔

اتنے میں لائبہ کے موبائل پہ ٹیکسٹ آیا

"You were looking so pretty"

وہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔کیونکہ یہ میسج جہانزیب کا تھا۔۔

وہ "یہ دیکھا بس" کا رپلائے کر کے سب کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی۔۔

☆☆☆☆

www.Novelshub.pk

عبیقہ۔۔۔۔عبیقہ بچیاں چلی گئیں کیا پارلر۔۔؟؟

جی زکیہ باجی ابھی پارس چھوڑ آیا ہے لائبہ بھی ساتھ ہے۔۔

اتنے میں فاطمہ آگئی ممانی جان کوئی کام ہے تو بتا دیں۔۔ نہیں بیٹا بس تم بھی تیار ہو جاو جلدی سے پھر ہال بھی پہنچنا ہے مہمان آنا شروع ہو جائینگے کچھ دیر تک۔۔جی ممانی جان۔۔

امی چلیں آپ بھی تیار ہو لیں فاطمہ جاتے جاتے انہیں کہہ گئی۔

سب تیار ہو کر میرج ہال پہنچ چکے تھے۔۔

"عبیقہ بیگم بچیوں کو لینے کون گیا ہے۔۔؟؟" احسن صاحب جو اندر کسی کام کی غرض سے آئے تو پوچھا۔۔جہانزیب گیا ہے لینے۔۔اتنے میں بارات کے آنے کا شور اٹھا۔۔

☆☆☆☆

نور اور لائبہ ہانی کو لیکر برائیڈل روم چلی گئیں۔۔

تو چچی نے آکر بتایا کہ بارات آچکی ہے اور سب بڑے نکاح کے لیئے آرہے ہیں۔۔

نکاح کے بعد دعا مانگی گئی اور ہانی کو ہال لے جایا گیا۔۔

"نور نے آج شاکنگ پنک گاؤن جس کے گلے پر سلور گولڈن کام ہوا تھا ساتھ ہی میچنگ گولڈن دوپٹہ پہنا تھا۔۔ساتھ میں بہت ہی خوبصورت پینسل ہیل سینڈل جس میں مقید اس کے خوبصورت گورے پاؤں بہت ہی پیارے لگ رہے تھے۔۔اسکے خوبصورت ہاتھوں پہ لگی مہندی اس پہ خوب کِھل رہی تھی۔۔۔"

ابراہیم اس کی ایک جھلک دیکھنے کو بے تاب سا ہو رہا تھا اسکی نظریں پورے ہال میں اسے ہی ڈھونڈ رہی تھیں جب اچانک وہ سامنے سٹیج پہ ہانی کے ساتھ بیٹھی نظر آئی۔۔

ابراہیم نے جو اسے دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہ گیا۔۔وہ آسمان سے اتری کوئی اپسرا لگ رہی تھی اس کے ریشمی سنہری بال جو اس نے کرل کر رکھے تھے، ایک لٹ اڑ اڑ کر اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی جسے وہ بار بار کان کے پیچھے اڑس رہی تھی۔۔بڑی بڑی بھوری آنکھوں میں کاجل،اسے بہت زیادہ پر کشش بنا رہی تھیں۔۔۔۔وہ اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی کہ دیکھنے والا بس دیکھتا ہی رہ جائے۔۔"

ابراہیم کے لیئے نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔۔جب صالح اسے ڈھونڈتا ہوا وہاں آیا۔۔یار تمہیں ماموں بلا رہے ہیں جلدی آو باہر، ابراہیم باہر کی طرف چلا گیا۔۔

نور جو سٹیج پہ ہانی کے ساتھ بیٹھی تھی اچانک اس کے موبائل پہ رنگ ہوئی اس نے موبائل دیکھا تو افراء کی کال تھی وہ اسے باہر آنے کا بول رہی تھی نور خوش ہو گئی کیونکہ افراء آ گئی تھی۔۔

وہ ہانی کے کان میں بتاتے ہوئے اسے باہر پک کرنے چلی گئی۔۔وہ وہیں "Entrance" پہ موجود اسکا انتظار کر رہی تھی کہ افرا آ گئی۔۔دونوں ایک دوسرے کو ملنے لگیں۔۔

"واو یار کتنی پیار لگ رہی ہو واقعی لگ رہا کہ کوئی پری راستہ بھول کہ زمیں پہ آ گئی"

نور اس کی تعریف پہ ہنس دی اور باتیں کرتی اندر کی طرف بڑھ گئیں۔۔

نور اسے سب سے باری باری ملوانے لگی۔۔رخصتی کا وقت قریب تھا سب ہی موجود تھے ابراہیم بھی سٹیج کے پاس کھڑا تھا۔۔

اچانک افرا نے اسے دیکھ کر سلام کیا ابراہیم بھی اسے پہچان گیا تھا اس نے سلام کا جواب دیا اور سائیڈ پہ ہو گیا۔۔افرا نے نور کے کان میں آ کر کہا

"آج تو تمہارے ڈاکٹر کزن کچھ زیادہ ہی ہینڈسم لگ رہے ہیں بالکل تمہاری طرح خوبصورت اور اٹریکٹو۔۔" افرا نے دل سے تعریف کی۔۔۔۔!!

نور جو چپ چاپ اس کی سن رہی تھی اس بات پر جل بھن گئی۔۔"اگر اتنا ہی اچھا لگ رہا تو لے جاؤ تم اپنے ساتھ۔۔۔"

"ہائے کاش یہ میرا کزن ہوتا افرا ٹھنڈی آہ بھر کر کہنے لگی۔۔" دفعہ ہو تم نور اسے غصے سے بول کر سٹیج پہ چلی گئی۔۔دودھ پلائی کی رسم کے لیئے۔۔

اس سارے منظر میں ابراہیم وہاں موجود تھا ان کی باتیں اسکے کانوں تک پہنچی تو وہ اپنا نام سن کر متوجہ ہو گیا۔۔اسے نور کا ری ایکشن دیکھ کر بہت ہنسی آئی جو اس نے بہت مشکل سے کنٹرول کی۔۔

سب رسومات کے بعد اب رخصتی ہو رہی تھی۔۔وہ بھی وہیں موجود تھا جب اس نے دو خوبصورت آنکھوں میں آنسو چمکتے دیکھے اس کا دل بے چین سا ہو گیا۔۔

اے پیاری لڑکی کاش میں تمہارے آنسو چن سکتا۔۔" وہ دل ہی دل میں مخاطب ہوا۔۔

نور ہانی کو مل کر بہت روئی۔۔زیادہ رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں لال ہو گئیں۔۔۔وہ اپنے آنسو پونچھ رہی تھی فاطمہ اس کے پاس آئی اس نے نور کو دیکھا تو دیکھتی رہ گئی۔۔

"ارے کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔؟؟؟میک اپ خراب ہو گیا ہے کیا؟؟نور بے چین سی ہو گئی فاطمہ کے یوں دیکھنے پہ تبھی جلدی سے فاطمہ سے پوچھا۔۔

"فاطمہ ہنس دی۔۔"ارے نہیں نہیں۔۔"

"تو پھر۔۔۔؟؟نور نے پوچھا۔۔

"میں تو یہ دیکھ رہی تھی کہ رونے کی وجہ سے کسی کی آنکھیں اتنی خوبصورت بھی ہو سکتی ہیں۔"

www.Novelshub.pk

"تم بہت حسین ہو نور واللہ۔۔" میرا یہ حال ہے باقیوں کا کیا حال ہوتا ہو گا۔۔!!

"اففف فاطمہ تم بھی نہ بس۔۔" وہ اس کے تعریفی انداز پہ جھینپ سی گئی۔۔

بلاشبہ وہ بہت حسین تھی۔۔اس میں کوئی شک نہیں تھا۔۔

رخصتی ہو گئی تھی سب اپنے گھروں کو جانے لگے۔۔نور لائبہ فاطمہ امینہ پھپو ابراہیم کے ساتھ اس کی گاڑی میں تھیں۔۔ابرہیم کا دل اس کی طرف ہمک رہا تھا۔۔وہ بار بار چپکے سے نور پہ ایک نظر ڈال لیتا تھا۔۔۔فاطمہ اپنے بھائی کی بے چینی نوٹ کر رہی تھی۔۔۔نور کو اپنے چہرے پہ نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی ہوئی اس نے نظریں اٹھائی تو ابراہیم نے جلدی سے نظریں پھیر لیں۔۔"

ہونہہ بدتمیز کھڑوس۔۔۔نور آہستہ سے بڑبڑائی۔۔کچھ کہا کیا بیٹا۔۔امینہ پھپو نے اس سے پوچھا۔۔

نہیں نہیں پھپو۔۔انہیں جواب دے کے باہر کے مناظر دیکھنے لگی۔۔

گھر پہنچ کر وہ جلدی سے اپنے اور ہانی کے مشترکہ کمرے میں گئی۔۔ہانی کی کمی محسوس ہوئی تو وہ اداس ہو گئی اور اس کی تصویر دیکھ کر کہنے لگی "مس یو مائی لولی سسٹر" اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں دے۔۔آمین۔۔

اور چینج کرنے کی غرض سے واش روم چلی گئی۔۔

چینج کر کے وہ باہر نکلی تو اس کے موبائل پہ بپ ہوئی۔۔اس نے نمبر دیکھا تو وہ کسی انجان نمبر سے میسج تھا۔۔اس نے میسج پڑھا۔۔

کوئی دور ہو کر بہت قریب رہتا ہے
ہم نہیں کہتے، یہ ہمارا دِل کہتا ہے

پتا نہیں کس کا نمبر ہے اس نے ٹیکسٹ پڑھ کر موبائل سائیڈ ٹیبل پہ رکھ دیا۔۔اور لائٹ آف کر کے سو گئی۔۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی لائبہ اور فاطمہ بھی تکیہ اٹھائے وہاں آ گئیں۔۔ آج ہم بھی ادھر سوئیں گے۔۔دل یونہی اداس سا ہے ہانی کی رخصتی کے بعد۔۔

نور خوش ہو گئی۔۔ہاں ہاں کیوں نہیں کیونکہ اداس تو وہ بھی تھی۔۔

وہ تینوں لیٹ گئیں۔۔۔

جب فاطمہ نے کہا۔۔"یار نور آج تم نے اپنے حسن سے کسی کا دل تو چرا ہی لیا ہو گا۔۔"

فاطمہ کی بات سن کر لائبہ گانے لگی۔۔

چرا لیا ہے تم نے جو دل کو نظر نہیں چرانا صنم

بدل کہ میری زندگانی کہیں بدل نہ جانا صنم!!

نور نے اسے مکا مارتے ہوئے چپ کرایا۔۔

تم دونوں کچھ زیادہ ہی نہیں بول رہی ایسا کچھ بھی نہیں ہے سو جاو چپ کر کے دونوں، صبح یونیورسٹی بھی جانا ہے کہہ کے کروٹ بدل کے سو گئی۔۔

وہ دونوں بھی ہنستی ہوئی گڈ نائٹ بول کے سو گئیں۔۔

☆☆☆☆

صبح کا اجالا پھیل چکا تھا۔۔نور لائبہ کو جگا رہی تھی۔۔جب اس نے کسلمندی سے کہا کہ میں آج نہیں جا رہی تم نے جانا ہے تو جاو۔۔اور کمبل تان کے سو گئی۔۔

دفعہ ہو تم مت آو، سو مرو۔۔وہ پیر پٹختی باہر نکل آئی۔۔

"ارے ارے صبح صبح ہماری بیٹی کیوں غصے میں ہے۔۔؟؟؟" پاپا جان جو لاونج میں اخبار پڑھ رہے تھے اسے غصے میں دیکھ کر اخبار سائیڈ پہ رکھتے ہوئے بولے۔۔

"کچھ نہیں پاپا جان۔۔۔بس لائبہ نے موڈ آف کر دیا۔۔

ارے بس اتنی سی بات پہ ہماری بیٹی کا موڈ آف ہو گیا۔۔نہیں پاپا بس ٹھیک ہوں۔۔

اور وہ جلدی سے ناشتہ کرنے لگی۔۔ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد وہ ڈرائیور کے ساتھ یونیورسٹی آ گئی۔۔

احد جو وہیں دوستوں کے ساتھ موجود تھا۔۔نور کو دیکھ کر اس کی طرف بڑھا۔۔اور پاس جا کر سلام کیا۔۔

نور نے جواب دے کر قدم آگے بڑھائے۔۔تو احد بھی بھاگتا بھاگتا اس کے پیچھے آیا۔۔

شادی ہو گئی۔۔۔؟؟

"ہاں ہو گئی الحمد اللہ۔۔۔۔" نور نے مختصر جواب دیا۔۔

"اچھا تو کیسی رہی۔۔؟؟احد بات بڑھانے کی غرض سے بے مطلب سا سوال کرنے لگا۔۔

"بہت اچھی۔۔۔۔"

"اچھا سارے مہمان چلے گئے۔۔؟؟؟

"نہیں پھپھو وغیرہ ہیں ابھی۔۔۔۔۔" یہ بول کر وہ کلاس میں چلی گئی۔۔احد وہیں رک گیا۔۔اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔۔

☆☆☆☆

افرا اسے دیکھ کر شرارت سے کہنے لگی۔۔

"آج بھی ہینڈسم کزن کے ساتھ آئی ہو۔۔۔۔؟؟؟

نور اس کے سوال پر تپ گئی۔۔اور خشمگیں نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

تم اس کی چمچہ گیری کرنا بند کرو۔۔میری دوست ہو وہی رہو۔۔۔" نور کی بات پہ افرا کا زوردار قہقہ بلند ہوا۔۔۔"

یار بے چارا اتنا سوئیٹ سا ہے تم کیوں اس سے خار کھاتی ہو۔۔؟

"پتا نہیں، مجھے اس سے کیوں چڑ ہے۔۔نہیں اچھا لگتا تو بس۔۔کوئی زبردستی ہے کیا۔۔؟؟

نور نے بھنویں اچکاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

"افرا کچھ دیر بعد بولی۔۔"ویسے انسان جس چیز سے بھاگتا ہے وہی چیز اسے ملتی ہے۔۔۔"

افرا کی بچی چپ کر جاو۔۔مار نہ کھا لینا مجھ سے۔۔"

اتنے میں سر آ گئے وہ دونوں چپ کر گئیں۔۔!!

کلاس سے فارغ ہونے کے بعد وہ گھر آ گئی۔۔گھر آ کر وہ تھوڑی دیر کے لیئے سو گئی۔۔

☆☆☆☆

چار بج رہے تھے جب مما نے اسے آواز دے کر جگایا۔۔وہ اٹھ گئی۔۔

اوہ آج تو بہت سو لیا۔۔باہر آ گئی۔۔تو لائبہ وہیں کپڑے پریس کر رہی تھی۔۔نور تم بھی ڈریس دے دو میں پریس کر دوں گی۔۔نہیں میرا سوٹ پریس کر دیا تھا میں نے کل ہی۔۔

وہ لاونج میں بیٹھ گئی پھپھو کے ساتھ۔۔جب ہانی کی کال آئی وہ خوش ہو گئی اور باری باری سب بات کرنے لگے۔۔

ہانی کی چہکتی آواز سن کر وہ سب خوش اور مطمئن ہو گئے۔۔

پھر سب تیار ہونے چل دیئے۔۔

☆☆☆☆

رات کے آٹھ بج چکے تھے جب سب ہال پہنچے۔۔ہانی ان سب سے مل کر بہت خوش ہوئی۔۔

"پھپھو۔۔۔ابراہیم بھائی نہیں آئے کیا۔۔؟؟" ہانی نے پھپھو سے استفسار کیا۔۔

"ابراہیم سیدھا یہیں پہنچے گا ہاسپٹل سے۔۔" پھپھو نے جواب دیا۔۔

سب وہاں بیٹھ گئے۔۔عتیقہ بیگم بیٹی کو خوش دیکھ کر مطمئن ہو گئی اور اس کی دائمی خوشیوں کی دعا کرنے لگیں۔۔

لائبہ اپنی پکچرز بنا رہی تھی اچانک کسی نے پیچھے سے آکر ہاؤ کیا۔۔وہ ڈر گئی۔۔دیکھا تو جہانزیب تھا۔۔"اففف زیب تم نے تو میری جان ہی نکال دی۔۔"

"ارے ایسے کیسے جان نکل سکتی تمہاری؛ابھی تو ہم نے ساتھ میں جینا ہے۔۔۔"

ہانی اسکی بات سن کر مسکرا دی۔۔

"ویسے بہت کیوٹ لگ رہی ہو اور ایک گڈ نیوز بھی ہے۔۔میں نے پاپا سے ہمارے بارے میں بات کی انہیں کوئی اعتراض نہیں اور انہوں نے کہا کہ وہ سب سے بات کریں گے۔۔۔" جہانزیب نے چہکتے ہوئے بتایا۔۔

"سچ کہہ رہے ہو نہ تایا جان کو کوئی ایسا ہی بولا ہے نہ۔۔

"ہاں میری پگلی ایسا ہی کہا پاپا نے۔۔" جہانزیب نے ہنستے ہوئے بتایا۔۔

لائبہ نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ابراہیم بھی آگیا۔۔ہانی سے مل کر اس نے ہال کے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔۔مگر وہ اسے نہیں دِکھی۔۔

"ارے بھائی کسے اتنی بے تابی سے ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔۔" فاطمہ جو ابراہیم کو بلانے کی غرض سے آئی تو اسے یوں دیکھ کر مسکرا دی۔۔

"ک۔۔۔۔۔کسی کو بھی تو نہیں۔۔۔ابراہیم اسے دیکھ کہ چونک گیا۔۔" اور سر کھجاتے ہوئے کہنے لگا

"وہ میں تو بس امی کو دیکھ رہا تھا۔۔کدھر ہیں امی۔۔۔؟؟؟"

فاطمہ اس کے انداز پہ مسکرا دی۔۔امی تو وہ سامنے رہیں اور آپ کو ہی بلا رہی ہیں۔۔

"ہاں۔۔تم چلو میں آتا ہوں۔۔" وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔

پھوپو کے پاس پہنچ کر اس نے سلام کیا۔۔جہاں سب موجود تھے۔۔

"وعلیکم اسلام" امینہ پھوپو نے جواب دیا۔۔

آج تو ابراہیم بھی خوب چمک رہا ہے۔۔"

وہ آج رائل بلیو کلر کے ٹو پیس میں ملبوس تھا۔۔کلائی پہ بندھی رسٹ واچ،وہ بہت وجیہہ اور شاندار لگ رہا تھا۔۔۔

بیٹا کوئی تو لڑکی لٹو ہو گی آج،امینہ بیگم بولیں۔۔

www.Novelshub.pk

ابراہیم ان کی بات سن کر ہنس دیا۔۔

خالہ جانی بہت شکریہ۔۔۔ بھانجا کس کا ہوں آخر۔۔

اور اس بات پہ سب مسکرا دیے۔۔

اس کے ساتھ ہی آہستہ سا بولا "جس پہ میں لٹو ہوا وہ دشمن جاں ایک نظر دیکھتی بھی نہیں۔۔

اتنے میں وہاں نور پلیٹ میں رائس لیئے آگئی۔۔

مما یہ لیں آپ نے منگوائے تھے۔۔

ابراہیم کے کانوں میں اسکی آواز پڑی تو فوراً پلٹ کر اسے دیکھا۔۔

وہ آج پیچ کلر کی لانگ شرٹ اور چوڑی دار پاجامہ میں ملبوس تھی۔۔ ادھ کھلے ریشمی سلکی بال جو ایک سائیڈ سے آگے کی طرف تھے یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی آبشار بہہ رہی ہو۔۔ گال پہ پڑا ڈمپل اس کے ہنسنے سے اور گہرا ہو کر اُسے اور خوبصورت بنا رہا تھا۔۔ اور اس کے رخسار بھی لال ہو گئے۔۔ اس کی بڑی خوبصورت گہری جھیل سی آنکھوں میں کاجل، وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔ اسے اپنا دل بے اختیار نکلتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

نور کو اپنے چہرے پہ نگاہوں کی تیز تپش محسوس ہوئی اس نے سامنے دیکھا تو ابرہیم کو خود کو تکتے پایا۔۔ اس نے غصے سے ابراہیم کو گھورا۔۔ ابراہیم فوراً سٹپٹا گیا۔۔ اور نگاہیں دوسری طرف پھیر لی۔۔

ہونہہ تاڑو کھڑوس۔۔!!

جب دیکھو تاڑنے لگ جاتا ہے بدتمیز۔۔۔

وہ سر جھٹکتے ہوئے سٹیج پہ ہانی کے پاس چلی گئی۔۔

کچھ دیر بعد باری باری سب سٹیج پہ اسے ملنے آئے۔۔ اچھا بیٹا خوش رہو آباد رہو پاپا نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔ وہ ان کے گلے لگ گئی۔۔

یوں سب واپس چل دیئے۔۔

نور جاتے جاتے ہانی کے گلے لگی اور اسے جلدی آنے کا بول کر آگے بڑھ گئی۔۔

☆☆☆☆

گھر پہنچ کر پاپا نے نور سے کہا کہ بیٹا سب کے لیئے چائے بناؤ وہ جی پاپا کہہ کر کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔

عیقہ بیگم، بھابی، زوار، آپا آپ لوگ ذرا ڈرائنگ روم چلیں مجھے آپ سب سے ضروری بات کرنی ہے۔۔

خدا خیر کرے۔۔ سب پریشان ہو گئے۔۔

اور بچے سب بے چین ہو گئے۔۔ یہ خاص میٹنگ مجھے کسی خطرے کا الارم دے رہی ہے۔۔ صالح نے کہا۔۔ ہاں یار بات تو سہی ہے۔۔

www.Novelshub.pk

یار تم لوگ کبھی اچھا بھی سوچ لیا کرو۔۔کوئی اچھی خبر بھی ہو سکتی ہے۔۔فاطمہ اس بات پر شرم سے سر جھکا گئی۔۔ڈر تو وہ بھی رہی تھی پتہ نہیں سب کی کیا رائے ہو گی۔۔؟اس نے جہانزیب کی جانب دیکھا۔۔

اس نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی۔۔

ابراہیم اور پارس بھی وہیں بیٹھ گئے۔۔

نور سب کے لیئے چائے لیکر آئی وہاں سب کو سرو کر کے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔نور اچھی خبر لیکر آنا صالح تیمور اور زیب نے اسے کہا۔۔

انہوں نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔

وہ جب اندر گئی تو سب کے چہروں پہ سنجیدگی دیکھ کر ڈر گئی۔۔

پاپا نے اسے باہر جانے کو بولا۔۔کوئی تو کھچڑی پک رہی ہے۔۔وہ سوچتی ہوئی باہر آ گئی۔۔

باہر آئی تو سب پوچھنے لگے۔۔اس نے کہا ابھی ماحول سنجیدہ ہے پاپا نے مجھے بھی باہر بھیج دیا۔وہ وہیں صوفے پہ فاطمہ اور لائبہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

کچھ پل گزرے تھے جب تیمور نے کہا میں تو سب کی باتیں سننے جا رہا ہوں۔۔مجھ سے یوں انتظار نہیں ہو رہا۔۔اور ڈرائنگ روم کے دروازے سے کان لگا کر باتیں سننے لگا۔۔

"اگر آپ سب کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔

کیسا فیصلہ۔۔؟؟

سب نے پوچھا۔۔

بتاتا ہوں۔۔۔بتاتا ہوں۔۔۔۔

دراصل میں سے سوچا کہ

بول بھی چکو احسن میرا تو دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔زکیہ پھوپو نے کہا۔۔

بتا رہا ہوں نہ آپا سن تو لیں۔۔

دراصل میں نے بہت سوچنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ کیوں نہ جہانزیب اور لائبہ کا رشتہ طے کیا جائے۔۔اگر سب کو منظور ہو تو۔۔

اور بھابی،،زوار اگر آپ دونوں کی رضامندی بھی ہو تو۔۔

چاچی اور چاچو بہت خوش ہو گئے۔۔انہیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا گھر کا دیکھا بھالا بچہ ہے۔۔

عیبقہ بیگم اور باقیوں کو بھی کوئی اعراض نہ تھا

تو بس پھر جہانزیب کے جانے سے پہلے ان دونوں کی منگنی یا نکاح کر دیں گے۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔سب نے خوشی سے کہا۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔امینہ پھوپو نے بولا تو سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔میں نے بھی ایک فیصلہ کیا ہے۔۔

کیسا فیصلہ امینہ۔۔؟؟؟زوار چاچو نے پوچھا۔۔

"وہ یہ کہ میں اپنے صالح کے لیئے فاطمہ کا ہاتھ مانگتی ہوں انہوں نے زکیہ پھپو کو دیکھ کر کہا۔۔زکیہ پھوپو یہ سن کر بہت خوش ہوئیں۔۔

ارے واہ۔۔ایک ساتھ دو دو خوشیاں۔۔۔کسی کو کوئی اعتراض نہ تھا۔۔

اور یوں جہانزیب لائبہ اور صالح فاطمہ کا بات پکی کر دی گئی۔۔

تیمور جو باہر کھڑا یہ سب سن رہا تھا۔۔خوشی سے ہراہ کا نعرہ لگا کر سب کو بتانے دوڑا۔۔۔

سنو سنو۔۔۔!!! اس نے لاونج میں آ کر سب کو کہا۔۔

کیا خبر ہے بتاو جلدی سے نور نے پوچھا۔۔

"ایچو ئیلی اندر سب بڑوں نے زیب اور لائبہ کا رشتہ طے کر دیا ہے اس نے خوشی سے جھومتے ہوئے بتایا۔۔

کیا۔۔؟؟؟نور خوشی سے چلائی۔۔

لائبہ اور زیب نے بھی خوشی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔سب خوش ہو گئے۔۔

ارے ارے ایک اور نیوز بھی سنو۔۔

وہ کیا۔۔جلدی سے بتاو۔۔

فاطمہ نے بے صبری سے کہا۔۔

دوسری اچھی خبر یہ ہے کہ صالح اور فاطمہ کی بات بھی پکی کر دی پھوپو نے۔۔

"واٹ۔۔؟؟؟نور اور لائبہ خوشی سے چلائیں۔۔

ہاں بھئی اندر سب بہت خوش ہیں۔۔

صالح اور فاطمہ بھی خوش ہو گئے کیونکہ انہیں کوئی اعتراض نہ تھا۔۔فاطمہ شرماتے ہوئے نور کے پیچھے چھپ گئی۔۔سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔۔ابراہیم بھی بہت خوش ہوا۔۔گھر بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔

"اس کا مطلب دو اور شادیاں۔۔ہراہ۔۔"

نہیں نہیں بس ابھی فی الحال منگنی یا نکاح ہو گا۔۔

"چلو ناٹ بیڈ۔۔" نور نے خوشی کے عالم میں فاطمہ اور لائبہ کو گلے لگایا۔۔

www.Novelshub.pk

بڑے سبھی باہر آ گئے۔۔سب بے حد خوش تھے

اسی پل ابراہیم کی نظر نور کی طرف گئی۔۔

جو کھکھلا کر ہنستی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

چلو چلو بچو سو جاو سب۔۔کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔امینہ پھوپو نے کہا۔۔

سب خوشی خوشی اپنے کمروں میں چل دیے۔۔

نور بھی لیٹ گئی۔۔اس نے ہانی کو یہ خبر سنانے کی غرض سے موبائل اٹھایا کہ بپ ہوئی۔۔اس نے نمبر دیکھا تو رات والا ہی تھا۔۔

ایک خوبصورت سی غزل تھی

خاموشیوں میں بھی کہہ دی جو دل کی بات مجھے

ملی ہے پیار کی کتنی حسیں سوغات مجھے

جھکی جھکی سی نگاہوں کا اٹھ کے جھک جانا

تری حیا کے نہ بھولیں گے یہ لمحات مجھے

فلک سے چاند اتر آیا میری باہوں میں

ملی ہے تاروں کی جیسے کوئی برات مجھے

دھک رہے ہیں محبت کے آج انگارے

جلا رہی امنگوں کی یہ برسات مجھے

قریب پا کے تمھیں تو بدل گئی دنیا

لگا یوں جھومتی گاتی ملی حیات مجھے

www.Novelshub.pk

بکھیر دو میرے شانے پہ پیار سے زلفیں
تم اپنے حسن کی دے دو ذرا خیرات مجھے

ہر ایک لمحہ تغیر تھا ایک وحشت تھی
یہ تھارے آنے سے جیسے ہے اک ثبات مجھے

عجیب طور سے گزری ہے زندگی میری
کبھی نہ ایسے ملے پر سکوں حالات مجھے

بھٹک رہا تھا بڑی پر اداس راہوں میں
خبر نہ تھی یوں ملے گی کبھی نشاط مجھے

یہ تھارے پیار نے بخشی ہے ہر خوشی مجھ کو
ملے ہو تم تو ملی ساری کائنات مجھے

خوشی ملی ہے تو غم میں بدل نہ جائے کہیں
یہ ڈر ہے پھر مری تقدیر دے نہ مات مجھے

بہکتی سانسیں، مچلتی ہوئی تمنائیں
نہ سونے دیں گی تمھیں نہ ہی ساری رات مجھے

www.Novelshub.pk

یہ ھارا ہاتھ جو ہاتھوں میں آج ہے جاناں

ہر ایک چیز سے پیارے ہیں یہ لمحات مجھے

لبوں کو اے مری محبوب کھول دو اب تو

دکھا دو اب تو چھپائے ہوئے جزبات مجھے

خدا نے وصل کے لمحوں کی شکل میں

حسین تحفہ دیا اس حسین رات مجھے

وہ غزل پڑھ کر سوچ میں پڑ گئی آخر کون ہے؟؟؟

جو بھی ہو مجھے کیا۔۔!!!

موبائل سائیڈ پہ رکھ کر وہ سو گئی۔۔

☆☆☆☆

صبح سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے جب امینہ پھپھو نے کہا زوار میری ٹکٹ تو کرا دینا۔۔ مجھے جانا ہے آج دوپہر ہی۔۔ خیر سے ہانی اپنے گھر کی ہو گئی ہے۔۔بس میں بھی چلوں اب۔۔

پھوپوا بھی کچھ دن رہ جائیں نہ ایک دم سے گھر سونا ہو جائے گا۔۔

ہم بھی بس آج دوپہر تک نکل جائیں گے، فاطمہ بیٹا پیکنگ کر لو تم بھی۔۔

پھوپو آپ بھی۔۔ آپ تو ایک دو دن رک جائیں۔۔ لائبہ اور نور دونوں بولیں۔۔

نہیں بیٹا بس اب گھر بھی تو جانا ہے نہ۔۔

زکیہ باجی امینہ باجی آپ دونوں ایک دو دن تو رک جاتیں۔۔ اچانک سے آپ دونوں جا رہی ہیں۔۔ عتیقہ بیگم نے کہا۔۔بس عتیقہ جانا تو ہے نہ۔۔ میں چکر لگاتی رہوں گی۔۔ ایک ہی شہر تو ہے۔۔

سب افسردہ ہو گئے ان کے جانے سے۔۔ بچے بھی سب۔۔

www.Novelshub.pk

دوپہر کا وقت تھا جب ابراہیم نے گاڑی کا ہارن دیا۔۔ پھوپو سب کو مل کر باہر کی طرف بڑھیں۔ ارے آپا شام کا کھانا تو کھا کے جاتیں آپ۔۔ دونوں بھائی کہنے لگے۔۔

بس اب گھر جا کے ہی بناؤں گی۔۔

امینہ پھوپو پہلے ہی جا چکی تھیں۔۔

زکیہ پھوپو گاڑی میں بیٹھ چکی تھیں۔۔ ابراہیم نے نظر بھر کے نور کی طرف دیکھا اسکا دل اداس ہو گیا کیونکہ اسے دیکھے بغیر گزارا کہاں ہوتا تھا۔۔ اب وہ کیسے رہے گا اسے دیکھے بغیر۔۔۔۔

اس نے گاڑی آگے بڑھا دی۔۔

وہ چلا تو گیا لیکن اپنا دل وہیں چھوڑ آیا۔۔

☆☆☆☆

زندگی اپنے معمول پہ آگئی تھی۔۔ دن یونہی بے کلی سے گزرنے لگے۔۔ نور پہلے سے زیادہ مصروف ہو گئی تھی۔۔ پہلے ہانی کی وجہ سے اسے اتنا کام نہیں کرنا پڑتا تھا۔۔

اب جب سے ہانی کی رخصتی ہوئی تھی۔۔ نور گھر کے کاموں میں مما کا ہاتھ بٹانے لگی۔۔

☆☆☆☆

شام کا وقت تھا۔۔ فضاء میں ہلکی ہلکی خنکی تھی۔۔ نور چائے کا کپ لے کی ٹیرس پہ آگئی اور چائے سے لطف اندوز ہونے لگی

وہ سوچنے لگی کہ وقت کتنی جلدی بیت جاتا ہے۔۔ پتا ہی نہیں چلا ہانی کی شادی کو دو ہفتے ہو گئے تھے۔۔

وہ کافی دیر یونہی ٹیرس پہ بیٹھی رہی۔۔ پورے گھر میں سے نور کی فیورٹ جگہ یہی تھی۔۔

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ مما نے اسے آواز دی۔۔

"نور بیٹا۔۔۔!! مغرب کا وقت ہو رہا ہے۔۔ نماز پڑھ لو۔۔ وہ جی مما کہتی ہوئی نماز پڑھنے چل دی۔۔

نماز پڑھ کر وہ باہر مما کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔۔ اور مما کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔!!

"نور میرے بچے۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

سب خیریت ہے نہ۔۔؟؟

میں صبح سے دیکھ رہی ہوں چپ چپ سی ہو کوئی بات ہے تو شیئر کرو۔۔!!

مما پریشان لہجے میں بولیں۔۔

"مما۔۔۔میری پیاری مما۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے پریشانی والی۔۔آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہیں۔۔اب کیا میں اپنی مما کی گود میں بھی نہیں سو سکتی۔۔۔"

وہ نروٹھے پن سے بولی۔۔

مما اس کے جواب سے مطمئن ہو کر مسکرا دیں۔۔

اتنے میں جہانزیب بھی وہیں آ گیا۔۔اس نے نور کو جب مما سے لاڈ کرتے دیکھا تو وہ بھی بھاگ کر مما کے پاس آ گیا۔۔

"مما۔۔سارا پیار بیٹی کے لیئے۔۔؟؟میں بھی اتنے سالوں بعد آیا ہوں۔میرا حق زیادہ بنتا آپ پر کہ میں آپ کی زیادہ توجہ لے سکوں اور پیار بھی۔۔۔"

مما جہانزیب کی بات سن کر ہنس دی۔۔

"کیوں نہیں میرے بچے مجھے تو تم سب عزیز ہو۔۔

مما اسے کے ماتھے پہ بوسہ لیتے ہوئے بولیں۔۔

جہانزیب اور نور چھوٹے ہونے کی وجہ سے لاڈلے بھی زیادہ تھے۔۔

کچھ ہی پل گزرے۔۔احسن صاحب اور زوار دونوں آ گئے۔۔انہوں نے جب یہ منظر دیکھا تو کہنے لگے۔۔

"واہ بھئی آج تو ماں بچوں میں خوب لاڈ پیار ہو رہا ہے۔۔"

بالکل پاپا جانی۔۔اور آئی تھنک آپ جیلس ہو رہے ہیں۔۔؟؟رائٹ نہ پاپا۔۔"

نور نے چہکتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاہاہا۔۔نہیں بیٹا ایسا کچھ بھی نہیں۔۔ماں باپ تو اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتے ہیں نا کہ جیلس۔۔۔۔"

احسن صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

زوار چاچو بھی مسکرا دیئے۔۔

☆☆☆☆

اگلی صبح وہ یونیورسٹی چلی گئی۔۔فائنلز قریب تھے اور پڑھائی کا برڈن بہت زیادہ ہو گیا تھا۔۔وہ لان میں بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی تبھی پاس سے دو لڑکے گزرے۔۔

www.Novelshub.pk

انہوں نے نور کو دیکھ کر سیٹی بجائی۔۔نور نے انہیں اگنور کیا۔۔

ان میں سے ایک لڑکا دوسرے کو کہنے لگا۔۔

"یار دیکھ زرا کیا چیز ہے۔۔۔بس مزہ آجائے اگر یہ پٹ جائے تو۔۔"

احد جو وہاں سے گزر رہا تھا ان کی باتیں سن کر ان کے قریب آ کر بولا۔۔

ہاں بھائیوں کیا مسئلہ ہے کیوں کسی کو پریشان کرتے ہو۔۔۔۔؟

کچھ نہیں بس تو سامنے دیکھ۔۔کیا مست لڑکی ہے یار۔۔۔!!! ان میں سے ایک لڑکا آنکھ مارتے ہوئے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے بولا۔۔

پھر وہ دونوں لڑکے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے

احد نے ان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔۔وہ نور تھی۔۔اسے بہت غصہ آیا۔۔۔

اس نے بہت تحمل سے کام لیتے ہئے سختی سے ان لڑکوں کو سمجھا کر وہاں سے بھگا دیا۔۔

اور خود کو نارمل کرتا ہوا نور کے پاس آ گیا۔۔

"ہیلو میڈم۔۔۔"

نور جو اپنے کام میں سر جھکائے مصروف تھی اس کی آواز پہ سر اٹھا کر دیکھا تو وہ احد تھا۔۔

"احد تم۔۔کیسے ہو۔۔؟؟

میں تو ٹھیک ہوں، پر تم یہ کیا منہ اٹھائے یونہی آجاتی ہو۔۔؟؟؟

"نور اسکی بات سن کر چونک گئی۔۔!!!

کیا مطلب تمہارا۔۔۔۔۔؟اس نے پوچھا۔۔

مطلب کو چھوڑو تم مجھے اتنا بتاو جو پوچھا گیا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟

نور اس کے تیکھے انداز پر تپ گئی۔۔

"مسٹر احد۔۔۔" سب سے پہلے تو اپنا انداز ٹھیک کیجیے،،دوسری بات۔۔۔۔تم ہوتے کون ہو مجھ سے پوچھ گچھ کرنے والے وہ بھی اس اناز میں۔۔؟؟"

It's unbearable..!!

"مس ماہ نور صاحبہ۔۔!! میں کون ہوتا ہوں وہ بعد کی بات ہے۔۔مگر میں یہاں اس لیئے آیا تھا کہ پیچھے لڑکے عجیب و غریب کمنٹس پاس کر رہے تھے تم

پہ۔۔وہ بیئر ایبل (Bearable) ہے۔۔۔؟؟؟

احد بھی غصے بھرے انداز میں بولا۔۔

"ہاں تو تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔ تم پہ تو کسی نے نہیں کیئے نہ۔۔ میرے سامنے اگر بولتے تو سن کر جاتے۔۔ لوفر کہیں کے۔۔"

احد کو اس کی آخری بات پہ ہنسی آگئی۔۔ مگر وہ ہنسی روک گیا۔۔ اور کہنے لگا۔۔

"تمہاری کزن بھی تو حجاب کرتی ہے نہ۔۔ تو تم کیوں نہیں کرتی۔۔؟ تم بھی پردہ کیا کرو۔۔ احد سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔

"احد وہ میرا پرسنل میٹر ہے۔۔ تم کون ہوتے ہو مجھے بولنے والے۔۔ میں پردہ کروں، یا نہ کروں تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا مجھے یوں بولنے کا۔۔

نور نے چبا چبا کر بولا۔۔

ہمم۔۔۔۔!!! "سہی کہا تم نے میرا کوئی حق نہیں۔۔ مگر مجھے برا لگا تبھی دوست ہونے کی حسب سے بول دیا۔۔"

اپنی بات مکمل کر کے احد وہاں سے چلا گیا۔۔ اور نور سر جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔

کچھ دیر ہی گزری لائبہ بھی وہیں آگئی۔۔ وہ دونوں باتیں کرنے لگیں۔۔ اتنے میں ڈرائیور انہیں لینے آگیا۔۔ اور وہ دونوں چل دیں۔۔

☆☆☆☆

رات کا وقت تھا۔۔ وہ سب کاموں سے فارغ ہو کر اپنی پریزنٹیشن تیار کرنے میں مصروف تھی۔۔

فون کی بیل سے اس نے ذرا کا ذرا سر اٹھایا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی۔۔ کال دوبارہ آنے لگی۔۔ اس نے کتاب سائیڈ پہ رکھی، موبائل دیکھا تو اسی انجان نمبر سے کال آرہی تھی۔۔

اس نے کال کاٹ دی اور دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔

کال دوبارہ آنے لگی۔۔۔۔ دو تین بار اس نے یہی کچھ کیا۔۔ مگر کال کرنے والا بھی باز نہیں آرہا تھا۔۔

اس بار اس نے فون اٹھا کر غصے بھری آواز میں بولی۔۔

کیا مسئلہ ہے کون ہیں آپ کیوں بار بار کال کر کے تنگ کر رہے ہیں۔۔؟؟ وہ ایک ہی سانس میں بول گئی۔۔

مگر دوسری طرف خاموشی چھائی رہی۔۔

وہ ہیلو ہیلو کرتی رہی۔۔ مگر دوسری جانب وہی ہنوز خاموشی۔۔

آخر کار اس نے تنگ آکر کہا۔۔۔۔ " اگر اتنا ہی فضول وقت ہے تو کسی اور کو ٹرائی کریں۔۔ مجھے دوبارہ کال نہ کرنا۔۔۔ ال مینرڈ۔۔۔۔ اور فون بند کر دیا۔۔

"پتہ نہیں کیا ملتا ہے لوگوں کو بے وجہ تنگ کر کے۔۔ وہ سر جھٹکتی دوبارہ سے کام میں مصروف ہو گئی۔۔

☆☆☆☆

www.Novelshub.pk

فروری کا اوائل ہفتہ تھا۔۔ موسم اپنے طرح طرح کے رنگ دکھا رہا تھا۔۔۔۔

دو دن سے مسلسل بارش ہو رہی تھی۔۔ ایسے میں سردی اور بڑھ گئی۔۔۔ ہر کوئی رضائیوں میں کمبلوں میں گھس کے بیٹھا تھا۔۔

کچھ ایسا ہی حال ملک ولاز کے مکینوں کا تھا۔۔

لائبہ کو تو بس بہانا چاہیئے ہوتا ہے کہ کسی طرح اسے موقع ملے اور وہ یونیورسٹی سے آف کرے۔۔۔۔

جبکہ نور کی ایک اچھی عادت یہ بھی تھی کہ وہ بلاوجہ چھٹی کے خلاف تھی۔۔

لیکن آج صبح سے ہی مما اسے جگا رہی تھیں اور وہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

"نور بیٹا اگر یونیورسٹی جانا ہے تو اٹھ جاو شاباش۔۔۔۔!!! تمہارے پاپا کو بھی جانا ہے اور وہ گاڑی لیکر چلے جائیں گے۔۔۔

"اٹھتی ہوں نہ مما۔۔ وہ کمبل سے سر نکال کر بولی۔۔ اور کمبل تان کے پھر سو گئی۔۔۔۔۔۔ چند سیکنڈز ہی گزرے تھے افرا کی کال آنے لگی۔۔

اس نے مندی آنکھوں سے کال ریسیو کر کے موبائل کان سے لگا دیا۔۔

"ہیلو۔۔۔۔" نیند بھری آواز میں وہ بولی۔۔

"واٹ از دز نور۔۔۔۔؟؟ تم ابھی تک سو رہی ہو۔۔۔ ٹائم دیکھو کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟

"افرا میرا دل نہیں کر رہا۔۔۔۔۔ اتنی ٹھنڈ ہے۔۔

دل تو میرا بھی نہیں کر رہا مگر پریزنٹیشن ہے۔۔ آج نہیں گئے تو پھر ایگزامز سے ڈراپ ہو جائیں گے۔۔ سر وجاہت حسین کو تو جانتی ہو نہ تم۔۔۔ افرا نے اسے ڈراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور وہ سر وجاہت کا نام سن کر جاگ گئی۔۔

اففف افرا کس کا نام لے لیا۔۔۔۔ اب تو پورا دن خراب جائے گا۔۔ نور بیزاری سے بولی۔۔

اچھا باقی غصہ بعد میں کر لینا۔۔ جلدی سے تیار ہو کر یونیورسٹی پہنچو۔۔

وہ اسے بائے بول کر فریش ہونے چل دی۔۔

☆☆☆☆

اپنے ڈیپارٹمنٹ تک پہنچتے پہنچتے وہ بھیگ چکی تھی۔۔ خیر جیسے تیسے کر کے کلاس تک پہنچی تو افرا کو اپنا انتظار کرتا پایا۔۔

یار کیا عذاب ہے۔۔۔۔۔ اس موسم میں سر نے ضروری کلاس رکھنی تھی۔۔ وہ ہمیشہ کی طرح اوازار لہجے میں بولی۔۔

تم ہر وقت نالاں کیوں رہتی ہو۔۔۔ افرا غصے سے بولی۔۔۔۔۔ ایک اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی پھر اتنی دیر ٹھنڈ میں رک کر نور کا انتظار کرنا پڑا۔۔۔۔

آئم رئیلی ویری سوری افرا۔۔ بس میرے ذہن سے نکل گیا تھا۔۔ دونوں باتیں کرتی کلاس میں داخل ہو گئیں۔۔

www.Novelshub.pk

ہمیشہ کی طرح دونوں دوستوں کی پریزینٹیشن بہت اچھی رہی۔۔ سر بہت خوش ہوئے۔۔۔ان دونوں کا موڈ بھی خوشگوار ہو گیا۔۔

کلاس سے فارغ ہونے کے بعد وہ کیفے ٹیریا چلی آئیں۔۔۔۔چائے اور سموسے آرڈر کرنے کے بعد وہ اپنی باتوں میں مصروف ہو گئیں۔۔ تھوڑی دیر بعد وہاں احد چلا آیا۔۔۔۔سلام کرنے کے بعد اس نے نور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔

"مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔وہ انتہائی سنجیدہ تھا۔۔

احد تمہیں جو بھی بات کرنی تم یہاں کر سکتے ہو۔۔ مگر مجھے اکیلے بات کرنی ہے تم سے۔۔

کائنڈلی صرف پانچ منٹ۔۔۔

آپ کو جو بھی بات کرنی ہے آپ بلا جھجک کہہ سکتے ہیں۔۔افرا تیز لہجے میں بولی۔۔

اتنے میں نور کے موبائل پہ کال آنے لگی۔۔

اس نے دیکھا تو "مما کالنگ" جگمگا رہا تھا۔۔

اس نے سائیڈ پہ جا کے کال ریسیو کی۔۔

"نور تم جلدی سے گھر آ جاو ہانی گھر آ رہی ہے۔۔۔" ہانی کا نام سن کر ہی وہ خوش ہو گئی اور انہیں ڈرائیور بھیجنے کا بول کر وہ افرا کے پاس آ گئی۔۔

کس کی کال تھی۔۔۔؟؟؟افرا نے پوچھا۔۔!!

مما کی کال تھی جلدی گھر آنے کا کہہ رہی تھیں۔۔ہانی آ رہی ہے۔۔

اچھا۔۔۔افرا اچھا کو لمبا کھینچتے بولی۔۔

احد ابھی تک وہیں موجود تھا۔۔

"احد میں تم سے کل بات کر لوں گی۔۔ابھی مجھے گھر جانا ہے۔۔!! باہر گاڑی آ گئی تھی وہ اللہ حافظ کہتی باہر آ گئی۔۔۔

☆☆☆☆

ہانی سے مل کر وہ بہت خوش ہوئی۔۔ہانی بھی خوش تھی۔۔۔چہک رہی تھی۔۔۔اسی خوشگوار ماحول میں رات کا کھانا کھایا گیا۔۔ کھانے سے فارغ ہونے کے ہانی اپنے گھر چلی گئی۔۔

مما۔۔ کتنی جلدی دن گزر گیا آج تو۔۔اچھا ہوتا اگر ہانی رک جاتی۔۔

ہاں چچی جان آپ روک لیتی نہ اسے۔۔۔۔۔

بیٹا میں نے تو ایک دو بار کہا۔۔پر اس نے کہا پھر کبھی آ کر رہ لے گی۔۔۔

اچھا نور مجھے ایک کپ چائے کا بنا دو۔۔ سر میں درد ہے۔۔ پھر تا کہ دوائی لے کر سو جاوں۔۔ مما تھکے تھکے انداز میں بولیں۔۔

www.Novelshub.pk

نور نے جلدی سے چائے بنا کر مما کو دی ساتھ میں ٹیبلٹ بھی۔۔۔اور کچن صاف کر کے مما پاپا دونوں کو گڈ نائٹ بول کر اپنے کمرے میں آ گئی۔۔

اور اپنی اسائنمنٹ کرنے لگی۔۔۔۔۔

وہ کتابوں میں سر جھکائے اپنے کام میں مصروف تھی کہ لائبہ پاستہ لیئے آ گئی۔۔۔۔۔۔دونوں نے خوب مزے لے کر کھایا۔۔ابھی وہ کھا رہے تھے کہ جہانزیب بھی وہیں آ گیا۔۔اور ان تینوں نے خوب مستی کی۔۔

وہیں جہانزیب نے نور سے کہا۔۔ تمہیں ایک بات بتانی ہے۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔۔!!!! نور اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

بات یہ ہے کہ میں اور لائبہ ایک دوسرے کو پہلے سے پسند کرتے تھے۔۔۔جہانزیب اپنی بات مکمل کر کے نور کی طرف دیکھنے لگا۔۔

نور نے دونوں کو گہری نظر سے دیکھا۔۔۔اور بولی۔۔

"چھپی رستم لائبہ۔۔مجھے بھی نہیں بتایا تم نے۔۔۔۔۔"

لائبہ ہنس دی۔۔

"ویسے مجھے بھی پتا تھا۔۔نور نے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔!!

"ہیں،،ہیں۔۔ تمہیں کیسے۔۔؟" جہانزیب چونکتے ہوئے کہنے لگا۔۔جب تم گھر آئے تھے اور لائبہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔۔۔اور پھر شرماتا لجاتا انداز.. جھکی جھکی نظریں۔۔کیسے نہ پتا چلتا۔۔

اس کی بات پہ جہانزیب کا قہقہ بلند ہوا۔۔اور لائبہ نور بھی ہنس دیں۔۔

☆☆☆☆

اگلی صبح نور یونیورسٹی پہنچی کہ سامنے احد آ گیا۔۔اس نے نور کو پھول پیش کیا۔۔اور چاکلیٹس اور ساتھ ہی خوبصورت پیکنگ میں چھوٹا سا گفٹ تھا۔۔

نور نے نو تھینکس کہہ کر انکار کر دیا۔۔احد کے بار بار اصرار کرنے پر اس نے پوچھا کہ یہ سب کس خوشی میں۔۔۔۔؟؟

کیا بات ہے میڈم آپ کی۔۔۔۔۔۔لگتا ہے میموری لاسٹ ہو گئی آپ کی۔۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

آج تو بہت خاص دن ہے۔۔احد نے مسکرا کر کہا۔۔۔

خاص دن۔۔پر کیا۔۔۔؟؟؟نور نے کہا۔۔

"آج کسی کا برتھ ڈے ہے۔۔۔" احد نے پیار بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

آٹھ فروری،جب مس "ماہ نور صاحبہ" اس دنیا میں تشریف لائی تھیں۔اسی خوشی میں میری طرف سے یہ چھوٹا سا تحفہ قبول کیجیے مادام۔۔

www.Novelshub.pk

وہ پیشانی کو خم دیتے ہوئے بولا۔۔نور ہنس دی اس کے انداز پر اور شکریہ کہہ کر تحفہ لے لیا۔۔

اتنے میں وہاں افرا بھی آگئی اور وہ دونوں کلاس میں چلی گئیں۔۔

کلاس کے بعد افرا نے اسے گلے لگاتے ہوئے وش کیا اور گفٹ دیا۔۔نور نے "شکریہ پیاری دوست" کہہ کر گفٹ وصول کیا۔۔اور اسے شام کو اپنے گھر پہ آنے کا بول کر وہ واپس آگئی۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

سات بج رہے تھے۔۔ہانی بھی آگئی تھی اور کچھ لمحوں بعد افرا بھی آگئی تھی باقی سب گھر کے افراد بھی اکھٹا ہو گئے۔۔۔۔۔

نور نے سب کی موجودگی میں کیک کاٹا۔۔سب نے اسے ملکر وش کیا۔۔اور باری باری سب دعاوں کے ساتھ ساتھ اسے گفٹس بھی دینے لگے۔۔وہ بہت خوش تھی۔۔

"نور, نور پھوپو کی کال ہے۔۔ تمہیں وش کرنا چاہ رہی ہیں۔۔پارس موبائل ہاتھ میں لیئے آیا۔۔

نور جو افرا کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔پارس سے موبائل لے کر بات کرنے لگی۔۔پارس کی نظر افرا کی طرف اٹھی تو وہ اسے دیکھنے لگا۔۔افرا نے اسے خود کو تکتا پایا تو جھٹ سے سلام کیا۔۔اور خود کا تعارف کرانے لگی۔۔

"اسلام وعلیکم۔۔۔!!! میں افرا، نور کی کلاس فیلو اور بیسٹ فرینڈ۔۔۔"

"وعلیکم اسلام۔۔" تو آپ ہیں مس افرا۔۔جس کا ذکر ہمارے گھر میں اکثر ہوتا رہتا ہے۔۔۔" پارس نے خوشگوار انداز میں کہا۔۔

آپ نے کچھ کھایا یا نہیں۔۔۔۔۔۔؟؟؟پارس نے اسے دیکھا۔۔

اس کے دل کو یہ سادہ سی من موہنی سی لڑکی بھا گئی۔۔۔افرا گندمی رنگت، تیکھے نقوش کی حامل تھی۔۔

افرا اسے یوں تکتا پا کر کنفیوز سی ہو گئی۔۔۔

آپ کو کچھ چاہیے۔۔؟؟اس نے پارس سے پوچھا۔۔

نہیں نہیں۔۔آپ۔انجوائے کریں۔۔

اتنے میں نور بھی آگئی۔۔اس نے پارس کو موبائل واپس کیا اور افرا سے باتوں میں لگ گئی۔۔

پارس بھی موبائل لے کر چلا گیا۔۔

رات کے نو بج رہے تھے افرا کو لینے آگئے۔۔

وہ افرا کو گیٹ تک چھوڑ کر واپس آگئی۔۔آدھے گھنٹے بعد ہانی کو بھی لینے آگئے۔۔پاپا مما نے جاتے ہوئے اسے ڈھیروں دعائیں دی۔۔۔

www.Novelshub.pk

کافی دیر یونہی باتوں کا سلسلہ چلتا رہا پھر وہ سب اپنے اپنے کمروں میں آ گئے۔۔

کمرے میں آکر نور جو موبائل چارجنگ پہ چھوڑ گئی تھی۔۔ موبائل اٹھایا۔۔

تو اس نے دیکھا چار پانچ میسج تھے اس نے باری سارے میسجز کھولے۔۔ پہلا میسج افرا کا تھا اسے رپلائے کر کے وہ باری باری سارے میسج کھولنے لگی۔۔۔

ایک میسج اسی انجان نمبر سے تھا۔۔

اس نے میسج کھولا

"دنیا بھر کی سے سب سے پیاری اور خوبصورت لڑکی کو سالگرہ بہت بہت مبارک ہو۔۔۔"

وہ حیران ہو گئی کیونکہ نمبر انجان تھا مگر وہ جو کوئی بھی تھا اسے کیسے پتا چلا کہ آج اس کی سالگرہ ہے۔۔ وہ حیران پریشان سوچ میں پڑ گئی۔۔۔

☆☆☆☆

کل رات والی بات بھول کر وہ دوبارہ سے اپنی بھول بھلیوں میں گم ہو چکی تھی۔۔ وہ صبح یونی کے لیئے تیار ہو کر افراء کا ویٹ کر رہی تھی۔۔

کیونکہ آج افراء کے ساتھ جانا تھا لیکچر لیٹ ہونے کی بنا پر۔۔ اور لائبہ جا چکی تھی

وہ افراء کا انتظار کر رہی تھی۔۔

اس کے موبائل پہ میسج آیا۔۔

اسے لگا افراء کا ہو گا۔۔

اس نے انباکس کھولا وہی نمبر تھا۔۔

"گڈ مارننگ خوبصورت آنکھوں والی۔۔"

نور نے میسج دیکھ کے ناک بھوں چڑھائی۔۔

کون ہے آخر یہ منحوس انسان، جو ہاتھ دھو کر پیچھے ہی پڑ گیا ہے۔۔ جان ہی نہیں چھوڑ رہا۔۔

آج واپس آکر اس نمبر کا تو کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑے گا۔۔ وہ سوچتے ہوئے بولی۔۔

اتنے میں افراء آچکی تھی۔۔۔ وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔ کچھ لمحے بعد افراء بولی۔۔

"ویسے نور اگر تم مائنڈ نہ کرو تو ایک بات بولوں۔۔"

"ہاں ہاں۔۔ بولو۔۔ ہمارے بیچ فارملٹی کہاں سے آ گئی یار۔۔!!!" نور خفگی سے بولی۔۔

اصل میں یار۔۔۔۔۔۔۔ وہ لحظہ بھر رکی۔۔

بول بھی چکو افراء۔۔ایسی کیا بات ہے جو تم اتنا سوچ رہی ہو۔۔

"ہاں۔۔۔وہ یار مجھے تمہارے بڑے بھائی اچھے لگے۔۔اتنے سوئیٹ ہیں۔۔اور کیئرنگ۔۔"

کون۔۔۔۔؟؟؟

پارس بھائی۔۔۔!!!

ہاں یار وہ تو سچ میں بہت نائس ہیں۔۔

وہ لہجے میں پیار بھر کے بولی۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔" پارس بھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پارس بھائی۔۔وہ جلدی سے بولی۔۔

بس یہی بات تھی پاگل۔۔جس میں اتنا سوچ رہی تھی۔۔اور اس میں بھلا مائنڈ کرنے والی کیا بات ہے۔۔؟؟

افراء ہنس دی۔۔۔!!

افراء سیٹ سے باہر دیکھنے لگی۔۔!!!

☆☆☆☆

لیکچر سے فارغ ہو کر وہ لان میں بیٹھ گئی۔۔وہاں آج خوب رونق لگی ہوئی تھی۔۔لڑکے لڑکیاں خوب ہلا گلا کر رہے تھے۔۔۔وہ دونوں بھی وہیں متوجہ ہو گئیں۔۔!!

اتنے میں وہاں ایک لڑکا آیا۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔!! وہ ان دونوں کے پاس آکر بولا۔۔

یس۔۔؟؟افراء نے جواب دیا۔۔

"ایکچوئلی مجھے ان میم سے بات کرنی ہے۔۔

مجھ سے۔۔؟؟؟نور بولی۔

"جی جی آپ سے میم۔۔!!

اچھا بولیئے۔۔!!

وہ دراصل مجھے آپ بہت اچھی لگیں۔۔

تو۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟نور نے بھنویں اٹھائی۔۔وہ ایسی ہی تھی۔۔۔کسی سے نہ ڈرنے والی۔۔۔

www.Novelshub.pk

"تو بس میم مجھے آپ کا کا بیک نمبر چاہیے۔۔۔"

اس لڑکے نے ہمت کر کے اپنی بات مکمل کر دی۔۔ کیونکہ اسے ڈر بھی بہت لگ رہا تھا۔۔

ہو گیا آپکا۔۔؟؟؟

اس نے کہا۔۔۔

جج۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔وہ لڑکا ایک دم کنفیوز ہو گیا۔۔

میم پلیز۔۔۔۔ہمبل ریکوئسٹ۔۔۔۔!!!

"سوری۔۔!! اب آپ جاسکتے ہیں یہاں سے۔۔ ورنہ آپکی شکایت لگادوں گی۔۔" نور نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

میم پلیز میں کافی ٹائم سے آپکو پسند کرتا ہوں۔۔ اچھا آپ اپنا فیس بک یا انسٹا گرام آئی دے دیجئے۔۔

اب کی بار افراء کی برداشت بھی جواب دے چکی تھی۔۔ کیونکہ وہ مسلسل زچ کر رہا تھا

"ارے بھائی جب ایک بار کہہ دیا تو کہہ دیا آپکو سمجھ نہیں آتی۔۔۔ جائیں اب یہاں سے آپ پلیز ز۔۔۔۔!!! افراء تنگ کر بولی

اور وہ وہاں سے چلا گیا۔۔

ان دونوں نے سکھ کا سانس لیا۔۔ اور اپنی باتوں میں مصروف ہو گئیں۔۔

"یار نور ایک بات تو بتاؤ۔۔۔!!! وہ تمہارے ڈاکٹر کزن دوبارہ آئے ہی نہیں ہانی کی شادی کے بعد۔۔۔

"یہ کس کھڑوس کا نام لے لیا تم نے۔۔۔۔ وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔"

ویسے یار تم خواہ مخواہ چڑتی ہو لیکن بندہ ہے بڑا ڈیسپیگ۔۔۔

چپ کر جاؤ ورنہ گلا دبا دوں گی۔۔۔ وہ دھیمے سے غراتے ہوئے بولی۔۔

افراء کا اس بار پر با آواز بلند قہقہ نکلا۔۔

یار۔۔۔ قسم سے بڑا مزہ آتا تمہیں اس کے حوالے سے تنگ کر کے۔۔۔

ہونہہ بدتمیز لڑکی۔۔!!!

افراء ہنستی چلی گئی۔۔

اگر یونیورسٹی نہ ہوتی پھر تمہیں بتاتی میں اچھے سے۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔ بتاؤ نہ کیوں چڑتی ہو۔۔ کہیں معاملہ گڑبڑ تو نہیں۔۔

www.Novelshub.pk

نور چپ چاپ اسے گھورے گئی۔۔اور پھر دونوں کھکھلا دی۔۔۔

☆☆☆☆

گھر آ کر وہ فریش ہوئی اور باہر آ گئی۔۔

مما کھانا دیں بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔۔

ہاں ہاں بس آئی۔۔تم بیٹھو۔۔۔

مما ہانی کا کوئی فون آیا۔۔۔

وہ اچانک یاد آنے پر پوچھنے لگی۔۔

ہاں بات ہوئی تھی صبح۔۔۔!!! ٹھیک تھی۔۔اللہ خوش باش رکھے میری بچی کو۔۔عیقہ بیگم دعا دینے لگیں۔۔!!

آمین۔۔۔نور نے زور سے کہا۔۔

ثم آمین۔۔پیچھے سے جہانزیب اور پارس دونوں ایک ساتھ بلند آواز بولے۔۔نور ہنس دی۔۔۔

اور سب بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔۔

جہانزیب نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں۔۔

"ادھر ادھر کہاں دیکھ رہے ہو۔۔؟؟" نور اس نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے شرارت سے بولی۔۔۔!!

کہیں نہیں بہن۔۔تم بس شک کرنے لگ جایا کرو۔۔۔وہ خفت زدہ بولا۔۔پارس اور نور کا ایک ساتھ قہقہ بلند ہوا اس کے چہرے کی خفگی دیکھ کر۔۔

اتنے میں عیقہ بیگم کھانا لے آئیں۔۔ان سب نے مل کر کھانا کھایا ساتھ ساتھ ہنسی مزاق بھی چلتا رہا۔۔

"ویسے تمہاری انفارمیشن میں اضافے کے لیئے بتا دوں لائبہ اور چچی جان گئی ہوئی ہیں۔۔لائبہ کی خالہ کے گھر قران خوانی تھی شام تک واپس آ جائیں گی۔۔۔۔۔۔۔"

جہانزیب نے اچھا کہہ کر سر ہلا دیا۔۔

زیب بیٹا۔۔۔!!!!

جی مما۔۔۔!!! جہانزیب نے جواب دیا۔۔

تمہاری چھٹیاں کب تک ہیں۔۔۔۔؟؟ مما نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔!!

بس مما اگلے مہینے چلا جاوں گا۔۔۔

اچھچھا۔۔!! عبیقہ نے اچھا کو لمبا کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنے میں وہ تینوں کھانا کھا چکے تھے۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد نور اپنے کمرے میں آ گئی۔۔ وہ بہت تھک چکی تھی۔۔ سر بھی درد کر رہا تھا۔۔ وہ مما کو بتا کر سونے کی غرض سے لیٹ گئی۔۔ اور کچھ ہی دیر میں گہری نیند میں چلی گئی۔۔

☆☆☆☆

وہ نیند سے جاگی تو مغرب کا وقت ہو رہا تھا۔۔۔

اوہ۔۔۔!! اتنی دیر کیسے سو گئی میں۔۔ وہ کافی دیر لیٹی چھت کو گھورتی رہی۔۔۔

اتنے میں مغرب کی اذان ہونے لگی۔۔

وہ جلدی سے اٹھ بیٹھی اور وضو کرنے چل دی۔۔۔!!!

وضو کر کے اس نے نماز پڑھی۔۔ ایک عجیب سا سکون ملا اسے۔۔ اس نے دعا مانگ کر جائے نماز لپیٹی اور باہر چلی آئی۔۔ جہاں سے غیر معمولی شور آ رہا تھا۔۔

وہ باہر آئی تو پھوپو بیٹھی ہوئی تھی۔۔

اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔۔

"ارے پھوپو آپ۔۔۔۔؟؟؟؟"

وہ زکیہ پھوپو کی جانب دیکھ کر خوشی سے بولی۔۔ اور انہیں ملنے لگی۔۔

جیتی رہو خوش آباد رہو۔۔۔!! پھوپو نے اسے گلے لگاتے ہوئے دعا دی۔۔!!!

اور پھر وہیں انہی کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔!!!

سامنے نظر پڑی تو ابراہیم بیٹھا تھا۔۔۔ اسے نے ناچاہتے ہوئے بھی سلام کیا۔۔

ابراہیم نے دبی مسکراہٹ کے ساتھ سلام کا جواب دیا۔۔۔

نور یونہی لائبہ سے باتوں میں مشغول ہو گئی۔۔

اور ابراہیم جو جب سے آیا تھا اس کی نظریں بے چینی سے ادھر ادھر نور کو تلاشتی پھر رہی تھیں۔۔

اب وہ سامنے آئی تو دل کے گوشے میں سکون سا ہو گیا۔۔۔

وہ یک ٹک اسے بے اختیار والہانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"وہ بلیک اور ریڈ کلر کے کامبینیشن سوٹ میں تھی۔۔ بلیک لانگ شرٹ، لال پاجامہ، اور ہم رنگ دوپٹہ تھا وہ بالکل سادہ تھی اور سادگی میں تو اور حسین لگ رہی تھی۔۔"

اس نے دیکھا تو بس دیکھتا چلا گیا۔۔ لیکن اسکا دل نہیں بھر رہا تھا۔۔۔

وہ لائبہ سے بات کرتی اچانک کسی بات پہ مسکرائی تو اس کا ڈمپل گہرا ہو گیا۔۔ اور ابراہیم کا دل اس ڈمپل کے بھنور میں ہی اٹک گیا۔۔۔

کچھ دیر گزری نور سب کو چائے اور بسکٹس دینے لگی۔۔۔ وہ ٹرے لے کر ابراہیم کی طرف آئی۔۔۔

"ڈاکٹر ابراہیم حیات اگر تاڑنے اور گھورنے سے فرصت مل گئی ہو آپ کو تو چائے لے لیں۔۔۔"

وہ ایک ابرو اچکاتے ہوئے بولی۔۔

ابراہیم اپنی چوری پکڑے جانے پر پھیکا سا ہنس دیا۔۔۔!!!

اس نے جلدی سے چائے کا کپ پکڑا مبادہ نور کہیں اس پہ گرا ہی نہ دے۔۔

کیونکہ وہ اسے ایسے ہی کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔ وہ گڑبڑا گیا۔۔

چائے پکڑا کر وہ واپس اپنی جگہ بیٹھ گئی۔۔

ہونہہ کھڑوس تاڑو۔۔۔۔۔۔!!!

ہر وقت تاڑتا رہتا ہے۔۔۔۔۔۔!!!

وہ منہ کے زاویے بناتے بگاڑتے بولی۔۔۔!!!

☆☆☆☆

رات کا کھانا ٹیبل پہ لگ چکا تھا۔۔۔ پھوپو بھی موجود تھیں۔۔

پھوپو گلا کھنکارتے ہوئے اپنے دونوں بھائیوں سے بولیں۔۔

"میں آج تم سب سے ضروری بات کرنے آئی ہوں۔۔"

جی جی آپا۔۔ بولیں۔۔

زوار صاحب بولے۔۔!!

بات دراصل یہ ہے کہ "امینہ چاہ رہی ہے کہ صالح اور فاطمہ کا نکاح کر دیا جائے۔۔۔"

www.Novelshub.pk

اچھا ماشاء اللہ۔۔یہ تو اچھا فیصلہ ہے اور خوشی کی بات بھی۔۔

احسن صاحب بولے۔۔

لیکن۔۔۔۔"لیکن اگر تم سب کو اعتراض نہ ہو تو میں چاہ رہی تھی کہ ساتھ ہی کیوں نہ اپنے جہانزیب اور لائبہ کا نکاح بھی کر دیا جائے۔۔۔۔۔"

انہوں نے بات مکمل کر کے سب کی طرف دیکھا۔۔۔وہاں ایک دم سب سوچ میں پڑ گئے۔۔جب کہ لائبہ شرم سے لال ہو گئی۔۔اور زیب خوشی سے نہال۔۔۔

احسن صاحب بولے۔۔ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔!!!

سوچا تو آپ نے بہت اچھا ہے ویسے بھی جہانزیب کی چھٹی بھی ختم ہونے والی ہے تو چھوٹی سی رسم کوئی ادا کر دیتے ہیں۔۔!! تو اس سے اچھا اور کیا ہو سکتا ہے کہ چاروں بچوں کا نکاح ایک ساتھ ایک ہی دن کیا جائے کیوں بھئی سہی کہا نہ۔۔

زواز صاحب اور ان کی بیگم بھی خوش ہو گئے۔۔

عتیقہ بیگم بھی رضامند تھیں۔۔

یونہی سب طے ہو گیا۔۔اور ایک بار پھر گھر بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔۔

ادھر جہانزیب پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔بار بار فاطمہ کو شرارت سے دیکھتا۔۔۔اور لائبہ وہاں سے اٹھ کے بھاگ گئی۔۔۔۔

"آپا۔۔!! نکاح کی تاریخ انشاءاللہ کل فائنل کریں گے۔۔آپ لوگ بھی بتا دینا۔۔۔پھر ویسے ہی کر لیں گے۔۔۔" زوار صاحب نے کہا۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔زکیہ پھوپو یہ بول کر سب کو مل کر جانے لگیں۔۔

ابراہیم نے بھی جاتے جاتے نور کو آہستہ سے کہا۔۔

"اللہ حافظ مس ماہ نور۔۔انشاءاللہ جلد دوبارہ ملاقات ہو گی۔۔۔"

نور اس کی بات پر اسے گھور کے رہ گئی۔۔

وہ سب کام نمٹا کر اپنے کمرے میں آئی عشاء پڑھ کر وہ اپنے بستر پہ لیٹ گئی۔۔۔

موبائل پہ الارم سیٹ کرنے کی نیت سے اٹھایا تو

""One New Message" جگمگا رہا تھا۔۔

اس نے انباکس اوپن کیا۔۔تو وہی انجان نمبر تھا۔۔

اففف اسے نے گہری سانس لی۔۔۔وہ اس نمبر کا بھول ہی چکی تھی کہ اس نے پتا کرنا تھا کہ کون ہے آخر ایسا جو تواتر سے اسے میسج کرتا تھا۔

خیر۔۔کل دیکھتی ہوں۔۔اور ریڈ پڑھنے لگی

"مجھے تو نہیں ہے مگر یہی سچ ہے

میں تیرے واسطے عمریں گزار سکتا ہوں

یہی نہیں کہ تجھے جیتنے کی خواہش میں

میں تیرے واسطے خود کو بھی ہار سکتا ہوں"

ہونہہ۔۔۔۔!!! "پتا نہیں کون ہے اتنا فارغ انسان۔۔جب دیکھو ریڈ۔۔۔!!"

وہ موبائل رکھ کر لائٹ آف کر کے سو گئی۔۔۔۔!!

☆☆☆☆

صبح ناشتے کی ٹیبل پر ناجیہ چچی نے لائبہ سے کہا گھر جلدی آجانا۔۔دونوں پھوپو آئینگی تمہاری۔۔۔

اور نور بیٹا تم بھی جلدی آجانا۔۔۔

"جی چچی جان ہم دونوں آجائیں گے آپ بے فکر رہیئے۔۔۔۔۔!!"

اور وہ گاڑی پہ بیٹھ کر یونی چلی گئیں۔۔!!

یونی پہنچ کر وہ اندر کی طرف بڑھ گئیں۔۔!!!

افراء اس کا انتظار کر رہی تھی وہ سیدھا اس کے پاس آگئی۔۔اور لائبہ اپنے ڈیپارٹمنٹ چلی گئی۔۔

کہاں تھی میڈم رات سے آپ۔۔؟؟؟ کوئی اتا پتا ہی نہیں۔۔

سوری یار ریپلائے نہیں کر پائی۔۔دراصل پھوپو آئی ہوئی تھیں۔

اچھا۔۔۔کونسی پھوپو اور خیر سے۔۔۔۔۔؟؟؟ افراء نے استفسار کیا۔۔

زکیہ پھوپو۔۔نور نے بتایا۔۔

اوہ واہ۔۔۔پھر تو ڈاکٹر صاحب بھی آئے ہوں گے۔۔افراء اسے شرارت سے ٹہوکا دیتے ہوئے بولی۔۔

" افرء سدھر جاو۔۔!! لاسٹ ٹائم بول رہی ہوں اب میں نے تمہارا اگلا دبا دینا ہے۔۔

ww.Novelshub.pk

افراء ہنستی چلی گئی۔۔

اور نور پیر پٹختی وہاں سے چل دی۔۔۔

" ارے نور رکو تو۔۔۔میں مزاق کر رہی تھی یار۔۔۔

وہ اس کے پیچھے بھاگتی ہوئی بولی...

اچھا یہ تو بتاو کہ پھوپو تمہاری اچانک خیر سے تو آئی تھیں نہ تبھی نور نے ساری نکاح والی بات بتادی۔۔

وہ خوشی سے نور کو مبارکباد دینے لگی۔۔

مجھے انوائیٹ کرو گی نہ؟؟۔ویسے کب ہے نکاح۔۔۔؟۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔آج ڈیٹ فائنل ہو گی۔۔امینہ پھوپو جو کہیں گی۔۔اسی دن پھر ہم بھی رکھ لیں گے۔۔

یہ کہہ کر وہ لیکچر لینے چل دیں۔۔

واپسی پہ لیکچر کے بعد ان کی شٹل مس ہو گئی۔۔گھر کال کی تو کوئی اٹینڈ نہیں کر رہا تھا۔۔کافی ٹرائی کرنے کے بعد وہ اور لائبہ پریشان ہو گئ۔۔۔کیونکہ آس پاس کوئی رکشہ بھی نہیں دکھائی دے رہا تھا اور ان دونوں کو گھر بھی جلدی پہنچنا تھا۔۔۔۔!!

وہ دونوں پیدل چلنے لگیں۔۔۔

احد جو وہاں سے گزر رہا تھا انہیں پریشان دیکھا تو گاڑی انکی طرف لے آیا۔۔اور گاڑی کا شیشہ کھول دیا۔۔

بیٹھو۔۔۔حکم صادر ہوا۔۔

نہیں شکریہ احد ہم چلے جائیں گے۔۔۔!!

میں نے پوچھا نہیں۔۔کہا ہے بیٹھو جلدی سے۔۔۔۔!!!

اک بار سمجھ نہیں آتی نہیں بیٹھنا ہمیں۔۔ہم مینج کر لیں گے۔۔

نور نے دوبدو جواب دیا۔۔

"بحث بعد میں کر لینا۔۔اک تو تم عبایا نہیں کرتی اور پھر جہاں دل چاہتا ہے منہ اٹھا کے چل پڑتی ہو۔۔تمہاری کزن بھی تو کرتی ہے۔۔تو تم کیوں نہیں۔۔!!!

ان دونوں کی بحث شروع ہو گئی۔۔

لائبہ بیزاری سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔

www.Novelshub.pk

"نور مجبوری ہے، بیٹھ جاتے ہیں نہ جب وہ آفر کر رہا ہے تو۔۔" لائبہ نور کے کان میں بولی۔۔

اور نور نے اس کی طرف دیکھا اور دونوں گاڑی میں بیٹھ گئیں۔۔

"کچھ سیکھو اپنی کزن سے تم سے زیادہ سمجھدار اور سلجھی ہوئی ہے۔۔۔" احد نے نور کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔ اپنے کام سے کام رکھو۔۔ نور نے ناک بھوں چڑھائی۔۔

"ہر وقت تپی رہتی ہو۔۔۔۔" احد نے شرارت آمیز لہجے میں کہا۔۔

میری زندگی میری مرضی۔۔ اور تم ہر معاملے میں ٹانگ کیوں اڑاتے ہو۔۔

اور ہاں ذرا کم اوور ہوا کرو۔۔ مجھ پہ حکم چلانے کی ضرورت نہیں۔۔ نور نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔۔

"اچھا بابا ٹھیک ہے، کبھی تو ہنس کے بھی بات کر لیا کرو۔۔

اور ساتھ ہی سونگ پلے کر دیا۔۔

گاڑی میں ارجیت کی آواز گونجنے لگی۔۔

"میں پھر بھی تم کو چاہوں گا،،

اس چاہت میں مر جاوں گا۔۔۔۔۔"

نور کو اس کی یہ حرکت ذرا پسند نہ آئی۔۔۔ جبکہ احد گاہے بگاہے اسے بیک ویو مرر سے دیکھتا رہا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ان کا گھر آ گیا۔۔۔ اور وہ دونوں تیزی سے گاڑی سے اتری۔۔

نور نے احد کو بے حد بیبس بولا۔۔

اس نے کہا کوئی بات نہیں یہ تو میرا فرض تھا اور آنکھ دبائی۔۔

نور نے انتہائی عاجز لہجے میں کہا اگر مجبوری نہ ہوتی تو میں مر کے بھی تمہاری گاڑی میں بیٹھنا گوارا نہ کرتی۔۔!!

اور ہاں اپنی حرکتوں سے باز آ جاو اور تن فن کرتی گھر کے اندر داخل ہو گئی۔۔ جبکہ احد کے بلند قہقے نے اس کا اندر تک پیچھا کیا۔۔ وہ جی جان سے جل گئی۔۔۔۔۔۔!!!!!

احد گاڑی واپس موڑنے لگا تو اسی لمحے ڈاکٹر ابراہیم کی گاڑی وہیں آ کر رکی۔۔۔

www.Novelshub.pk

احد نے اسے دیکھ کر ہونٹ سکیڑے اور جانے لگا کہ ابراہیم نے اسے آواز دے کر روکا۔۔

"اے مسٹر رکو ذرا۔۔۔!!!

"مجھے کچھ کہا۔۔۔"

احد انجان بنتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"جی جی آپکو۔۔ یہاں اور دوسرا کوئی ہے ہی نہیں تو ظاہر سی بات ہے کہ تمہیں ہی روکا۔۔

احد رک گیا۔۔۔۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم یہاں کس غرض سے آئے ہو۔۔۔۔؟؟؟"

اگر میں کہوں نہیں بتاتا تو۔۔۔؟؟؟ احد نے بھی ویسے انداز میں جواب دیا۔۔

"میں پھر بھی پوچھوں گا۔۔۔۔!!! ابراہیم نے تیکھے لہجے میں کہا کیونکہ اسے احد کا یہاں آنا ایک آنکھ نہیں بھایا۔۔!!

"مسٹر۔۔۔۔۔!!! یہاں میں نور اور ان کی کزن صاحبہ کو ڈراپ کرنے آیا تھا اپنی پرابلم۔۔۔۔؟؟؟؟

ابراہیم کو غصہ تو بہت آیا پر یہ ایسی جگہ نہیں تھی جہاں بحث کی جا سکے۔۔۔!!

اس لیئے وہ غصہ کنٹرول کر کے "ہمم" بولا

خیر میں چلتا ہوں مجھے کہیں جانا ہے۔۔ فضول میں ادھر ٹائم ویسٹ ہو گیا۔۔ احد نے عینک لگاتے ہوئے کہا اور گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی زن سے بھگا گیا۔۔۔!!!

اور ابراہیم کی نگاہیں دیر تک اسکا پیچھا کرتی رہیں۔۔۔!!!

☆☆☆☆

پھوپو جو اندر آ چکی تھیں سب کو ملنے لگیں۔۔ لائبہ نور بھی انہیں خوشدلی سے ملیں۔۔

ناجیہ چچی نے نور کو آنکھ کے اشارے سے لائبہ کو اندر لے جانے کو کہا۔۔

کیونکہ وہاں سب بڑے اکھٹا تھے اور لائبہ کا وہاں ہونا مناسب نہیں لگ رہا تھا۔۔

نور لائبہ کو اندر لے جانے لگی کہ سامنے سے ابراہیم انتہائی غصے میں آتا دکھائی دیا۔۔۔

چلو جی۔۔ ان صاحب کو بھی لازمی آنا تھا۔۔۔ نور نے آہستہ سے لائبہ کے کان میں کہا جبکہ لائبہ مسکرا دی۔۔

ابراہیم قریب آیا تو لائبہ نے جھٹ سے سلام کیا۔۔

ابراہیم نے سلام کا جواب دیا۔۔اور نور کی طرف دیکھا۔۔۔

"مس ماہ نور احسن۔۔۔!!!!

آپ اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہیں۔۔۔؟؟؟؟

میں۔۔۔۔۔؟؟؟؟

یس یو۔۔۔۔!!!

یہ کیسا سوال ہے۔۔۔؟؟؟؟اس نے بھنویں اچکائی۔۔۔!!!

کیونکہ مجھے لگتا ہے آپ عقل سے بالکل فارغ ہیں آپکو اتنا بھی پتا نہیں چلتا کہ کب کہاں کیسے مینج کرنا ہے۔۔۔۔؟؟؟؟

لیکن بنتی آپ بہت سیانی ہیں۔۔۔!!!

ہوا کیا ہے۔۔۔؟؟؟بے وجہ جو آپ کے دل میں آرہا آپ بولے چلے جارہے ہیں۔۔۔۔!! نور نے خود کو بدتمیزی سے جواب دینے سے باز رکھتے ہوئے انتہائی تحمل سے جواب دیا۔۔۔

"جب ایک بار منع کیا کہ اس سے دوستیاں کم رکھو دور رہا کرو اس انسان سے۔۔۔پھر سمجھ کیوں نہیں آتی تمہیں۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟وہ تیز آواز میں بولا۔۔!!!

اوہ۔۔۔تو آپ احد کی بات کر رہے ہیں۔۔

"یس۔۔۔"واٹ ایور جو بھی نام ہے اسکا۔۔دور رہا کرو اس سے منع کیا ہوا ہے نہ۔۔۔"

نور کو بے انتہا غصہ آیا۔۔

"سب سے پہلی بات آپکو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ مجھ سے اس طرح سوال جواب کریں۔۔

اور دوسری بات میں اتنی بچی نہیں ہوں جو مجھے پتا نہیں کہ کب کہاں کیسے اور کیا کرنا ہے۔۔۔؟؟؟؟

اس لیئے مہربانی کرکے آئندہ سے آپ اپنے مشورے سے کسی اور کو نوازیے گا۔۔۔!! "Got It"

جب دیکھو مفت کے مشورے لیکر ہر کوئی پہنچ آتا ہے اور غصے میں اندر چلی گئی۔۔۔!!!

ابرہیم اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔اسے نور کا انداز زرا پسند نہ آیا۔۔

لائبہ گلا کھنکارتی ہوئی کہنے لگی۔۔۔

"ابراہیم بھائی بات یہ ہے کہ نور کی یا میری کوئی غلطی نہیں،ہم جب واپسی کے لیئے نکلے ڈرائیور بھی نہیں تھا اور نہ ہی کوئی رکشہ۔۔۔۔!!!

اور گھر میں بھی کوئی کال نہیں پک کر رہا تھا۔۔۔ تبھی وہاں احد آ گیا۔۔ نور تو بیٹھنا بھی نہیں چاہ رہی تھی میں نے ہی اسے کہا تھا کہ بیٹھ جاتے ہیں کیونکہ ایسے میں ہمارے پاس دوسرا آپشن نہیں تھا۔۔۔!!!!

اس نے ساری تفصیل بتائی۔۔۔

اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔!!!

ابراہیم وہیں ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔

"میں کچھ زیادہ ہی بول گیا شاید اس دشمن جاں کو۔۔۔!! ہائے انکے غصے کی ادا بھی جان لیوا ہے۔۔۔!!" وہ دل ہی دل میں کہنے لگا۔۔!!!!

"پر میں کیا کروں میں جب بھی اس انسان کو دیکھتا ہوں مجھے شدید غصہ آ جاتا ہے وہ کیوں نور کے آس پاس ہوتا ہے۔۔ اسے دیکھنے کا حق صرف میرا ہے۔۔۔!! کسی اور کا نہیں۔۔۔۔!! وہ خود سے کہنے لگا۔۔۔

"اب پتا نہیں کب دیدار نصیب ہو۔۔۔۔۔۔۔!!!!!"

وہ سر کھجاتے ہوئے سب کی طرف چلا آیا۔۔۔!!!

وہاں سبھی بڑے موجود تھے وہ سب کو مل کر وہیں بیٹھ گیا۔۔۔!!!!!

سب بڑوں کی باہمی رضامندی سے لائبہ کے ایگزامز کے بعد نکاح ہونا طے پایا، سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔۔ امینہ پھوپو سے کال پہ بات کی گئی۔۔ سب بہت خوش تھے۔۔

اسی خوشگوار ماحول میں سب نے مل کے کھانا کھایا۔۔۔۔۔ نور بھی باہر آ گئی تھی مگر ابراہیم نے نوٹ کیا کہ وہ اس کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔۔ ابراہیم ٹھنڈی سانس بھر کہ رہ گیا۔۔

"چارہ دل سوائے صبر نہیں
سو تمہارے سوا نہیں ہوتا"

"ابراہیم حیات اپنے ہاتھوں سے اپنے پاوں پہ کلہاڑی ماری ہے اب بھگتو۔۔۔۔!!!" وہ خود سے بڑبڑایا۔۔

کھانے کے بعد چائے کا دور دورہ چلا۔۔!!

یونہی رات گئے تک یہ محفل جاری رہی۔۔۔

زکیہ بیگم اور ابراہیم رات کے دو بجے گھر کو نکلے اور اس کے بعد باقی سب گھر والے بھی اپنے اپنے کمروں کی طرف سونے چل دیئے۔۔!!

☆☆☆☆

www.Novelshub.pk

نور اور لائبہ کے ایگزامز شروع ہو چکے تھے اور ایسے میں دونوں کو اور کوئی ہوش نہیں تھا۔۔

زکیہ بیگم کے گھر میں وائٹ واش ہو رہا تھا اس لیئے وہ کچھ دنوں کے لیئے "ملک ولاز" آ گئیں۔۔۔

نور اور لائبہ صبح جاتیں تھک ہار کر واپس آتیں کھانا کر دونوں سو جاتیں اور پھر اٹھ کر پڑھائی میں مشغول ہو جاتیں

اس روٹین کے باعث نور کا ابراہیم سے کم کم ہی ٹاکرا ہوتا وہ بھی صبح کا نکلتا شام کو واپس آتا۔۔۔

آج اتوار تھا اور خلاف معمول نور باہر لاونج میں بیٹھی تھی ہانی بھی آئی ہوئی تھی، تیمور لائبہ چچی سب اکھٹا تھے۔۔ خوب گپ شپ ہو رہی تھی۔۔

تیمور سب کو خوب ہنسا رہا تھا۔۔

پھوپو نے نور سے کہا کہ آج میں تمہارے سر میں تیل لگاتی ہوں دیکھو تو کیسے روکھے بال ہو رہے ہیں۔۔

نور نے پڑھائی کی ٹینشن سے خود پہ توجہ دینا کم کر دی تھی۔۔۔۔ وہ خود بھی یہی سوچ رہی تھی اس لیئے وہ پھوپو کے پاس تیل کی شیشی اٹھا کر آ گئی۔۔۔

پھپو پو اس کے سر میں مالش کرنے لگیں۔۔

نور آنکھیں موندے مالش کرا رہی تھی اسے سکون سا محسوس ہو رہا تھا۔۔

اتنے میں وہاں ابراہیم آیا۔۔ آج اس کی بھی ہاسپٹل سے چھٹی تھی اس نے دیکھا سب گھر والے وہیں جمع تھے اس نے سب کو ایک ساتھ سلام کیا۔۔ نور نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔

یہ ان دونوں کا اس دن کے بعد اب آمنا سامنا ہو رہا تھا۔۔

"ابراہیم نور کو سنانے کی غرض سے فاطمہ سے کہنے لگا ارے فاطمہ آج تو یہاں بڑے بڑے لوگ بیٹھے ہیں۔۔۔۔!!!!"

فاطمہ اس کا اشارہ سمجھ کر مسکرا دی۔۔

اور ابراہیم فاطمہ کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

نور کو تنگ کرنے کی نیت سے اس نے جان بوجھ کر کہا

"امی میرے سر میں بھی مالش کر دیں۔۔"

پھوپو اس کی بات سن کر حیران ہو گئیں۔۔ اور کہنے لگیں" آج تک میں کہتی آئی تو تم بھاگتے تھے اور آج اچانک ایسا کیا ہوا۔۔؟"

" بس امی میرے بال بھی خشک ہو رہے ہیں اس لیئے میری مالش بھی کریں اوروں کی کیے جا رہی ہیں اور بیٹے کی کیوں نہیں۔۔" ابراہیم منہ بناتے ہوا بولا۔۔

ابراہیم کی اس حرکت پر فاطمہ، لائبہ اور تیمور تینوں کا ایک ساتھ قہقہ بلند ہوا۔۔۔

www.Novelshub.pk

نور جلدی سے بال سمیٹتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔۔ ارے پھوپو بہت شکریہ۔۔!! بہت اچھا لگا۔۔ اور ابراہیم پہ ایک نگاہ غلط ڈالتے ہوئے ہاتھ دھونے چل دی۔۔۔

☆☆☆☆

وہ کچن میں چائے بنا رہی تھی اور ساتھ ہی ابراہیم کو مختلف القابات سے بھی نواز رہی تھی۔۔ بدتمیز، جاہل کھڑوس پتہ نہیں سمجھتا کیا ہے خود کو،

اسی لمحے ابراہیم پانی پینے کی غرض سے آیا اور اس نے نور کی باتیں سن لیں۔۔ نور کو اس کے آنے کا پتہ نہ چلا۔۔

ابراہیم گلا کھنکارتے ہوئے "مس ماہ نور صاحبہ، ایک بات تو بتائیں۔۔!!

نور اس کی آواز سن کر چونک گئی۔

جی فرمایئے۔۔!! سڑے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔۔

"یہ جو آپ ہمیشہ مجھے کھڑوس اور پتہ نہیں کیا کیا کہتی رہتی ہیں بتانا پسند کریں گی کہ کیا مطلب ہے اس کا۔۔؟؟؟"

ابراہیم اسے نظروں کے حصار میں لیئے ایک ہی سانس میں بول گیا۔۔

"مم۔۔۔میں بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔۔ بہتر ہو گا آپ اپنے کام سے کام رکھیں۔۔"

بتائیں نہ پلیز۔۔ تاکہ مجھے بھی پتہ ہو کہ مجھے جن القابات سے نوازا جاتا ہے ان کا مطلب کیا ہے۔۔؟؟؟

نور خود کو بمشکل کنٹرول کیئے کھڑی رہی۔۔

"اچھا پانی ملے گا۔۔۔۔۔؟؟"

وہ اسے گہری نظروں سے تکتے ہوئے بولا۔۔

"زہر بھی ملے گا، لیں گے کیا؟؟؟

اس سے ایسے ہی جواب کی توقع تھی۔۔۔

"ابراہیم ایک دم گڑبڑا گیا۔۔!!

"نہیں شکریہ۔۔۔!!!" ابراہیم بے چارگی کے ساتھ بولا۔۔۔ لیکن دل ہی دل میں بڑبڑایا۔۔ "باگڑ بلی"

اب آپ جائیں گے میں کام کر رہی ہوں، سو مجھے کسی کی مداخلت پسند نہیں کام کے دوران۔۔ اسپیشلی آپ جیسے تاڑو کی، آہستگی سے بڑبڑائی۔۔

ابراہیم جاتا جاتا پلٹا۔۔۔ اور دروازے سے منہ اندر کر کے معصومیت سے پوچھا۔۔

"اب یہ تاڑو کیا ہوتا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

www.Novelshub.pk

نور پلٹی اور غصے میں بولی۔۔

"میرا سر ہوتا ہے۔۔۔"

اس جواب پر ابراہیم کا زوردار قہقہ بلند ہوا۔۔

☆☆☆☆

آج ان دونوں کا آخری پیپر تھا۔۔ پیپر دے کر گھر آئی نور جو سوئی تو شام کو چھے بجے جاگی۔۔ ساری تھکن اتر چکی تھی وہ ایک دم خود کو تازہ دم محسوس کر رہی تھی۔۔ وہ جلدی سے اٹھی فریش ہو کر باہر آگئی۔۔ جہاں مما پیاز کاٹ رہی تھیں۔۔ جہانزیب وہیں بیٹھا ٹی وی پہ کوئی ٹاک شو دیکھ رہا تھا۔۔

وہ وہیں مما کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

لائیں مما میں کاٹ دیتی ہوں۔۔۔ تھک گئی ہوں گی۔۔۔

نور نے پیار بھری نظروں سے مما کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"ارے میرا بچہ۔۔۔!!! شادی تک تم بھی خوب مزے کر لو شادی کے بعد تو پھر جب سر پہ آتی ہے تو کرنا ہی پڑتا ہے سب۔۔"

مما نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

"اگر ایسی بات ہے تو میں شادی کروں گی ہی نہیں ہمیشہ یہیں آپ کے ساتھ رہوں گی۔۔۔" نور عبیقہ بیگم کے گلے میں بازو حمائل کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ہیلو چڑیل۔۔!!

جہانزیب چیخا۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟؟

نور نے پوچھا۔۔۔

"تمہاری شادی پہ میں خود تمہارا ہاتھ پکڑ کے تمہارے سسرال گھر چھوڑ آوں گا۔۔۔ اور تمہارے سسرال والوں کو بولوں گا کہ یہ بلاء اب آپکی ہوئی۔۔"

اور ہاں ایک اور بات۔۔۔!!

بکو۔۔۔؟؟؟؟ نور منہ بگاڑتے ہوئے بولی۔۔

"وہ یہ کہ تمہارے جانے کے بعد تمہاری ہر چیز پر میرا قبضہ ہو گا۔۔ یہاں تک کہ تمہارا کمرہ بھی۔۔۔۔۔"

www.Novelshub.pk

"ایکسکیوز می۔۔۔۔۔!!! نور اس کی طرف فل پلٹ کر دوبدو آ گئی۔۔

"میں ہر چیز لاکڈر کھ کے جاوں گی اور کمرہ بھی۔۔"

"تو کیا ہوا۔۔۔۔؟؟؟

تالا ٹوٹ بھی سکتا ہے۔۔۔۔۔۔وہ اسے چڑانے کے انداز میں بولا۔۔اور وہ سچ میں چڑ گئی۔۔

عیبقہ بیگم جو کھانا بنانے کے ساتھ ساتھ ان بہن بھائی کی "تو تو میں میں" سے لطف اندوز بھی ہو رہی تھیں۔۔۔۔

"بس زیب۔۔مزید تنگ نہ کرو بہن کو۔۔۔!!

اب کی بار نور نے زیب کو منہ بنا کر چڑایا۔۔

جہانزیب مسکرا دیا۔۔

مما باقی سب کدھر ہیں۔۔۔؟؟؟؟ نظر ہی نہیں آ رہے۔۔۔۔؟؟نور نے عیبقہ بیگم سے پوچھا۔۔

تمہاری پھوپو اور چچی دونوں شاپنگ پہ گئی ہیں۔۔۔۔

ڈریس بننے دینا تھا لائبہ اور فاطمہ کا۔۔۔!!!

اتنے میں کھانا لگ گیا۔۔۔

وہ کھانا کھا کر اٹھی ہی تھی کہ پھوپو وغیرہ آ گئے۔۔

وہ وہیں بیٹھ گئی اور شاپنگ دیکھنے لگی۔۔

پھوپو اس کے لیئے بھی سوٹ لائی تھیں وہ دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔۔

نور کو سوٹ بہت پسند آیا۔۔وہ پھوپو کے گلے میں بازو ڈال کر خوشی سے بولی۔۔

"بہت پیارا ڈریس ہے پھوپو، تھینک یو سو مچ۔۔!!

میری بچی کوئی بات نہیں۔۔

ابراہیم جو انہیں لے کر آیا اسے چہکتا دیکھ کر اسے نظر بھر کر دیکھنے لگا۔۔۔

وہ بہت حسین لگ رہی تھی ہمیشہ کی طرح اس کی گال پہ پڑا ڈمپل۔۔۔!!!

وہ دل پہ ہاتھ رکھ بے اختیار ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔

☆☆☆☆

رات کی تاریکی پھیل چکی تھی۔۔۔نور اپنے کمرے میں بیٹھی سونگز سن رہی تھی۔۔

اچانک بجلی زور سے گرجی،اور بارش ہونے لگی۔۔

بادلوں کی گرج اور بجلی کی چمک نے نور کو ڈرا دیا۔۔

وہ سہم سی گئی۔۔

اسی دوران بادل پھر زور سے گرجے اور لائٹ چلی گئی۔۔۔۔۔

نور جو سونگز سننے میں اپنا مائنڈ چینج کر رہی تھی

پوری طرح سے گبھرا گئی۔۔۔۔

ابراہیم جو اپنا ضروری کام کر رہا تھا لائٹ کہ جانے پہ ایک دم کوفت زدہ ہو گیا۔۔۔

اس لائٹ کو بھی ابھی جانا تھا کیا۔۔؟؟؟

وہ موبائل تلاش کرنے لگا۔۔۔لیکن وہ نہ ملا۔۔۔وہ اٹھ کر باہر آگیا چیک کرنے کی غرض سے۔۔

ادھر ادھر جھانک رہا تھا۔۔

اندھیرا ہونے کے باعث اسے کچھ سمجھ نہ آرہا تھا وہ موم بتی ڈھونڈنے کی غرض سے کمرے میں داخل ہو گیا۔۔اسی لمحے ایک بار پھر بجلی زور سے کڑکی۔۔اور بادلوں کی گرج نور کو لگا اس کا دل ابھی باہر آجائے گا۔۔

نہ جانے اسے آج اتنا کیوں ڈر لگ رہا تھا۔۔اسے اپنے کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس سے پہلے وہ پوچھتی کہ کون ہے اس بار بادل اتنی زور سے گرجے کھڑکی کھل گئی ہوا کے زور سے۔۔اور بجلی کی کڑک زیادہ۔۔

اب کی بار نور بہت زیادہ ڈر گئی۔۔زوردار چیخ مار کر وہ ابراہیم کے سینے سے جا لگی۔۔

"ابراہیم جو ادھر ادھر ٹارچ ڈھونڈ رہا تھا۔۔

اچانک اس حملے کے لیئے قطعی تیار نہیں تھا وہ بوکھلا گیا۔۔

نور مسلسل چلائی جا رہی تھی،ابراہیم نے خود کو سنبھالتے ہوئے اس کے گرد بازوؤں کا حصار تنگ کر دیا۔۔تاکہ اس کا ڈر کم ہو۔۔

نور جو چھے فٹ چوڑے سینے میں سمائی ایک چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔

اس کے حواس بحال ہوئے تو اسے اپنے چہرے پر سانسوں کی گرمی محسوس ہوئی۔۔

اس کے گال دہکنے لگے۔۔۔

www.Novelshub.pk

وہ خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ لیکن ابراہیم کی مضبوط گرفت ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔

وہ اس کے سینے سے لگی ہکلاتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

"کک۔۔۔۔۔کون ہو تم۔۔۔۔۔۔؟؟؟"

"شش.....!!!! ابراہیم نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر اسے خاموش ہونے کو کہا۔۔۔۔

نور اس کی سرگوشی کی حدت سے جلنے لگی۔۔۔

ابراہیم اس کے کان کے قریب آ کر آہستہ سے سرگوشی کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔

"میں ہوں ابراہیم۔۔ڈرو مت۔۔۔!! میں ادھر ہی ہوں۔۔۔ گھبرانے والی کوئی بات نہیں۔۔۔۔"

نور کو اپنا چہرا جلتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

ابرہیم اس کمزور لمحے کی زد میں آ کر کمزور پڑنے لگا وہ دشمن جاں اس کے بالکل پاس۔۔۔!!!

وہ بہکنے لگا کہ اسی پل نور نے کہا۔۔

پلیز چھوڑیئے۔۔۔وہ منمنائی۔۔۔!!!

ابراہیم ایک دم ہوش میں آیا۔۔اور اپنی گرفت ڈھیلی کر دی اور پیچھے ہٹ گیا۔۔

نور نے جلدی سے موبائل اٹھا کر ٹارچ آن کی۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں وہ بھی اس وقت۔۔۔؟؟؟

ابراہیم کو ایک منٹ لگا تھا حواس بحال کرتے۔۔

وہ میں ٹارچ ڈھونڈ رہا تھا۔۔

ٹارچ لاونج میں ہو گی آپ وہاں دیکھ لیں۔۔

اس کی بات سن کر ابراہیم جلدی سے باہر نکل گیا۔۔۔

نور نے سکون کی گہری سانس لی۔۔۔اور اس لمحے کو یاد کر کہ شرمندہ سی ہو گئی۔۔

وہ بار بار اسی لمحے کو سوچے جا رہی تھی نا چاہتے ہوئے بھی۔۔

"کیا تھا آخر اس ایک پل میں۔۔۔؟؟"

دوسرے ہی پل وہ سر جھٹک کر رہ گئی۔۔

www.Novelshub.pk

"بدتمیز کھڑوس منہ اٹھائے یہاں آگیا اسے ہی خیال کرنا چاہیئے تھا، ال مینرڈ۔۔۔"

اور آیت الکرسی پڑھ کر کمبل تان کر سوگئی۔۔۔

☆☆☆☆

آج جمعہ تھا اور آج ہی فاطمہ احسن اور جہانزیب لائبہ کا نکاح تھا۔۔

پھپو پھوا اپنے گھر جا چکی تھیں۔۔

اس دن کے بعد ابراہیم اور نور کا آمنا سامنا نہ ہوا الہٰزا وہ اس رات والی بات بھول چکی تھی۔۔۔

سب تیاریوں میں مصروف تھے۔۔

ہانی بھی آچکی تھی۔۔

سب اس سے مل کر خوش ہوئے اور خوب تعریف بھی کی۔۔

وہ مسکراتی رہی۔۔

مما۔۔۔!!! نور لائبہ اور فاطمہ کب تک آئیں گی۔۔۔ہانی بے چینی سے پوچھنے لگی

پارس انہیں لینے گیا ہوا ہے، آنے ہی والی ہوں گی بس۔۔

وہ سر ہلا کر آگے بڑھ گئی۔۔

تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ وہ تینوں بھی آگئیں۔۔

جبکہ جہانزیب اور صالح بھی تیار ہونے کے لیئے اوپر والے پورشن میں تھے۔۔۔۔۔

سارا انتظام باہر لان میں کیا گیا، سب مہمان آچکے تھے۔

لائبہ اور فاطمہ دونوں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں دلہن بن کر۔۔۔۔امینہ پھوپو اور زکیہ پھوپو بھی موجود تھیں۔۔گھر کی خواتین نے ان کی نظر اتاری۔۔۔

احسن صاحب اور زوار بھی اندر آگئے۔۔

بھئی آپ سب لان میں چلیئے مہمان آچکے ہیں۔۔

مولوی صاحب بھی پہنچ چکے ہیں۔۔

اور ان دونوں کو باہر لا کر سٹیج پہ بٹھا دیا گیا۔۔۔۔

ارے بھئی ہمارے دونوں دلہا کہاں ہیں۔۔؟؟؟

www.Novelshub.pk

انہیں بھی بلایا جائے۔۔۔۔۔

احسن صاحب ہنستے ہوئے بولے۔۔

اتنے میں آواز آئی۔۔۔۔

وہ دیکھو دونوں دلہا بھی آ گئے۔۔۔۔

سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔۔

تیمور پارس اور ابراہیم ان دونوں کو لا رہے تھے۔۔

سب لڑکوں نے تھری پیس پہن رکھا تھا جس میں وہ سب جاذب نظر لگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

دونوں دلہا کو ان کی دلہنوں کے پہلو میں بٹھایا گیا۔۔

نکاح کی رسم ادا کی گئی۔۔۔

نکاح کے بعد مبارک سلامت کا شور اٹھا۔۔

ابراہیم کی نظریں بار بار نور کی جانب اٹھ رہی تھیں

اس نے آج چاکلیٹ کلر کا نیٹ اور جارجٹ کا سوٹ پہنا تھا جو اس کے گورے رنگ پہ بہت زیادہ کھل رہا تھا۔۔ شہد آگیں آنکھیں جو کاجل کے ساتھ اور خوبصورت لگ رہی تھیں۔

گولڈن ریشمی بال جو کمر تک آتے لہرا رہے تھے اسے اور زیادہ دل آویز بنا رہے تھے۔۔۔ وہ اس نظروں کے راستے سیدھا دل میں اتار رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے دل کے تار چھڑنے لگے۔۔۔

وہ بالکل نازک کانچ کی گڑیا لگ رہی تھی۔۔

آہ۔۔۔ ظالم لڑکی آخر کب تم میری فیلینگز کو سمجھو گی۔۔ وہ آج بے اختیار سا ہو رہا تھا۔۔

نور اپنے چہروں پہ بار بار نگاہوں کی تپش محسوس کر رہی تھی۔۔

وہ خونخوار نظروں سے ابراہیم کو دیکھتی اس کے پاس آئی۔۔۔

"آپ کو اور کام نہیں کیا سوائے تاڑا تاڑی کے۔۔۔؟؟؟"

"ارے ارے۔۔۔"

www.Novelshub.pk

"ایسے مت دیکھیئے کچھ کچھ ہوتا ہے۔۔۔۔"

ابراہیم جھکتا ہوا بولا۔۔

"نور پاوں پٹختی اور اسے "بدتمیز ٹھرکی" لقب سے نوازتی سٹیج کی طرف بڑھ گئی جہاں فیملی فوٹو شوٹ ہو رہا تھا۔۔

احسن صاحب نے ابراہیم کو اشارے سے سٹیج پہ بلایا وہ بھی نور کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔

نور پہلو بدل کر رہ گئی۔۔۔!! جبکہ ابراہیم اس کے وجود سے اٹھتی مہک سے مسحور سا ہونے لگا اس کا دل چاہا نور کو اپنی بانہوں میں بھر کر اپنی محبت کا اظہار کر لے۔۔۔۔

اس کے دل میں ہلکا ہلکا درد جاگنے لگا۔۔۔

مگر وہ خود کو سنبھالتا تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا۔۔

باہر آکر وہ گہرے سانس بھرنے لگا اور اپنا سر جھنجوڑتے ہوئے کہنے لگا کہ کیا ہونے لگ جاتا ہے مجھے، جب بھی وہ میرے قریب ہوتی ہے، کیوں میرے حواس سلب ہونے لگتے ہیں۔۔ کیوں۔۔۔۔؟؟؟

آخر کیوں۔۔۔۔

وہ پانی کو پوری بوتل پی گیا۔۔ خود کو نارمل کرنے لگا اور گاڑی لیکر نکل گیا۔۔!!

نکاح کی تقریب ختم ہو چکی تھی

سب کچھ بہت اچھے سے طے پایا۔۔

لاونج میں سب اکھٹا تھے زیب اور صالح کی شوخیاں عروج پہ تھیں۔۔

اچانک صالح بولا کہ "آج کی پوری تقریب میں سب سے زیادہ حسین ہم دونوں دلہا ہی لگ رہے تھے......"

"Yes my sons, no doubt you both were looking so handsome.."

احسن صاحب نے کھلے دل سے ان دونوں کی تعریف کی۔۔

وہ دونوں بہت خوش ہوئے۔۔۔

باقی سب بھی مسکرا دیئے۔۔

یہ ابراہیم بیچ فنکشن میں کہاں چلا گیا۔۔۔

زوار صاحب کہنے لگے۔۔

پتہ نہیں میں نے بھی کافی دیر سے نہیں دیکھا۔۔پارس بولا، اور اسے کال کرنے لگا۔

امینہ بیگم گھر کے لیئے نکل گئیں....

زکیہ بیگم ابراہیم کا انتظار کرنے لگیں.....

آدھے گھنٹے بعد ابراہیم کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔۔

پھپو پو جلدی سے اٹھیں، اور سب کو اللہ حافظ بول کر فاطمہ کو لیئے باہر آگئی۔۔۔!!

باقی سب گھر والے گپ شپ کرنے کے بعد اٹھ کر سونے چل دیئے۔۔

نور کے سیل پہ بپ ہوئی اس نے کمرے میں داخل ہوتے انباکس کھولا

تو سامنے وہی "انجان نمبر" جگمگا رہا تھا۔۔۔۔

وہ تو امتحانات اور نکاح کے چکر میں اس نمبر کے بارے بھول ہی چکی تھی۔۔۔

"میں محبت کے اس مقام پہ ہوں جہاں
میری ذات میں رہتی ہے تیری ذات مسلسل"

وہ یہ شعر پڑھ کر کافی دیر خالی نظروں سے کسی سوچ میں گم موبائل کو تکتی رہی۔۔۔

اچانک اس کے خیال میں وہی پل چھما کے سے آدھمکے۔۔۔۔۔اس نے سر جھٹکا۔۔

میں کیوں اس لمحے کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔۔۔۔۔بس رات گئی بات گئی۔۔۔

خیر مجھے کیا۔۔۔!!!

اب وہ اپنا دھیان نمبر کی طرف لگائے سوچ رہی تھی مجھے اب اس نمبر کا پتہ کرنے پڑے گا۔۔۔۔

زیب کے سیل فون میں چیک کرتی ہوں۔۔۔

یہ سوچتی وہ باہر لاونج میں آئی۔۔۔۔۔۔

لاونج خالی تھا۔۔۔ابھی تو یہیں تھا زیب۔۔۔

وہ اسے آواز دیتی اس کے کمرے میں گئی۔۔

کمرے میں پہنچ کر اس نے دو تین آوازیں دیں۔۔

www.Novelshub.pk

مگر جواب ندارد۔۔۔

وہ اندر آ گئی۔۔

واش روم سے پانی کے گرنے کی آواز آ رہی تھی۔۔۔

وہ وہیں بیٹھ کر زیب کا انتظار کرنے لگی۔۔۔!!!

زیب جیسے ہی نہا کر باہر نکلا تو اس نے نور کو اپنے کمرے میں بیٹھے پایا... وہ اس سے خیریت مطلوب کرنے لگا۔۔ ادھر ادھر کی باتوں میں وہ مطلب کی بات بھول گئی کہ وہ کیا پوچھنے آئی تھی۔۔۔

☆☆☆☆

ابراہیم حیات اپنے کیبن میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔۔ ہنوز سوچتے سوچتے بالاخر اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا

"بس بہت ہو گیا یہ آنکھ مچولی۔۔۔

مجھے ماہنور کو بتا دینا چاہیئے کہ میں اس کے لیئے کیا محسوس کرتا ہوں،، کیا جزبات رکھتا ہوں،، اگر وہ پھر بھی نہیں مانی تو وہ میری قسمت لیکن میں اپنے دل کا حال اب بتا کر ہی رہوں گا۔۔۔۔"

یہ سوچتے ہوئے اس نے گہرا سانس ہوا میں چھوڑا۔

"تو مسٹر ابراہیم اب آپ کا ایک اور امتحان ہے سو وش یو آل دی بیسٹ۔۔۔۔"

اس نے خود کی ہمت بندھائی۔۔۔!!!!

اور کیبن سے باہر نکل گیا۔۔۔!!!

گاڑی کی چابی ہوا میں اچھالتا ہوا وہ پارکنگ ایریا کی طرف جا رہا تھا کہ سامنے سے آتی ایک لڑکی بہت برے طریقے سے اس سے ٹکرائی۔۔۔!!

ابراہیم سوری مس کہتے ہوئے آگے بڑھنے لگا کہ لڑکی اپنا سر پکڑتی ہوئی سیدھا ہوئی۔۔

اور اسے دیکھ کر ابراہیم ششدر سا رہ گیا۔۔!!!!

☆☆☆☆

ملک ولاز میں شام کے وقت خوب رونق جمی تھی سب چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔ ہانی بھی آئی ہوئی تھی کیونکہ پرسوں شام کی فلائٹ سے زیب واپس جا رہا تھا۔۔

نور سب کے لیئے کباب بنا رہی تھی کہ ممانے اسے آواز دی۔۔۔

وہ جی مما کہہ کر باہر آ گئی۔۔۔

"جی مما۔۔ آپ نے بلایا۔۔"

"ہاں بیٹا یوں کرو زیب کے کمرے میں جا کر پیکنگ کر دو وہ کہیں خود کرتے وقت کوئی شے نہ بھول جائے۔۔

وہاٹ۔۔۔؟؟؟ مما آپ نے مجھے اس لیئے بلایا تھا۔۔؟

وہ صدمے کی حالت میں ان سے پوچھنے لگی۔۔

مما نے اسکا ری ایکشن دیکھا تو ہنس دی۔۔۔

"بڑی امی یہ تو ازل سے کام چور، نکھٹو، فارغ انسان ہے عقل سے بھی دماغ سے بھی۔۔" تیمور نے زوردار آواز میں کہا۔۔

وہاں بیٹھے سب افراد کا قہقہ بلند ہوا کیونکہ نور سچ مچ چڑ گئی۔ وہ پیر پٹختی زیب کے کمرے میں چلی گئی۔۔

وہ الماری سے باری باری اس کے کپڑے نکال کر تہہ کر کے بیگ میں ڈالنے لگی اتنے میں اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پہ پڑے موبائل کی طرف پڑی۔۔ اس کے دماغ میں بجلی کا سا خیال کوندا اس نے جلدی سے موبائل اٹھایا شکر کے وہ "Unlock" تھا۔۔ اس نے جلدی جلدی اپنے موبائل سے وہ رانگ نمبر نکالا اور زیب کے موبائل میں ڈائل کرنے لگی۔۔۔ اچانک سکرین پر "ابراہیم بھائی" کا نام روشن ہوا۔۔۔ وہ حیرت زدہ سی ہو کر موبائل کو دیکھے گئی۔۔

اتنے میں دوسری جانب ابراہیم نے کال ریسیو کر لی۔۔۔۔

وہ بار بار ہیلو ہیلو کہے جا رہا تھا۔۔ اس کی آواز سن کر نور اپنے حواسوں میں لوٹی۔۔۔ اور فون کاٹ دیا۔۔

اور جلدی جلدی پیکنگ کرنے لگی۔۔۔ لیکن اس کا دماغ اسی سوچ میں گم۔۔

ابراہیم۔۔۔؟؟؟؟ نہیں نہیں ابراہیم ایسا کیوں کریں گے۔۔ انہیں بھلا کیا ضرورت ہے یہ سب کرنے کی۔۔۔ اور ویسے بھی وہ تو ایک دم "سڑے ہوئے بینگن" اور "کڑوے کریلے" کی طرح ہیں۔۔۔

وہ اسی الجھن میں الجھی پیکنگ کر کے باہر آ گئی۔۔۔۔!!!!

☆☆☆☆

دوسری طرف ابراہیم فون ہاتھ میں لیئے حیران تھا کہ کال کر کے بغیر کچھ بولے فون کاٹ دیا۔۔۔!!! وہ سر جھٹکتا گاڑی سٹارٹ کرتا ہاسپٹل سے نکل گیا۔۔۔ اور اس سے ٹکرانے والی لڑکی اسے دور تک جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

تو تم یہاں ہوتے ہو آج کل۔۔۔!!!

وہ لمبا سانس کھینچتے ہوئے اندر چل دی۔۔۔

ابراہیم گاڑی دوڑاتے ہوئے نور کے بارے سوچ رہا تھا اس کے دماغ سے وہ ہاسپٹل والی لڑکی بالکل نکل چکی تھی۔۔۔

وہ بس یہی سوچے جا رہا تھا کہ آخر کیسے اپنی محبت کا اظہار کرے نور کے آگے۔۔۔؟؟

ایک تو ہم ڈاکٹر لوگوں کی زندگی بھی عجیب ہے ہر کوئی سنجیدہ سمجھتا کہ جسے ہمارے پاس دل ہی نہیں ہو سکتا۔۔۔

اتنے میں وہ گھر پہنچ آیا چینج کرے کھانا کھا کر وہ اپنے کمرے میں آ گیا۔۔ اور نور کی فوٹو اپنے موبائل سے نکال کر دیکھنے لگا۔۔ ہم مس ماہنور آپ کو اب اپنا حال دل سنانا تو پڑے گا۔۔۔۔!!!! اور سوچتا چلا گیا۔۔۔

اسی کی یاد آتے ہی اس کا دل بے چین سا ہو گیا کاش تم میرے پاس ہوتی۔۔۔ کاش میں تمہیں بتا سکتا کہ میں کتنی محبت کرتا ہوں تم سے کاش میں تمہیں بتا سکتا کہ کتنے کم عرصے میں تم میرے دل میں کس طرح سے قابض ہو چکی ہو۔۔۔۔ آہ ماہنور کیسے کہوں تم سے۔۔۔!!

اور نیند کی وادیوں میں چلا گیا۔۔۔!!

☆☆☆☆

آج یونی میں ان کے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی فنکشن تھا وہ دونوں جیسے ہی یونی پہنچی لائبہ اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی۔۔ اور احد کی بطیں اٹھیں تو پلٹنا بھول ہی گئیں۔۔ وہ ایک ٹک سامنے دیکھ رہا تھا، بلیک اور پنک فراک جس پہ کہیں کہیں سلور رنگ چمک رہے تھے کے ساتھ کالا پاجامہ پہنے سج سج کر قدم بڑھا رہی تھی۔۔

احد نے بھی دنیا دیکھی تھی، ہر طرح کا حسن دیکھا تھا لیکن اس لڑکی کے ملکوتی حسن نے جیسے اسے ایک بار پھر سے مبہوت سا کر دیا۔۔۔ پہلی بار ایسا ہوا کہ اسے آس پاس کا کوئی ہوش نہ رہا، وہ ساکت کھڑا اس پری پیکر کو دیکھ رہا تھا جو چٹکیوں سے اپنی گھیر دار فراک سنبھالے ڈیپارٹمنٹ کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔ احد کا دوست اس کی غائب دماغی نوٹ کرتے ہوئے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تو سامنے جاتی ماہ نور پہ نگاہ ٹھہر جا ٹھہری، اس نے پھر سے گردن موڑ کر احد کو دیکھا لیکن وہ ہنوز نور کو ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔۔ احد کا دوست مسکرا کر اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولا۔۔

بھائی لگتا تو گیا۔۔۔ اور کھلکھلا کر ہنس دیا۔۔

احد بھی اس کی بات پر ٹھنڈا سانس بھر کر مسکرا دیا۔۔

☆☆☆☆

آج نور اتنی تھک گئی تھی کہ گھر پہنچ کر مما کو ساری روداد سنا کے جو پڑ کے سوئی تو اگلی صبح گیارہ بجے اٹھی۔۔

اتنی لمبی نیند کے بعد وہ خود کو تازہ دم محسوس کر رہی تھی۔۔

www.Novelshub.pk

وہ منہ ہاتھ دھو کر باہر چلی آئی۔۔گھر میں پہلے کے مقابلے خاموشی کا راج تھا کیونکہ زیب جا چکا تھا۔۔پارس شہر سے باہر تھا۔۔احسن اور زوار صاحب معمول کی طرح اپنے آفس اور چچی جان اپنے پورشن میں تھیں۔۔ایسے میں ہر طرف خاموشی ہی تھی۔۔

وہ ناشتے کی غرض سے کچن کی طرف بڑھی اور کھانا نکال کر کھانے لگی۔۔کھانے سے فارغ ہو کر اس نے اپنے لیئے چائے بنائی اور باہر آ گئی۔۔۔

نور اپنے ماں باپ کی محبت کی بدولت خاصی پر اعتماد لڑکی تھی فطری طور پر تھوڑی شرارتی مگر لیئے دیئے رہتی تھی لیکن جب کسی سے دوستی ہو جاتی تو آرام سے گھل مل جاتی۔۔اس کی ایک عادت اور بھی تھی کہ جب کبھی وہ بور یا خود کو اکیلا محسوس کرتی تو وہ ڈائری لکھتی تھی۔۔۔

یونی میں جب اس کی دوستی افراء سے ہوئی،(جس میں پہل افراء کی طرف سے ہی ہوئی تھی) تو اسے لگتا تھا کہ اس کی ریزرو رویئے سے الجھ کر شاید یہ دوستی زیادہ عرصہ نہ چل سکے لیکن اس کا اندازہ غلط ثابت ہوا اور اس کی صحبت اتنی بھائی کہ یہی وجہ ہے آج وہ اس کی سب سے قریبی دوست تھی۔۔یہ سب سوچتے سوچتے اسے وقت کا اندازہ نہ ہوا چائے ختم ہو چکی تھی وہ کپ دھو کے کچن میں رکھ کر باہر آ گئی۔۔۔وہ بال سمیٹی لاونج میں چلی آئی جہاں مما سبزی کاٹ رہی تھیں،اسے دیکھ کر مسکرائیں۔۔

"نیند پوری ہو گئی؟"

"شکر ہے پوری ہو گئی ورنہ کل تو میرا حشر ہو گیا تھا۔" وہ پھول گوبھی ٹونگتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہاں تو کہا بھی تھا کہ ڈرائیور کے ساتھ جایا کرنا،تم اگر کل ڈرائیور کو واپس نہ بھیجتی تو اتنی خوار نہ ہوتیں۔" انہوں نے سمجھایا۔۔

"ارے پاپا نے کہا انہیں ڈرائیور کی ضرورت ہے تو میں نے واپس بھیج دیا۔۔" اس نے معصومیت سے کہا تو عدیقہ بیگم نے اسے گھورا۔۔

ناشتہ کر کے اس نے سوچا کہ آج اپنے کمرے کی تفصیلی صفائی کر لے ورنہ تو وقت ہی نہیں ملتا تھا۔۔وہ کرسی پہ چڑھی الماری کے اوپر نئے اخبار بچھا رہی تھی کہ اس کا موبائل بجا۔۔اس نے نیچے اتر کر دیکھا تو وہی انجان نمبر تھا۔۔۔وہ نظر انداز کر کے اپنے کام میں مصروف رہی،لیکن فون کرنے والا بھی مستقل مزاج تھا۔۔لائن کاٹ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔وہ جھنجلا کے نیچے اتری اور کال ریسیو کی۔۔

"ہیلو"

دوسری طرف گہری خاموشی تھی۔۔اسے دو تین بار زور دے کر ہیلو ہیلو بولا۔۔مگر دوسری طرف جواب ندارد۔۔اب فون آیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔"جاہل لوگ" خود کے پاس تو فضول وقت ہے ہی،مگر دوسروں کا تو وقت ضائع نہ کریں دانت کچکچاتے ہوئے فون کاٹ دیا۔۔۔

تھوڑی دیر گزری کہ میسج ٹون بجی۔۔

اس نے جھنجلا کر موبائل دیکھا۔۔۔

"نہ صرف آپ پیاری ہیں بلکہ آپکی آواز بھی بہت خوبصورت اور سریلی ہے میں تو سن کر مدہوش ہی ہو گیا۔"

نور میسج پڑھ کر جل سی گئی۔۔۔

www.Novelshub.pk

ہونہہ ٹھرکی کہیں کا۔۔۔ابھی مزہ چکھاتی ہوں۔۔۔!!

اس نے واپس جوابی میسج بھیجا۔۔

"آپ انتہائی ٹھرکی معلوم ہوتے ہیں۔۔"

اور سینڈ کر دیا۔۔

اور جواب کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

دوسری طرف ابراہیم اس کا میسج دیکھ خوش ہو گیا اسے امید نہیں تھی کہ وہ اسے جواب دیگی۔۔

اس نے پھر میسج ٹائپ کیا۔۔

"میڈم ایک بندہ دل کا حال بیان کر رہا ہے اور آپ ہیں کہ جزبات مجروح کرتے ہوئے اسکی توہین کر رہی ہیں۔۔"

میسج ٹون بجی،نور نے جلدی سے فون اٹھایا اور کا۔جواب پڑھ کر حیران ہو گئی۔۔مگر پھر بھی انجان بنی رہی۔۔حالانکہ اسے پتہ تھا کہ دوسری جانب کون ہے۔۔!!

"آپ ہیں کون؟"

"اور کیوں مجھے بار بار میسج کرتے ہیں!!"

ٹائپ کر کے اس نے سینڈ کر دیا۔۔

تھوڑی دیر گزری۔۔

جواب موصول ہوا۔۔۔

"ہم آپ کے چاہنے والے ہیں مس ماہ نور صاحبہ،آپ کی ایک نظر کرم کے منتظر۔"

نور اس کا جواب پڑھ کر کھو سی گئی۔۔۔یہ کیا کہہ رہا ہے کیسی باتیں کر رہا ہے۔۔۔اس نے جلدی سے میسج لکھا۔۔

"کون ہیں آپ؟اور میرا نام کیسے معلوم ہوا آپکو؟"

ابراہیم اس کا میسج پڑھ کر مسکرا دیا۔۔اور میسج ٹائپ کرنے لگا۔۔

"کون ہوں کیا ہوں اس بات کو چھوڑیئے بس اتنا سمجھیے کہ بندہ ناچیز آپ کو دل وجان سے بے پناہ چاہتا ہے۔۔"

نور نے جب یہ میسج پڑھا تو اس کے دل میں ہلچل سی ہوئی۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اس آنکھ مچولی میں مزہ آنے لگا۔۔

بالآخر اس نے ہمت کر کے کانپتی انگلیوں سے جواب لکھا۔۔۔!!!

www.Novelshub.pk

"ڈاکٹر ابراہیم حیات دیکھنے سے تو آپ خاصے سمجھدار سنجیدہ معلوم ہوتے ہیں مگر دراصل آپ اس قدر ٹھرکی ہونگے معلوم نہ تھا۔۔ اپنی ٹھرک کہیں اور جا کر پوری کریئے۔۔۔ شہر میں لڑکیاں مر نہیں گئیں جو آپ اپنی ٹھرکیاں مجھ پہ مار رہے ہیں۔۔"

اس نے لکھ کر سینڈ کر دیا۔۔۔

دوسری جانب ابراہیم نے اس کا میسج پڑھا تو اس کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔ اور میسج پہ نظریں جمائے اس نے تہیہ کیا کہ وہ اسے اپنی زندگی میں شامل کر کے رہے گا۔۔۔ لیکن وہ حیران ہو گیا کیونکہ نور جانتی تھی کہ اسے میسج کرنے والا میں ہوں۔۔۔!!!

اس نے کچھ سوچ کر جواب لکھا

"مس ماہ نور صاحبہ! یہ آپ نے مجھے ٹھرکی کا سرٹیفیکیٹ دے رکھا ہے کیا بات بات پر ٹھرکی کا لقب۔۔۔۔ اور اب جب آپ کو معلوم ہو ہی گیا ہے کہ ناچیز کو ابراہیم حیات کہتے ہیں تو میں آپ کو وجہ بھی بتا دوں کہ یہ بندہ ناچیز کیوں بار بار آپکو میسج کرتا ہے تو سنیے مس۔۔

"جب سے آپ کو دیکھا ہے تب سے ہی آپ چپکے سے میرے دل میں آن بسی ہیں۔۔ میں نے خود کو بہت روکا مگر کمبخت یہ دل آپ کی جانب کھنچتا ہی چلا گیا۔۔ آپ کو میں جب تک نہ دیکھوں تو دل بے چین رہتا ہے۔۔۔ سمجھنے میں وقت لگا مگر احساس ہوا کہ مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔ بے پناہ محبت کہ آپ کو دیکھے سنے بغیر سکون نہیں، میں نے اپنا دل کھول کر آپ کے سامنے رکھ دیا، امید کرتا ہوں کہ اپ میرے جزبات کو سمجھیں گی۔۔۔"

اور سینڈ کر دیا۔۔۔

نور جو موبائل ہاتھ میں پکڑے کسی گہری سوچ میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔

موبائل بجا تو اس نے موبائل پہ نظریں جمائیں اور میسج پڑھنے لگی۔۔۔

میسج پڑھ اسی کے دل میں ایک دم شور سا برپا ہوا۔۔ دل میں ایک ہلکی سی بے چینی جاگی۔۔۔ ویسے تو اسے غصہ آنا چاہیئے تھا مگر اسے میسج پڑھ کر کوئی غصہ نہ آیا بلکہ عجیب و غریب احساسات میں گھر سی گئی، موبائل سائیڈ پہ رکھ کر اسے سوچے گئی۔۔۔

"یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں کیوں اس کے بارے سوچ رہی ہوں، وہ اپنا سر جھٹکنے لگی اور دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھام لیا۔۔۔!!!!"

☆☆☆☆

دن یونہی تیزی سے گزرنے لگے ان دونوں کی میسج پہ بات ہوتے ہوتے دونوں غیر معمولی طریقے سے ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔۔ ہاں اب اتنا فرق آ گیا تھا کہ نور ابراہیم سے بلا جھجک بات کر لیتی تھی۔۔۔

لیکچر سے فارغ ہونے کے بعد وہ دونوں لان میں بیٹھ گئیں۔۔ اچانک افراء کی طبیعت خراب ہو گئی اس کے ہاتھ پاوں ٹھنڈے پڑ گئے اور پسینہ آنے لگا، نور اس کی حالت دیکھ کر گھبرا گئی۔۔

"افراء افراء تم ٹھیک ہو نہ کیا ہوا ہے۔۔؟؟

وہ جلدی جلدی اسے پانی پلانے لگی۔۔

"کچھ۔۔۔۔۔۔کچھ نہیں بس ٹھیک ہوں چکر سا آ گیا تھا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔تم ٹھیک نہیں ہو اپنی حالت دیکھو رنگ ایک دم کیسے پیلا پڑ گیا ہے۔۔"

نور تشویش زدہ سی بولی۔۔

"افراء اٹھو تم، اس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھنے میں مدد کی۔۔

"کدھر۔۔؟؟؟" افراء نے پوچھا۔۔

"ہم ہاسپٹل چل رہے ہیں۔۔" نور نے بیگ سے موبائل نکالتے ہوئے کہا۔۔

"نور میری جان میں ٹھیک ہوں بس ہلکا سا چکر آ گیا تھا گھر جا کر ریسٹ کروں گی تو ٹھیک ہو جائے گا۔"

" ہو گیا تمہارا بس اب چپ۔۔" نور نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔

اس نے جلدی سے ابراہیم کو کال ملائی۔۔

کال ریسیو ہوئی۔۔

"اسلام و علیکم،" ابراہیم نے خوشگوار حیرت سے سلام کیا۔۔

"وعلیکم اسلام، کہاں ہیں آپ۔۔؟؟ نور نے تیزی سے دریافت کیا۔۔

"میں بس ہاسپٹل جا رہا ہوں راستے میں ہوں، کیوں خیریت، سب ٹھیک ہے نہ ماہ نور۔۔" وہ تشویش زدہ انداز میں بولا۔۔

"جی جی خیریت ہے بس میری دوست کی طبیعت تھوڑی ٹھیک نہیں تھی۔۔۔"

"اوہ اچھا تو آپ اپنی فرینڈ کے ساتھ ہاسپٹل پہنچو میں بھی بس پہنچنے والا ہوں، وہیں ملتے ہیں پھر۔۔" وہ خوش ہو گیا کہ اسی بہانے نور کو دیکھ بھی لے گا

کیونکہ کافی ٹائم ہو گیا تھا نور کو دیکھے ہوئے۔۔!!

نور فون بند کر کے افراء کا ہاتھ پکڑ کر ہاسپٹل چل دی۔۔۔!!

☆☆☆☆

ابراہیم نے چیک اپ کیا۔۔ اور کہا کہ پریشانی والی کوئی بات نہیں بس پانی کہ کمی کی وجہ سے اور بی پی لو کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔۔ میں نے میڈیسن دی ہے۔۔

اسے آپ نے لینی ہے صبح شام

افراء نے شکریہ ادا کرتے ہوئے پرچی تھام لی۔۔

"تھینک یو سو مچ ابراہیم، اگر آپ نہ ہوتے تو پتا نہیں پریشانی سے کیا حال ہو جاتا۔۔۔"

نور نے دل سے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔

"میں کیسے نہ ہوتا آپ نے مجھے آواز دی مجھے تو ہونا ہی تھا" وہ گہری نظروں سے نور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

نور سٹپٹا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔ابراہیم مسکرا دیا۔۔

چلیئے آپ کو چائے پلاتا ہوں۔

"نہیں شکریہ ابراہیم بھائی اب ہم چلتے ہیں کافی دیر ہو گئی ہے امی بھی پریشان ہو رہی ہو نگی۔۔" افراء نے جلدی سے کہا مبادہ کہیں وہ مجبور نہ کرے۔۔۔

"بس دس منٹ" پھر آپ کو ڈراپ کرا دیں گے۔۔ابراہیم نور کی طرف دیکھتے ہوئے افراء سے مخاطب ہوا۔۔

"نہیں بھائی شکریہ۔" افراء بول کر باہر نکل گئی۔۔۔

نور بھی اس کے پیچھے جانے لگی تو ابراہیم نے شرارت سے کہا

"میڈم میری فیس تو دیتی جایئے۔۔"

"اوہ سوری بتایئے کتنی فیس ہے آپکی؟" نور خجالت سے بولی۔۔

"میری فیس تو بس آپ کی ایک پیاری سی مسکراہٹ ہے۔۔" ابراہیم نے اس کے قریب آ کر گھمبیر لہجے میں کہا۔۔

"ڈاکٹر ابراہیم حیات، آئی ول کل یو،(I will kill you)

اور گھورتی ہوئے ہینڈل گھماتے ہوئے دروازہ کھولنے لگی۔۔

"میں تو مرنے کے لیئے تیار ہوں، آپ بس مارنے والی بنیئے،وقت جگہ بتا دیں بندہ ناچیز خود خوشی خوشی مرنے کے لیئے پہنچ جائے گا"

نور اسے ٹھرکی لقب سے نوازتی باہر کی طرف بڑھ گئی

ابراہیم کے قہقہ نے اسکا دور تک پیچھا کیا۔۔۔

☆☆☆☆

نور واپس گھر آ کر مما کو ساری بات بتانے لگی۔۔عتیقہ بیگم نے شکر ادا کیا کہ ابراہیم وہاں موجود تھا۔۔

وہ کافی دیر مما سے باتیں کرنے کے بعد کمرے میں آ گئی اور شاور لے کر باہر نکلی، کھانا کھا کر وہ باہر لان میں آ گئی۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بار بار ابراہیم کا سوچے جا رہی تھی۔۔وہ جتنا اپنا دماغ کو اور طرف لگاتی اتنا ہی ابراہیم اسے یاد آتا۔۔۔

"یہ مجھے آخر کیا ہو رہا ہے میں کیوں اس کے بارے میں سوچے جا رہی ہوں کیوں وہ میرے حواسوں پہ چھایا ہوا ہے" وہ بے بس سی ہو کر بیٹھ گئی۔۔

www.Novelshub.pk

اس وقت وہ خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی وہ چاہ کر بھی اپنے دل کی کیفیت کسی سے سیر نہیں کر سکتی تھی۔۔۔وہ یونہی اپنے خیال میں کھوئی تھی کہ موبائل پہ سپ ہوئی اس نے دیکھا تو ابراہیم کا میسج تھا اس نے میسج کھولا۔۔ایک خوبصورت غزل تھی

"Dil Ki Dharkan Mein Tum Ko Chupa Len Abhi
Jo Hai Mamn Mein Kaho To Suna Len Abhi

Tum Ko Chahty Hain Hum Kis Kadar Jan-E-Jan
Gar Batayen To Guzren Zamany Abhi

Youn To Rah-E-Mohabbat Hai Mushkil Magar
Tu Jo De Sath Manzil Ko Paa Len Abhi

Teri Ankhon Mein Aansoo Na Ayen Sanam
Gar Jo Ayen To Palken Bicha Len Abhi

Tum Jo Kehty Ho K Aaunga Eid Pr
Kyun Na Hm Eid Ghar Pqr Mana Len Abhi.."

وہ غزل پڑھ کر ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔۔

اور پاگل کہہ کر ہنس دی۔۔۔!!

تھوڑی دیر گزری پھر میسج ٹون بجی۔۔۔

اس نے میسج دیکھا۔۔

www.Novelshub.pk

"میرے بارے میں سوچ رہی تھی نہ،"

میسج کے آگے فنی سمائل تھی۔۔۔۔

نور نے جواب دیا۔۔

"آپ کی خوش فہمی ہے، دنیا میں آپ کو یاد کرنے کے علاوہ اور بھی کام ہیں کرنے کو۔۔"

جوابی میسج موصول ہوا۔

"ویسے آج آپ بہت خوبصورت لگ رہی تھیں، دل کر رہا تھا کہ بس آپ کو دیکھتا رہوں۔۔"

نور نے میسج پڑھا اور ریڈ کاس کا رپلائے کیا۔۔۔

تھوڑی دیر ہی گزری کہ ایک اور میسج موصول ہوا۔۔ اس نے انباکس اوپن کیا اور پڑھنے لگی

"سوچتا ہوں میں جاناں

وقت کے پیروں میں

بیڑیاں میں پہنا دوں

اور خانہ دل میں

تیری اک حسین تصویر

تا ابد میں لٹکا دوں"

وہ مسکرا دی۔۔۔

☆☆☆☆

رات کا کھانا سب نے مل کر کھایا۔۔۔ اور کھانا کھا کر سب لاونج میں جا بیٹھے۔۔ نور جو برتن سمیٹ رہی تھی تبھی اسے لائبہ کی آواز آئی۔۔۔

"نور ایک بات تو بتاو؟؟

"پوچھو۔۔"

"کیاماجراہے آج کل تم ہر وقت موبائل سے چپکی رہتی ہو۔۔۔؟"

نور اس کے سوال پر گڑبڑاگئی۔۔۔اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ اسے کیا جواب دے۔۔۔

"نن۔۔۔۔۔۔۔نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں،،وہ میں افراء سے بات کررہی تھی کیونکہ اسکی آج طبیعت خراب ہوگئی تھی یونی میں تو بس اسی سے ہی۔۔۔"

نور سر جھکائے جواب دینے لگی۔۔۔

"اور تم بتاؤ کیسا چل رہاہے سب۔۔؟؟زیب سے بات ہوتی ہے ٹھیک ہے نہ وہ۔۔۔"

نور نے جلدی سے بات بدل دی مبادہ کہیں اس کی چوری نہ پکڑی جائے۔۔۔!!!

"ہاں ٹھیک ہے زیب،،ہوئی تھی رات کو بات۔۔۔!!!!"

لائبہ نے اسے جواب دیتے ہوئے اس کی بے چینی نوٹ کی۔۔

اسے نور کچھ الجھی سی دکھائی دی۔۔۔

☆☆☆☆

نور سونے کی غرض سے اپنے کمرے میں آکر لیٹ گئی۔۔اور لائبہ کی بات پر غور کرنے لگی۔۔۔

"کیا واقعی میں ایسی ہورہی ہوں۔۔" میں نے اسے سچ کیوں نہیں بتایا۔۔؟؟؟

کیوں مجھے ہر وقت ابراہیم کے میسج کا انتظار رہنے لگا ہے۔۔اور اس کا میسج آئے تو خوشی ہوتی،،اس کے بارے سوچنا اس سے بات کرنا کیا ہے آخر یہ سب۔۔؟؟؟اس نے سر دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیا۔۔۔

"یااللہ مجھے سکون دے،"

اتنے میں ابراہیم کا گڈ نائٹ کا میسج آیا۔۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

"یہ سب جو ہورہاہے کہیں یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟"

"نہیں نہیں،،ایسا کیسے ہوسکتا ہے،،ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا میں تو بس یونہی بات کرلیتی ہوں کیونکہ وہ کزن ہے،،دیٹس اٹ۔۔۔"

اچانک اس کے اندر سے آواز آئی اگر ایسا کچھ نہیں ہے تو پھر اس کے میسج پہ مسکرانا،،اور اس سے بات کرنے کی تڑپ یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟؟"

"میرا دل اس کی طرف کیوں ہمکتا ہے۔۔"

" میں اسے کے لیئے خاص محسوس کررہی ہوں۔۔۔کیوں،کیا ہے یہ سب۔۔آخر میرے ساتھ ہی کیوں ہورہاہے۔۔۔؟"

www.Novelshub.pk

وہ خود سے جنگ لڑتی لڑتی ہار گئی۔۔۔

آہ۔۔۔وہ ٹھنڈا سانس خارج کرتے ہوئے بولی۔۔۔!!!

فاسلِ،،،،نور تو آخر کار تم بھی اس مرض کا شکار ہو ہی گئی اتنی کچی نکلی تم بھی کہ اس کی محبت کے آگے تم نے بھی گھٹنے ٹیک دیے۔۔۔!!

ہانی آج گھر پہ آئی ہوئی تھی سب خوش گپیوں میں مصروف تھے کہ پھوپو کی کال آئی عتیقہ بیگم فون سننے چلی گئیں،واپس آئیں تو بولیں سب جلدی سے تیار ہو جاو تم لوگوں کی پھوپو کا فون تھا اور انہوں نے کہا کہ رات کا کھانا ہم ان کے ساتھ کھائیں۔۔

نور نے جب یہ سنا تو اس کا دل ایک عجیب لے پر دھڑکا اس کی دھڑکنوں نے ایک عجیب سا شور برپا کر دیا۔۔وہ اپنے دل کی آواز کو چپ کراتی کہنے لگی۔۔

"مما کیا سب کا جانا ضروری ہے،میرا دل نہیں ہے کہیں بھی جانے کو۔۔"

"انکار کسی صورت بھی نہیں،،تمہاری پھوپو نے اتنے پیار سے بلایا ہے اگر ہم میں سے کوئی نہ گیا تو انہیں کتنا برا لگے گا۔۔چلو اٹھو شاباش جلدی سے تیار ہو جاو۔۔"

ہانی نے جب نور کا بیزار انداز دیکھا تو وہ نور سے پوچھنے لگی کہ کیا ہوا ہے؟؟

نور جو اپنے ہی خیالوں میں گم تھی چونک سی گئی اور ہانی کو تکنے گئی جیسے اس کی چوری پکڑی گئی ہو۔۔

ہانی نے اسے زور سے جھنجوڑا تو نور ہوش میں آئی۔۔

"کیا ہوا ہے کہاں کھوئی ہو؟؟؟میں کب سے پوچھ رہی ہوں کہ کیوں جانے سے انکار کر رہی ہو۔۔؟"

کک۔۔۔کچھ نہیں بس یونہی۔۔دل نہیں۔۔لیکن جانا تو پڑے گا آخر اوپر سے آرڈر آیا ہے اور دونوں بہنیں ہنس دیں۔۔

نور کمرے میں تیار ہونے چل دی اور دل ہی دل میں کہنے لگی

اب کیا بتاو تمہیں ہانی،میں بس اس کے سامنے نہیں جانا چاہ رہی۔۔۔اور ٹھنڈی آہ بھر کر تیاری میں مصروف ہو گئی۔۔۔

☆☆☆☆

"امی۔۔۔۔امی۔۔۔!!!

بولو بیٹا اتنا شور کیوں مچا رہے ہو۔۔؟؟

"وہ دراصل میں باہر جا رہا تھا سوچا آپ سے پوچھ لوں آپ نے کچھ منگوانا تو نہیں ہے۔۔"

اتنے میں فاطمہ بولی

"نہیں بھائی سب کچھ تیار ہے آپ بس جلدی سے آجایئے گا۔۔۔"

"اچھا۔۔ سہی۔۔ پھر اچانک واپس مڑا اور کہنے لگا ویسے کون کون آرہا ہے۔۔ سب آرہے ہیں نہ؟؟؟

فاطمہ اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے ہنس دی اور شرارت سے بولی۔۔

"جی بھائی چھوٹے بڑے سبھی گھر والے آرہے ہیں۔۔ اور ہنستی چلی گئی۔۔"

ابراہیم اس کی ہنسی سے کھسیانا ہو کر کہنے لگا "میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا کہ کچھ کم ہو تو لیتا آوں۔۔" اور باہر چلا گیا۔۔

جبکہ فاطمہ بھی تیار ہونے چل دی کیونکہ صالح کو بھی تو فوٹوز بھیجنی تھی۔۔۔

☆☆☆☆

شام کے سات بج رہے تھے جب گیٹ پہ گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔۔۔

فاطمہ جلدی سے دروازہ کھولنے باہر آگئی۔۔

اس نے دروازہ کھولا تو تین گاڑیاں اندر داخل ہوئیں۔۔ گاڑی رکی۔۔۔ پہلی گاڑی زوار صاحب کی تھی لائبہ تیمور نکلے فاطمہ ان سے ملنے لگی ناجیہ بیگم بھی فاطمہ کو ملنے لگیں۔۔ زوار صاحب اپنی بہن کو ملنے لگے۔۔۔

اتنے میں احسن صاحب بھی گاڑی سے باہر آئے ان کے پیچھے عتیقہ بیگم، پارس اور نور تھے۔۔۔ اور پھر ہانی بھی اپنے میاں کے ساتھ گاڑی سے نکل آئی۔۔ زکیہ بیگم باری باری سب کو ملنے لگیں۔۔ اور اندر لے آئیں۔۔

ابراہیم جو بے چینی سے اندر ادھر سے ادھر گھوم رہا تھا ان سب کو دیکھ کر خوش ہوا اور باری باری سب سے ملنے لگا۔۔

جب نظر اس دشمن جاں کی طرف اٹھی تو پلٹنا ہی بھول گئی۔۔

وہ یک ٹک بے اختیار اسے دیکھے جا رہا تھا اور دل چاہ رہا تھا کہ بس یونہی تکتا رہے۔۔ نور اس کی نگاہوں سے پزل ہو کر بار بار ادھر ادھر دیکھے جا رہی تھی۔۔

یہ تاڑنے سے باز نہیں آئے گا، تاڑو نہ ہو تو۔۔ وہ دل ہی دل میں بڑبڑائی۔۔۔

تیمور نے مجبور ہو کر ابراہیم کے آگے ہاتھ لہرایا ارے بھائی کہاں کھو گئے ہم سب یہاں ہیں۔۔ ابراہیم ہنس دیا اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے سب کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

نور لائبہ بھی وہیں سب کے ساتھ بیٹھ گئیں۔۔

اتنے میں پھوپو بولیں

"ماشاءاللہ آج تو میری دونوں بیٹیاں بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔ ان کی بات پر ابراہیم کی نظر پھر اٹھی وہ نور کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔۔

"نور نے شاکنگ پنک شرٹ اور پنک ہی ٹراوزر پہنا تھا گلے اور بارڈر پر سلور گولڈ کا ہلکا سا کام ہوا تھا جو کہ اس ڈریس کی نفاست میں اور اضافہ کر رہا تھا۔۔ آنکھوں میں کاجل اور ہونٹوں پہ ہلکی نیچرل کلر کی لپ اسٹک اور بال کھلے دوپٹہ شانوں پہ پھیلائے نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔"

ابراہیم بار بار وارفتگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

نور نے نظریں جھکالیں۔۔۔

خوش گپیوں کے بعد فاطمہ بولی کہ کھانا لگ گیا ہے سب مل کر کھالیں۔۔ سب ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھنے لگے نور فاطمہ کو ہاتھ دھو کر آنے کا کہہ کر روم چلی گئی۔۔۔

جب واپس آئی تو سب بیٹھ چکے تھے صرف ابراہیم کے ساتھ والی چیئر خالی تھی۔۔

ابراہیم نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ ان دیکھا کر گئی۔۔

"بیٹھو بیٹا، پھپھو کہنے لگی۔۔"

چار و ناچار اسے بیٹھنا پڑا۔۔۔

ابراہیم خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا جبکہ نور جل جل کر آدھی ہو رہی تھی اسے ابراہیم پہ اور اپنی کم عقلی پر رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا کہ وہ کیوں گئی ہاتھ دھونے۔۔۔ جبکہ فاطمہ یہ منظر دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد نور جلدی سے اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ اور اس کے پیچھے پیچھے ابراہیم بھی آ گیا۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ یہاں بھی آ گئے میرے پیچھے پیچھے۔۔؟؟؟"

نور غراتے ہوئے بولی۔۔۔

ابراہیم نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔۔

شش۔۔ چپ کر جاو۔۔

اور شرارت سے گنگنانے لگا

"سات سمندر پار میں تیرے پیچھے پیچھے آ گیا۔۔"

جبکہ نور اپنے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ ہٹانے لگی۔۔

"کوئی فائدہ نہیں "جنگلی بلی۔۔"

www.Novelshub.pk

یہ آپ سے نہ ہو پائے گا۔۔۔

اور اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔

نور اسے اتنا قریب پا کر لال سی ہو گئی۔۔ اسے لگا اس کا دل پسلیاں توڑ کر ابھی باہر آ جائے گا۔۔ جب کہ ابراہیم اسے اپنے قریب پا کر پاگل سا ہونے لگا۔۔ وہ اور قریب ہوا۔۔ نور کو اپنے چہرے پر اس کی گرم نرم سانسوں کی حدت محسوس ہوئی۔۔ اور وہ اس حدت سے جلنے لگی۔۔ وہ آہستگی سے اس کے مضبوط چٹان جیسے وجود کو ہٹانے لگی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔۔ وہ آہستہ سا جھکا اور نور کے کان کے قریب آکر بولا

"سچ میں چھوٹی سی پیاری سی ڈری سہمی ہوئی کوئی شہزادی اپسرا گڑیا لگ رہی ہو۔۔ نور نے شرم سے نظریں جھکالیں۔۔"

"ابراہیم اس کی اس ادا پر دل و جان سے فدا ہوا۔۔"

"پلیز جایئے کوئی آ گیا تو پتا نہیں کیا سوچے گا۔۔"

"جانے کے لیئے تھوڑی نہ آیا ہوں تمہاری زندگی میں۔۔"

نور کے گال سرخ ہونے لگے ابراہیم پر اس کا خمار چڑھنے لگا اور وہ اس پر جھکنے لگا کہ اتنے میں پیچھے سے ہانی آئی۔۔۔

ابراہیم بھی ایک لمحے کو گھبرا گیا لیکن فوراً خود کو سنبھال لیا۔۔

"ابراہیم بھائی آپ نے نور کو کہیں دیکھا ہے؟"

ابراہیم فوری سر گھما کر بولا

"نن۔۔۔ نہیں تو۔ کیوں کیا ہوا؟"

"نہیں کچھ نہیں۔۔ شاید واش روم ہو گی، میں دیکھتی ہوں اسے اور واپس چلی گئی۔۔۔"

نور اس کے قریب کھڑی اسکے چوڑے اونچے مضبوط وجود کے سامنے جیسے چھپ سی گئی۔۔۔

ہانی واپس چلی گئی۔۔۔

اور نور کی جان میں جان آئی۔۔۔

اور غصے سے ابراہیم کی طرف دیکھ کر بولی "ابھی اسے پتا لگ جاتا تو کیا بولتی میں۔۔۔؟"

ڈونٹ وری جب تک میں ہوں آنچ بھی نہیں آنے دوں گا۔۔ اور اس کا ہاتھ چھوڑ کر باہر چلا گیا۔۔

www.Novelshub.pk

نور پیچھے کھڑی اس کے آخری جملے کے فسوں میں کھو گئی۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد چائے کا دور دورہ چلا اس دوران اسے ابراہیم کہیں نظر نہ آیا۔۔۔

اور وہ سب واپس گھر آ گئے۔۔۔نور کی نگاہیں اسے ڈھونڈتی رہیں مگر وہ کہیں نہ دِکھا۔۔

☆☆☆☆

اگلے دن بارہ بجے تک نور سوتی رہی۔۔۔

جاگی تو فریش ہو کر باہر آ گئی۔۔۔جہاں ہانی اور لائبہ شاپنگ کا ارادہ بنائے بیٹھی تھیں۔۔

نور نے سنا تو وہ چیخ کر بولی

"میرے بغیر،،اکیلے اکیلے ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ہانی کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔

اور وہ تینوں ناشتہ کر کے مال آ گئی۔۔۔

اور لگاتار تین گھنٹے کی شاپنگ کے بعد وہ تینوں تھک کر چور ہو چکی تھیں۔۔۔

اور اب بھوک بھی لگ رہی تھی۔۔وہ تینوں کچھ کھانے کی غرض سے پاس ہی ریسٹورنٹ میں آ گئی۔۔۔

نور کا تھکن سے برا حال تھا۔۔وہ سائیڈ ٹیبل پہ جا کر بیٹھ گئیں۔۔

کھانا آرڈر کرنے کے بعد ہانی بولی۔۔

"آج اتنے ٹائم بعد یوں پھر سے وہی انجوائے منٹ۔۔۔مزہ ہی آ گیا۔۔

اور تینوں مسکرا دیں۔۔

اتنے میں کھانا آ گیا اور وہ تینوں ندیدیوں کی طرح کھانے پر ٹوٹ پڑیں۔۔

کھانے کے بعد وہ باہر کی طرف آ گئیں۔۔

جبکہ نور پیچھے سے شاپنگ بیگز اٹھاتی ہوئی آ رہی تھی کہ احد آ گیا۔۔۔

احد اسے دیکھ کر بولا

"واؤ،واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز"

نور رسمی سا ہیلو بول کر آگے بڑھنے لگی کہ احد بولا ار کو تو سہی۔۔

"ہاں بولو۔۔؟؟" نور نے جواب دیا۔۔

"کس کے ساتھ آئی ہو۔۔؟"

"کیوں ہر بات تمہیں بتانا لازمی ہوتا ہے۔۔۔"

www.Novelshub.pk

نہیں میں نے تو ویسے ہی پوچھ لیا پر تم تو ہر وقت آگ بگولا ہوئی رہتی ہو۔۔

"سسٹر اور کزن کے ساتھ آئی ہوں۔۔۔" نور نے احسان کرتے ہوئے بتایا۔۔

"بہت شکریہ آپ کا میم۔۔۔پتا نہیں کیسے یہ آپ کا احسان چکاؤں گا۔۔"

سامنے بھی احد تھا جو کبھی ادھار رکھنے والوں میں سے نہ تھا۔۔

نور کو اس کے انداز پہ ہنسی آگئی۔۔۔

جبکہ احد خدا حافظ بول کر آگے بڑھ گیا۔۔

نور بھی آگے بڑھنے لگی کہ قریب سے بھاگتے ہوئے ایک لڑکی آئی۔۔۔

"سنو سنو لڑکی دور ہو جاؤ اس سے"

"کس سے اور کون ہو تم۔۔؟"

نور نے اچھنبے سے پوچھا۔۔

"وہ سب چھوڑو بس اس سے دور رہو ورنہ وہ تمہاری زندگی خراب کر دیگا۔۔"

"دور ہو جاو بس اچھی رہ جاو گی۔۔"

یہ کہہ کر وہ چل دی۔۔۔

نور اسے جاتا دیکھ کر حیرانی سے خود کلامی کرتے ہوئے بولی۔

کون تھی یہ اور مجھے احد سے دور ہونے کا کیوں بول گئی وہ کیسے جانتی ہے احد کو اور مجھے اس طرح کیوں منع کیا۔۔۔؟"

طرح طرح کے سوال اس کے دماغ میں سر اٹھانے لگے

وہ سوچ میں ڈوب گئی

اتنے میں ہانی نے اسے آواز لگائی۔۔۔

نور چلو بھی۔۔

اور نور سر جھٹکتے ہوئے ان کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

گھر آکر بھی وہ رات تک گاہے بگاہے اسی لڑکی کے بارے سوچتی رہی کہ کون تھی آخر وہ۔۔۔اور یوں حواس باختہ سی ہو کر بھاگ گئی۔۔

وہ احد کو کیسے جانتی ہو گی۔۔۔۔؟؟

خیر مجھے کیا۔۔

ww.Novelshub.pk

وہ سر جھٹک کر کھانا کھانے لگی پھر چائے بنائی بہنوئی کے لیئے۔۔

چائے پی کر کچھ دیر گپ شپ کر کے ہانی اپنے گھر چلی گئی۔۔

نور مما کی مدد کر کے سارے کاموں سے فارغ ہو کر لائبہ چچی مما کو گڈ نائٹ بول کر کمرے میں آگئی اور بستر پر لیٹتے ہی سو گئی۔۔۔

رات کا آخری پہر تھا جب اس کا موبائل بجنے لگا اس نے مندی مندی آنکھوں سے دیکھا تو صبح کے پانچ بج رہے تھے اس نے موبائل دیکھا تو "ابراہیم کالنگ" چمک رہا تھا۔۔

فون بج بج کر بند ہو گیا تھا۔

اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی۔۔

کچھ دیر گزری فون دوبارہ بجنے لگا۔۔

اس نے جلدی سے فون کان سے لگایا اور نیند بھری آواز میں بولی

"اسلام و علیکم۔۔"

"وعلیکم اسلام، کیسی ہو۔۔؟"

"الحمد اللہ میں ٹھیک ہوں آپ بتایئے خیریت اتنی صبح صبح کال۔۔۔!!"

"ہاں سب خیریت ہے، کیوں میں ویسے کال نہیں کر سکتا کیا۔۔؟" ابراہیم کی ناراضگی بھری آواز گونجی۔۔

"ارے نہیں نہیں، میرا وہ مطلب نہیں تھا میں نے اسلیے پوچھا کہ صبح کے پانچ بجے آخر ایسی کیا بات۔۔

"ابراہیم کا قہقہ بلند ہوا۔۔اور بولا ڈر گئی نہ،، ارے میں بس مزاق کر رہا تھا۔۔"

"نور غصے سے موبائل کو دیکھنے لگی دوبارہ کان سے لگا کر بولی خیر بتایئے اتنی صبح صبح کیا آفتاد آن پڑی جو آپ نے فون کر دیا۔۔۔"

ابراہیم کی آواز ایک دم گھمبیر ہوئی۔۔۔"بس جیسے ہی جاگا سب سے پہلے تمہارا ہی خیال آیا اور دل بے چین ہو گیا تم سے بات کرنے کو دل کیا تو فون کر دیا اور ایک دم خاموش ہو گیا۔۔۔"

نور اس کی آواز کے سحر میں کھو سی گئی۔۔ گہرا سناٹا سا چھا گیا۔۔۔

دوسری جانب سے ابراہیم ہیلو ہیلو کرتا رہا۔۔۔ مگر وہی ہنوز خاموشی۔۔

ارے بھئی کیا ہوا زندہ ہو نہ؟؟ کس مراقبے میں کھو گئی ہو۔۔۔

نور ایک دم حال میں واپس آئی۔۔۔کچھ نہیں بس یونہی۔۔

"اچھا سنو،، مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔ اگر اجازت ہو تو۔۔۔" ابراہیم عاجزی سے بولا

"جی کہیئے۔۔؟؟نور نے آہستگی سے جواب دیا۔۔۔

ایک خوبصورت سی غزل اس نے نور کو سنائی

Apni MOHABBAT Ki Kitaab Likh Raha Hun-

Jo Huay Na Pooray Woh Khuwab Likh Raha Hon,

Jis Se Roshan Hui Kul Kainaat Meri,-

Us Chand Se Chehre Ko Mehtaab Likh Raha Hon,

Jb Se Usne Muje Raahon Mein Chhora Hai Tab Se..

Usay Acha Aur Khud Ko Kharab Likh Raha Hon,

Wo Agar Bura Na Maanay To Ay Meri Jaan

Main Usay Apni Saltanat Ka Nawab Likh Raha Hon,

Hum Ne Yunhi Nhi Itne Kaaghaz Siyaah Kiye-

Bus Uski Or Apni Wafaon Ka Hisaab Likh Raha Hun..!!

"میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں، اتنی کہ اگر بتانے بیٹھوں تو لفظ کم پڑ جائیں، اتنی محبت کرتا ہوں جتنا آسمان ستاروں سے، کیونکہ ستاروں کا وجود آسمان کے بغیر ادھورا اور نا ممکن ہے جس طرح پھول کو خوشبو سے محبت ہے، کیونکہ پھول کا وجود خوشبو کے بغیر ادھورا ہے، اسی طرح ڈاکٹر ابراہیم حیات کا وجود ماہ نور کے بغیر ادھورا ہے۔۔!!

میں اپنی پوری زندگی تمہارے سنگ جینا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا چاہتا ہوں۔۔

کیا تم اس سفر میں میرا ساتھ دو گی؟؟میری ساتھی میری ہمدم بنو گی۔۔میری دکھ سکھ کی ساتھی بنو گی میرے دل کی مسند پر بیٹھ کر راج کرو گی۔۔۔!!

جبکہ نور اس انوکھے اظہار محبت پر حیران ساکت ہو گئی۔۔۔اتنی محبت، اتنی محبت کوئی کر سکتا ہے بھلا کسی سے۔۔وہ اس اظہار پر خود کو دنیا کی خوش قسمت لڑکی تصور کرنے لگی۔۔وہ ڈاکٹر ابراہیم حیات کی محبت کے رنگ میں خود کو رنگا محسوس رہی تھی۔۔

جبکہ دوسری طرف ابراہیم بار بار ہیلو بول رہا تھا اور یہ کہ نور جواب دو۔۔۔

نور نے چپکے سے فون بند کر دیا۔۔اور فون کو دیکھ کر کہنے لگی

ہاں ڈاکٹر ابراہیم میں بھی آپ سے اتنی ہی محبت کرتی ہوں نہ جانے کب سے پر ہاں آپ بھی آخر میرے دل پر حکمرانی کر بیٹھے، چرا لیا میرا دل۔۔۔

آپ کو ڈاکٹر نہیں چور ہونا چاہیئے تھا۔۔۔

اس بات پر خود ہی ہنس دی۔۔

اور پھر آسودہ سی آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔۔

اور صبح کی کرنیں اس خوبصورت اظہار محبت پر کھلکھلا اٹھیں۔

صبح کا اجالا ہر طرف پھیل چکا تھا نور تیار ہو کر یونیورسٹی چل دی۔۔

آج افراء چھٹی پہ تھی تو وہ لیکچر لینے کے بعد کیفے میں جا کر ایک ٹیبل پر بیٹھ گئی کیونکہ اکثر وہ وہی بیٹھ جاتی تھی جب کوئی اسائنمنٹ بنانا ہو یا ویسے ہی، تو وہ وہیں جا کر بیٹھ گئی۔۔

دوسری جانب احد نے اسے کیفے کی طرف جاتا دیکھ لیا اسے یہی موقع سہی لگا نور سے بات کرنے میں، وہ اسی کی طرف چل دیا۔

"نور.......ہیلو' کیسی ہیں مس آپ؟" بہت دنوں بعد وہ آج اسے نظر آئی تھی۔ کیفے کے اسی ٹیبل پر اسی پوزیشن میں بیٹھی' ایک ہاتھ کولڈ ڈرنک کے گلاس پر جمائے اور ایک ہاتھ پر ٹھوڑی ٹکائے باہر کھڑکی سے باہر دیکھتی۔۔(جب اس نے اسے پہلی بار دیکھا تھا تو اسی کیفے میں اسی طرح ہی بیٹھے دیکھا۔۔) وہ سوچنے لگا۔۔ اچانک اسے نور کی آواز واپس حال میں کھینچ لائی۔۔

"فائن' تھینک یو......"

یک دم وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ہلکی مسکراہٹ دیکھ کر اسے ہمت ہوئی وہ مسکرا دیا۔۔

"شکر ہے میڈم آپ نے پہچان لیا' ورنہ میں تو سمجھ رہا تھا کہ مجھے ایک بار پھر اپنا تعارف کروانا پڑے گا..." احد یونہی کھڑے کھڑے طنزیہ لہجے میں بولا اور اس کے سامنے والی کرسی گھسیٹی اور اجازت طلب نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"نور اسے خشمگیں نگاہوں سے گھورتی بولی خیر سے آج بہت ہی زیادہ تمیز کا مظاہرہ نہیں کر رہے آپ مسٹر احد۔۔؟"

"اینی ویز، یس شیور۔" وہ بولی۔۔۔

"یہ ٹیبل آپ کی ہے؟" کرسی پر بیٹھتے ہوئے احد نے گفتگو کا آغاز کیا۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ پچھلی دفعہ بھی یہیں بیٹھی تھی اسی طرح.... احد کو اس کے بیٹھنے کا انداز ازبر تھا۔۔۔

"ہاں تو تمہیں کیا تکلیف ہے جیسے مرضی جہاں بھی بیٹھوں۔۔" نور اکھڑے لہجے میں بولی۔۔

"ارے ارے ریلیکس! بس تیار بیٹھی ہوتی ہو حملہ کرنے کو۔۔" احد ہنستے ہوئے بولا۔

نور نے الجھن آمیز لہجے میں اس کی طرف دیکھا

"مجھے یہ جگہ اچھی لگتی ہے وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔"

"دوست نہیں آئی آج آپکی۔۔؟" احد پھر گویا ہوا۔۔

"نہیں۔۔" نظریں کولڈ ڈرنک پر جمائے بولی۔۔

"اس کے علاوہ باقی کوئی دوست نہیں؟" احد نے دوسرا سوال جھاڑا۔۔

"نہیں۔۔" نور نے مختصر جواب دیا۔۔

"کیوں؟" احد نے وجہ دریافت کی۔۔

"پتا نہیں۔" اس کے انداز سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ کتنی بے سکون ہو رہی ہے اس طرح کے بے تکے سوالوں سے۔۔۔۔

"عجیب بات ہے، دوست تو دو چار بنانے چاہیں نہ کہ اگر ایک نہ بھی آئے تو اکیلا پن فیل نہ ہو۔۔" احد بولا تو نور اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔

احد جب بھی اسے دیکھتا اسے اس میں عجیب سی کشش محسوس ہوتی نہ جانے کیا خاص بات تھی یہ نہیں تھا کہ احد کو اس سے اندھا دھند پیار تھا لیکن اسے دیکھتے ہی اسکی طرف کھینچا چلا جاتا۔۔

"میں اب چلتی ہوں میرا ڈرائیور آ گیا ہے۔۔" یک لخت ہی اس کی ساری باتوں کو نظر انداز کر کے وہ وہاں سے اٹھ گئی اور اس سے پہلے احد اس سے کچھ کہتا وہ بولی "پلیز میرے پیچھے مت آنا۔" وہ اسے ہکا بکا چھوڑ کر وہاں سے جا چکی تھی اور وہ وہیں جاتا دیکھتا رہا۔۔

☆☆☆☆

کتنے دن ہو گئے ابراہیم نے نور سے بات نہیں کی تھی وہ اسے کال کرنے کی نیت سے فون اٹھاتے سوچ رہا تھا۔۔

بیل جا رہی تھی مگر دوسری طرف سے کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔وہ بھی متواتر طور پر کال کئے جا رہا تھا۔۔ آخر کار نور نے کال ریسیو کر لی۔۔

"ہیلو۔۔اسلام و علیکم۔۔"

"وعلیکم اسلام۔۔۔" نور نے بیزاری کے ساتھ جواب دیا۔۔۔

"کیسی ہو اور کدھر ہو۔۔؟" ابراہیم نے سکون آمیز لہجے میں بولا۔۔

"ٹھیک ہوں اور یہیں ہوں اور کدھر ہونا ہے میں نے۔۔؟؟ وہ لہجے میں بیزاری سموتے ہوئے بولی۔۔

"مس! اس خاکسار کو آپ کی بہت یاد آ رہی تھی آپ تو بات کرتی ہی نہیں تبھی سوچا کہ آج خود ہی یاد کیئے دیتے ہیں اور زبر ستی یاد دلا بھی دیتے ہیں اپنی۔ کیونکہ آپ کو تو توفیق ہوئی نہیں کبھی کہ بات کر لو۔۔۔" ابراہیم ایک ہی سانس میں بولے گیا۔۔

"دیکھیئے ابراہیم۔۔" نور نے تمہید باندھی ہی تھی کہ ابراہیم اس کی بات کاٹ کر بولا۔۔

"ہائے میں مر جاواں آج پہلی بار اپنا نام اتنا خوبصورت لگ رہا ہے آپ کے منہ سے۔۔"

www.Novelshub.pk

"اگر آپ کے چٹکلے ختم ہو گئے ہوں تو میں بولوں۔۔" نور انتہائی سپاٹ لہجے میں بولی۔۔

"جی بولیں۔۔" ابراہیم ایک دم سیریس ہوا۔۔

"یاد آنے کا یہ مطلب نہیں کہ میں سارے کام چھوڑ چھاڑ کر ہر وقت آپ سے بات کرتی بیٹھوں۔۔ مجھے اور بھی ہزاروں کام ہوتے ہیں۔۔ آپ کی باتوں سے آپ ڈاکٹر کم اور چھچھورے، ٹھرکی زیادہ لگتے ہیں مجھے۔۔ جسے ہر وقت مزاق سوجھتا رہتا ہے جب دیکھو۔ کم آن ڈاکٹر ابراہیم ایک ڈاکٹر ہونے کی حسب سے آپ کی کچھ ذمہ داریاں بنتی ہیں انہیں پورا کیجیئے۔۔" نور فل تپے ہوئے انداز میں بولی اور فون کاٹ دیا۔۔

دوسری جانب ابراہیم ششدر سا فون کو تکتے گیا اسے سمجھنے میں کچھ وقت لگا کہ اچانک ہوا کیا جو نور اتنا بھڑک گئی یاد آنے پر بھی اسے سمجھ نہ آیا کہ آخر اس نے ایسا کیا بول دیا جو نور کو اتنا ناگوار گزرا۔۔ ہونٹ بھینچے اس نے زور سے ٹیبل پر مکا مارا۔۔ اور دھیان بٹانے کو فائل کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔

نور کو کافی دیر بعد احساس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ بول گئی ہے پتا نہیں آج اسے کیوں صبح سے غصہ آ رہا تھا پہلے دوپہر کو لائبہ سے منہ ماری ہو گئی اور اب ابراہیم۔۔۔

"اوہ گاڈ۔۔۔ یہ کیا ہو گیا مجھ سے، کتنا برا لگا ہو گا نہ ابراہیم کو میں نے کتنا کچھ بول دیا انہیں۔۔ نجانے کیا کیا سوچ رہے ہوں گے کہ کتنی بدتمیز ہوں میں۔۔ بلاوجہ ان پہ غصہ کر بیٹھی۔۔" نور کو احساس شرمندگی نے آن گھیرا۔۔

وہ سوچنے لگی کہ کس طرح ابراہیم سے معافی مانگے۔۔ کافی دیر سوچنے کے بعد اس نے سوری کا ٹیکسٹ ابراہیم کو سینڈ کر دیا۔۔ اور جواب کا انتظار کرنے لگی۔۔

دوسری جانب سے جواب ندارد۔۔!!

اس نے پھر سے میسج ٹائپ کیا

"آئی ایم سوری. نجانے غصے میں کیا کچھ بول گئی آپ کو۔۔ پلیز معاف کر دیجیئے گا۔۔"

لیکن کافی دیر کے بعد بھی ابراہیم کی طرف سے جواب نہ پا کر وہ بے سکون سی ہو گئی۔۔۔

"شاید انہیں کچھ زیادہ ہی برا لگا۔۔ میں بھی تو کچھ سوچتی سمجھتی نہیں جو منہ میں آئے بولتی چلی جاتی ہوں۔۔" وہ خود کو کوستی کچن میں مما کی ہیلپ کرانے چل دی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب ابراہیم کو شدید غصہ آ رہا تھا نور کے انداز پر۔۔۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا کسی نے اس سے اونچی آواز میں بات کی تھی وہ بھی اس انداز میں۔۔۔ ورنہ اب تک کسی نے یوں بات نہیں کی تھی۔۔۔ وہ غصے میں پاگل ہوا جا رہا تھا اسے نور کے میسجز موصول ہوئے اس نے بغیر پڑھے موبائل آف کر دیا۔۔

پوری رات گزر گئی پورا دن گزر گیا۔۔ مگر ابراہیم کی طرف سے اسے کوئی کال یا میسج موصول نہیں ہوا۔۔۔

www.Novelshub.pk

نور سچ مچ پریشان ہوگئی۔۔۔یونیورسٹی سے آکر وہ اسے کال کرنے لگی چار پانچ بار کال کرنے کے بعد بھی ابراہیم کی طرف سے کوئی رسپانس موصول نہ ہوا۔۔۔وہ پاگل سی ہوگئی۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے منائے ابراہیم کو۔۔۔

سوچتے سوچتے اس نے پوئٹری فارورڈ کردی۔۔

ابراہیم نے میسج دیکھا تو پوئٹری تھی وہ نہ چاہتے ہوئے بھی پڑھنے لگا۔۔

"سنا تھا ہم نے

دنیا سے

کہ لوگ جو بھی کہتے ہیں

وہ ٹھیک کہتے ہیں

جان بوجھ کر

پھر بھی

قدم اس راہ پر رکھے

جہاں پتھر تھے سب بکھرے

جہاں رشتے تھے سب کھارے

جہاں باطل تھے گھر سارے

پھر کیسے لوٹ کر جاتے

قصور بھی تو اپنا تھا

یہ زیست جتنی بڑی تھی

سزا بھی اتنی بڑی تھی۔۔۔۔!

اور پوئٹری کے نیچے سوری کے ساتھ رونے والی اسمائلی تھی۔۔

ابراہیم کو ہنسی آگئی۔۔

وہ ٹھیک ہوگیا تھا لیکن وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ نور کے لیئے وہ کتنی ویلیو رکھتا ہے وہ اسے کس طرح سے مناتی ہے تبھی وہ جان بوجھ کر ناراضگی بڑھا رہا تھا۔۔

www.Novelshub.pk

دوسرا دن بھی یونہی بیت گیا۔۔۔ مگر ابراہیم کی طرف سے اسے نہ کوئی میسج آیا اور نہ ہی وہ اس کی کال پک کر رہا تھا۔۔۔ رات کو سوتے وقت اس نے ایک اور میسج بھیجا۔۔

دوسری جانب ابراہیم بھی غیر معمولی طور پر اس کی طرف سے ٹیکسٹ کا منتظر تھا۔۔

اس کی طرف سے میسج پا کر وہ مسکرا دیا۔۔۔ انباکس اوپن کیا تو شعر تھا۔۔

"زندگی شاید اسی کا نام ہے

دوریاں' مجبوریاں' تنہائیاں۔۔

وہ اپنے موبائل میں اس کی فوٹو دیکھنے لگا اور یونہی دیکھتے دیکھتے موبائل سینے سے لگائے سو گیا۔۔

☆☆☆☆

آج مجھے جلدی نکلنا ہے گھر کے لیئے۔۔۔ نور بیگ میں کچھ تلاش ہوئے بولی۔

"کیوں خیریت۔۔؟؟" افراء چونکی۔۔

"ہاں سب خیریت ہے بس تھوڑا کام ہے مارکیٹ سے ہوتے ہوئے جانا ہے" نور نظریں چرانے لگی۔۔

"ارے تو ڈرائیور کے ساتھ یا آنٹی، لائبہ میں سے کسی کے ساتھ چلی جانا، ایسے کیسے اکیلی جاؤ گی۔۔" افراء فکر مند ہوئی۔۔

"یار ایکچوئلی ہانی اور بھائی کے لیئے کچھ شاپنگ کرنی ہے۔۔ گھر سے وقت ملتا نہیں تو اس لیئے سوچ رہی ہوں ابھی چلی جاؤں۔۔" نور نے تفصیل سے جواب دے کر اس کی تسلی کروائی۔۔ اور افراء بھی مطمئن ہو کر چپ کر گئی۔۔

لیکن اسے کچھ کھٹک رہا تھا کہ کچھ ہے جو نور اس سے چھپا رہی ہے اسے بتانا نہیں چاہتی۔۔

یہی سوچ کر اس نے ایک بار پھر نور سے پوچھا

"کیا بات ہے نور کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نہ؟ کوئی پریشانی یا کوئی اور مسئلہ ہے جو تم مجھے نہیں بتا رہی۔۔۔"

افراء اسے ٹٹولتی نظروں سے دیکھ رہی تھی جب کہ نور کی ہتھیلیوں پہ پسینہ آنے لگا جیسے افراء نے اس کی چوری پکڑ لی ہو۔۔

"نن۔۔۔ نہیں تو ایسی ویسی کوئی بات نہیں ہے اور اگر ایسی کوئی بات ہوتی بھی تو تم ہی تو میری اکلوتی دوست ہو تمہیں نہیں بتاؤں گی تو پھر کسے بتانا ہے۔۔؟ خواہ مخواہ تم زیادہ سوچ رہی ہو۔۔"

افراء ہنکارا بھر کر لمحہ بھر کو خاموش ہوئی۔۔

اتنے میں افراء کی شٹل آ گئی وہ اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

نور بھی کچھ سیکنڈز بعد اٹھی اور دوپٹہ سنبھالتے ہوئے باہر کی طرف چلی گئی۔۔ احد جو اسی کی طرف آ رہا تھا۔۔ اسے غیر معمولی طور پر یوں بھاگتے دیکھا تو حیران ہوا اور سوچنے لگا کہ اسے کیا ہوا ہے یہ کیوں حواس باختہ سی بھاگ رہی ہے۔۔

اسے لگا کہ اسے نور کی ہیلپ کرنی چاہیئے وہ اس کے پیچھے پیچھے باہر آ گیا۔۔

باہر آ کر وہ اور زیادہ حیران ہوا کیونکہ نا تو اسے لینے گاڑی آئی تھی اور نہ ہی وہ شٹل پہ دوست کے ساتھ گئی ہے۔۔ تو پھر یہ کدھر جا رہی ہے۔۔۔

اسے فکر ہوئی۔۔۔

نور جو آج گھر منع کر کہ آئی تھی کہ ڈرائیور کو نہ بھیجیں وہ افراء کے ساتھ شٹل پہ آ جائے گی۔۔ کیونکہ وہ گھر سے سوچ کر آئی تھی آج ہر صورت وہ ابراہیم سے مل کر اس سے بات کرے گی۔۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی روڈ کی طرف جا رہی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اسے ایک دن یہ سب بھی کرنا پڑے گا۔۔۔ یہی سب جو کچھ وقت پہلے اسے بکواس لگتا تھا آج وہ خود یہ سب کرے گی۔۔۔

لحظہ بھر کو اس کے ضمیر نے اسے للکارا اسے احساس ہوا کہ وہ گھر والوں سے جھوٹ بول کر جا رہی ہے۔۔

لیکن فوراً خود کو سمجھایا کہ کچھ غلط نہیں کر رہی کزن ہی تو ہے اسے منانا بھی تو ضروری ہے۔۔ آتے خیالات کو جھٹکتے ہوئے وہ رکشہ میں بیٹھ چکی تھی۔۔

احد مسلسل اس کے پیچھے پیچھے تھا اسے خود سے الجھتا دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔۔ وہ گاڑی رکشہ کے پیچھے لگا دی۔۔

"بس انکل یہی روک دیں۔۔ نور نے ہاسپٹل سے تھوڑا دور رکشہ رکوایا پیسے دے کر آگے پیچھے دیکھ کر خود کو کمپوز کرتی آگے بڑھی احد بھی اس کے پیچھے پیچھے وہیں آ رکا اور حیران ہو گیا کہ وہ ہاسپٹل کیا کرنے آئی ہے۔۔ کون ہو سکتا ہے یہاں بھلا۔۔ ؟؟؟ وہ اسی سوچ میں ڈوبا اس کے پیچھے پیچھے آیا۔۔ وہ آگے بڑھ ہی رہا تھا کہ ایک عورت تیزی سے اسے کے پیچھے سے آتی نور کے پاس گئی نور اسے دیکھ کر ڈر گئی۔۔ احد بھی ایک لمحہ کو چونک سا گیا۔۔

وہ عورت نور کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگی کہ دور ہو جاؤ وہ تمہیں تباہ کر دے گا بھاگ جاؤ۔۔ نور مدد کے لیئے اِدھر اُدھر دیکھنے لگی اچانک احد اس کے پاس آیا، وہ عورت احد کو دیکھ کر ڈر کے بھاگ گئی اور جاتے جاتے بھی کہہ گئی کہ بھاگ جاو بھاگ جاو۔۔

"احد تم یہاں۔۔؟" نور حیرانی سے پوچھنے لگی۔۔

"ہاں میں کسی کام سے آیا تھا یہاں لیکن تم یہاں کیا کر رہی ہو تمہیں تو گھر ہونا چاہیئے تھا۔۔" احد نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ میں یہاں کسی کام سے آئی تھی۔۔

"اور راہ چلتے ایسے سب کی باتیں نہیں سنتے اگنور کیا کرو۔۔" احد نے اسے کہا۔۔

"لیکن وہ تھی کون۔۔؟" نور نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔۔

"معلوم نہیں ہو گی کوئی پاگل، تم دھیان مت دو اور چلو گاڑی میں بیٹھو کہیں بھی منہ اٹھا کر چل پڑتی ہو۔۔" احد نے غصے کے عالم میں کہا۔۔

www.Novelshub.pk

"ایکسکیوزمی مسٹر، آپ ہوتے کون ہیں مجھ پر یوں حکم چلانے والے" نور تقریباً چیختے ہوئے بولی۔۔

"سب سے پہلے تو آہستہ بولو یہ روڈ ہے کوئی تمہارا گھر یا یونی نہیں میڈم۔۔ سو بی ان یور ہدس۔۔

"مسٹر احد ڈونٹ کراس یور ہدس آپ جایئے میں اپنا کام ختم کر کے خود گھر چلی جاؤں گی۔۔" نور یہ بول ہاسپٹل داخل ہو گئی۔۔۔

احد غصے بھری نظروں سے اسے اندر جاتا دیکھتا رہا، میری بلا سے بھاڑ میں جاؤ، کہتا ہوا واپس مڑ گیا۔۔

☆☆☆☆

سر آپ سے ملنے کوئی میم آئی ہیں۔۔ کہہ رہی ہیں کہ اپائنمنٹ تھی آپ کی ان کے ساتھ۔۔۔ پیون دروازہ کھول کر اس سے پوچھنے لگا۔۔

ابراہیم جو ابھی راونڈ لگا کر اپنے کیبن میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ پیون نے اسے پیغام دیا۔۔

وہ سوچ میں پڑ گیا کہ ایسی کوئی بھی اپائنمنٹ نہیں تھی اس کی کسی کے ساتھ، پھر یہ کون ہے جو یوں کہہ رہی ہے۔۔ خیر آئی ڈونٹ کیئر۔۔ وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔

"سنو، ان میڈم سے بول دو کہ میں فری نہیں ہوں میری آل ریڈی کافی اپائنمنٹس ہیں،

انہیں کہیں بعد میں آیئے گا۔۔۔"

"اوکے سر" پیون سر ہلاتا واپس مڑ گیا۔۔ وہ چیئر پر ایزی ہو کر سر ٹکاتے ہوئے آنکھیں موند کر لیٹ گیا۔۔

کچھ دیر بعد پیون دوبارہ اندر آیا۔۔

"سر وہ کہہ رہی ہیں انہیں ارجنٹ ملنا ہے آپ سے کوئی کام ہے وہ زبردستی اندر آنا چاہتی ہیں سر بہت مشکل سے روکا ہے انہیں، جانے کا نام ہی نہیں لے رہی بضد ہیں کہ آپ سے مل کر ہی جائیں گی۔۔" پیون ایک ہی سانس میں بولے گیا

"بہت ہی بد تمیز خاتون معلوم ہوتی ہیں، خیر بھیجیے اندر انہیں۔۔"

"نور جیسے ہی اندر آتے ہی پوچھا، مے آئی کم ان سر؟"

ابراہیم آواز سن تیزی سے مڑا اور نور کو پا کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔۔

"یس کم ان، آپ اور یہاں۔۔۔ خیریت سے مس؟" ابراہیم خوشی چھپاتے ہوئے طنزیہ بولا

"جی میں، نہیں آسکتی کیا۔۔۔" نور ناراضگی اور مان سے بولی۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں، خیر بتایئے کیا منگواوں چائے، کافی، جوس؟

نہیں کچھ بھی نہیں بس مجھے اتنا بتائیں کہ آپ مجھ سے خفا کیوں ہیں ایک ہفتہ ہو گیا مگر آپ ہیں کہ نہ کوئی کال پک کر رہے نہ ہی میرے کسی میسج کا جواب۔۔ نور روہانسی ہو کر بولی۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے میں آپ سے خفا نہیں ہوں بس روٹین کچھ ایسی چل رہی ہے تبھی آپ سے کا نٹیکٹ نہیں کر پایا۔۔" ابراہیم جھوٹ موٹ کی ناراضگی دکھاتے ہوئے بولا۔۔

اور فون کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔نور کو اس کی حرکت پہ غصہ آیا وہ غصے سے آگے بڑھی اور ابراہیم پہ جھپٹ پڑی اور غصے میں ابراہیم کو جھنجوڑتے ہوئے بولی۔۔

"میں یہاں آپ سے بات کرنے آئی ہوں اور آپ ہیں کہ مسلسل مجھے اگنور کیئے جا رہے ہیں ایسی کیا بات بری لگی آپکو جو اتنا روڈ بی ہیو کر رہے مجھ سے، کتنی بار سوری بول چکی ہوں مگر آپ ہیں کہ مان ہی نہیں رہے تبھی آج یہاں خود چل کر آئی۔۔نور بولتے بولتے رو دی اور ابراہیم کو اس کی اس معصومانہ ادا پہ بے انتہا پیار آیا اس نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کرایا اور پانی دیا نور نے پانی جھٹک دیا اور مسلسل سوں سوں کر رہی تھی اس ٹائم وہ ابراہیم کو ایک روٹھی ہوئی چھوٹی بچی لگی۔۔

ابراہیم نے اسے کندھوں سے پکڑ کر خاموش کرایا اور بولا۔۔

"میں آپ سے ناراض نہیں ہوں پیاری لڑکی لیکن آپ رویا مت کرو مجھے آپ کی آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگتے۔" ابراہیم اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔

"آپ ناراض نہیں تھے یعنی آپ ڈرامہ کر رہے تھے۔۔جایئے میں آپ سے بات نہیں کرتی نور نروٹھے پن سے بولے اور ابراہیم نے اچانک ہی اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹوں سے اپنی مہر ثبت کر دی۔۔نور وہیں منجمد ہو گئی اس بوسے کی حدت سے پگھلنے لگی اور پلکیں جھکالی۔۔ابراہیم اس کی اس ادا پر نثار ہو گیا اور جھک کر اس کے کان میں بولا

"I love you so much Mahnoor"

نور کا حال یوں تھا کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔وہ شرما گئی۔۔ابراہیم کو شرارت سوجھی اس نے کہا ایسے مت شرماو میں بے اختیار ہو جاتا ہوں۔۔

نور اسے کے سینے پہ مکا مارتے ہوئے بولی مار ڈالوں گی آپ کو ڈاکٹر ابراہیم۔۔

"بندہ تو خوشی خوشی مرنے کو تیار ہے آپ کے ہاتھوں"

نور ہنسنے لگ گئی۔۔اور ابراہیم بھی۔۔

تھوڑی دیر دونوں یونہی باتیں کرتے رہے پھر ابراہیم نے کہا چلیئے میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔نور اسکے ساتھ قدم سے قدم ملاتی باہر آئی۔۔

ابراہیم نے پیون سے کہا کہ آئندہ یہ میڈم جب بھی آئیں سیدھا انہیں ادب کے ساتھ میرے کیبن میں لے آیئے گا۔۔۔

پیون اوکے سر کہہ کر مڑ گیا اور وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔

☆☆☆☆

نور کو زبردست بخار نے آن گھیرا تھا عیبقہ بیگم نے ڈاکٹر ابراہیم کو کال کی۔۔۔وہ فوری بھاگا بھاگا آیا۔۔

عیبقہ بیگم اسے دیکھ کر نہال ہو گئیں اسکی خاطر مدارت میں لگ گئی۔۔کھانا کھانے کے بعد ابراہیم لاونج میں بیٹھی نور کو دیکھنے لگا۔۔اتنے میں عیبقہ بیگم بولیں بیٹا مجھے ڈرائیور کے ساتھ مارکیٹ تک جانا ہے آپ یہیں بیٹھو کچھ بھی چاہیئے ہو لائبہ کو آواز دے لینا۔۔

"جی ممانی جان آپ بے فکر ہو جایئے۔۔" ابراہیم فرماں برداری سے بولا

عیبقہ بیگم کے جانے کے بعد وہ نور کو دیکھنے لگا جو کہ انتہائی چڑچڑی معلوم ہو رہی تھی وہ اسے دیکھے گیا۔۔

"ابراہیم۔۔۔۔۔" اس کے کانوں میں ماہنور کی آواز گونجی۔۔"

"ابراہیم مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔" نور کانپ رہی تھی بخار کی حدت سے اس کی آنکھیں اور گال سرخ ہو رہے تھے،زکام تو اسے دو دن سے تھا مگر اب بخار تیز ہو گیا تھا۔

"تو میں کیا کروں؟" وہ ریموٹ کو گھماتا ہوا ایکس بکس پر گیم کھیل رہا تھا۔۔

"پلیز مجھے پیاس لگ رہی ہے کچن سے پانی ہی لا دیں۔۔" وہ کراہی۔۔

"خود لے لیں آپ 'زکام ہی ہے ناں بھئی،میرا اس وقت گیم مشکل لیول پر ہے۔" ابراہیم نے توجہ ٹی وی پر رکھی۔۔

"کیسے ڈاکٹر ہیں؟ مریض کے لیئے کچھ بھی نہیں کر رہے،اپنے گیم میں بزی ہیں۔۔" نور کو رونا آنے لگا۔۔ چھینکیں مار مار کر اس کا برا حال ہو گیا تھا 'ناک بالکل بند تھی اور آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا۔۔

"پتا ہے مجھے ایک سو ایک بخار ہے۔" اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے،اسے خود پر شدید ترس آ رہا تھا۔۔

"مجھے پتا ہے میں نے تھرما میٹر لگا کر آپ کو بتایا تھا اس لیئے میڈیسن دی ہے اتر جائے گا گھنٹے تک۔۔"

اسے ممانی جان نے کوئی آدھا گھنٹہ پہلے فون کر کے بلایا تھا نور کی طبیعت صبح سے کافی خراب تھی،ابراہیم سے انہوں نے درخواست کی کہ نور ہاسپٹل جانا نہیں چاہ رہی تو نور کو آ کر دیکھ لو،کوی دوائی وغیرہ دے دو۔۔ان کے فون پر ابراہیم کی باچھیں کھل گئی تھیں۔۔

"شیور ممانی جان میں ابھی آیا۔۔" اور بھاگا بھاگا پہنچ گیا۔۔ابراہیم نے نور کا بخار چیک کر کے اسے دوائیاں دے دیں،فلو کی وجہ سے نور بہت چڑچڑی ہو رہی تھی۔۔بات بات پر غصہ کر رہی تھی۔۔بور ہو کر ابراہیم نے ویڈیو گیم لگا لیا اور اب اس میں مگن تھا۔۔نور کو اس کی یہ بات بھی بری لگ رہی تھی۔۔

"آپ دفع ہی ہو جائیں،کیا فائدہ ہے آپ کا۔۔" ابراہیم مسلسل اسے سو پکڑا رہا تھا۔۔سو اسکے ہاتھ سے چھینتے ہوئے وہ چڑ کر بولی۔۔

"نہیں یار میں اپنی ماہ نور کو کیسے چھوڑ کر جا سکتا ہوں۔۔" نگاہیں اب بھی اس کی ٹی وی پر ہی تھیں۔۔

"یہ گیم تو بند کریں۔۔" نور اس کے ریموٹ پر جھپٹی۔۔

"نا۔۔۔نا۔۔۔۔نا۔۔۔۔بری بات۔۔۔تھک جاؤ گی، آپ بس ریسٹ کیجیے۔۔" ابراہیم نے ہاتھ اوپر کر کے ریموٹ اسکے ہاتھ سے دور کیا۔۔

"اُفف ابراہیم۔۔۔پانی دیں۔۔۔" وہ زور سے چیخی۔۔

اور اس کی چیخ سن کر ناجیہ ممانی اور ایاز فوراً نیچے آ گئے۔۔

☆☆☆☆

نور کو ڈاکٹر نے باہر کا کچھ بھی کھانے سے منع کیا تھا.. لیکن وہ پھر بھی اپنی عادت سے باز نہیں آ رہی تھی کچھ نہ کچھ الٹا سیدھا کھا کر اور بیمار ہو جاتی تھی اب کی بار سختی سے عتیقہ بیگم نے اسے روکا کہ جب تک وہ مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہو جاتی وہ کچھ الم غلم نہیں کھائے گی۔

☆☆☆☆

آج عتیقہ بیگم اور ناجیہ بیگم دونوں خاندان میں فوتگی ہو گئی تھی، تعزیت کے لیئے گئی ہوئی تھیں۔۔نور جو اتنے دن سے بیمار اور ایک جیسا کھانا کھا کھا کر اکتا گئی تھی۔۔۔دونوں کے جاتے ہی اس نے لائبہ سے کہا کہ چلو پزا آرڈر کرتے ہیں لائبہ نے پہلے اسے روکا مگر اسکا خود بھی بہت دل کر رہا تھا تبھی اس نے آرڈر کر دیا۔

پونا گھنٹا گزرا کہ بیل بجی۔

لائبہ بھاگ کر گئی

وہ آ گیا!" لائبہ نے کمرے کے دروازے سے سر اندر کر کے اطلاع دی۔۔"

اتنی جلدی؟" نور صوفے سے اچھلی، خوشی ہی کچھ ایسی تھی۔۔"

مما چلی گئیں نہ؟" ساتھ میں اسے تشویش بھی ہوئی۔۔"

"ظاہر ہے تائی جان کی موجودگی میں کیسے پزا آ سکتا ہے۔۔"

چلو جلدی!" وہ لائبہ کے ساتھ کمرے سے نکلی مگر اس نے ایک نظر تیمور پہ ڈالی تھی۔۔"

باہر لاؤنج میں "وہ" اس کی نظروں کے عین سامنے تھری سیٹر صوفے پر بڑے استحقاق سے براجمان تھا۔۔ "وہ" یعنی "ایکسٹرا چیز والا لارج پزا" جسے ان دونوں کزنز نے بہت دنوں بعد آرڈر کروایا تھا۔۔ڈبا کھولتے ہی تیمور لاونج میں موجود تھا۔۔ایک ہاتھ میں ریموٹ پکڑے۔۔۔وہ اتنا بے خبر نہیں تھا جتنا بنتا تھا۔۔

اس جنگی ماحول والے گھر میں پر سکون فضا قائم کرنے کا کارنامہ صرف ہم دونوں نے انجام دیا ہے اس لیئے تمہارا کوئی حصہ نہیں ہو گا اس میں۔۔" اسکو دیکھ کر نور نے جھٹ ڈبا بند کر دیا۔۔

www.Novelshub.pk

مگر تم دونوں جانتی ہو کہ تایا جان یا تائی جان کو اطلاع دینے کے لیئے صرف مجھ ایک کی غداری ہی کافی ہے۔ تیمور کی دھمکی ہر گز بھی چھوٹی نہیں" تھی۔۔

پزا کا ڈیڑھ سلائس تمہارا۔" نور پر زور دار دھمکی کا اثر بھی بڑا زور آور ہوا تھا۔۔"

"ڈھائی سے بالکل کم نہیں۔۔"

اچھا اچھا تم دو سلائس لے لو بس۔۔ اب آجاو جلدی سے ورنہ مما اور تائی جان آجائیں گی۔۔۔ لائبہ نے ان دونوں کی بحث طول پکڑنے سے پہلے ہی" جھٹ آفر کر دی۔۔ پزا کی خوشبو سے اس کی بھوک جو چمک اٹھی تھی۔۔

تیمور کو بھی یہ آفر بھا گئی تھی۔۔ وہ ریموٹ پھینک کر فریج سے کولڈ ڈرنک بھی نکال لایا۔۔

یہ کدھر سے آئی۔۔؟" نور کی حیرت ناحق نہیں تھی کیونکہ صبح سے اب تک دس ہزار دفعہ فریج کھولنے پر بھی نظر نہیں آئی۔۔ وہ میں باہر سے آتے" ہوئے لے آیا تھا۔۔" تیمور نے دانت نکالتے ہوئے بتایا جیسے کوئی بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہو۔۔

"نور نے پزا پر ہاتھ صاف کرتے ہوئے تیمور سے کہا" کہ جاو باہر پھینک کے آو ورنہ مما نے دیکھ لیا تو خیر نہیں۔۔

تیمور اچھا کہہ کر ریموٹ لے کر بیٹھ گیا۔۔

☆☆☆☆

"

ماشاءاللہ بیٹی تو بہت پیاری ہے آپ کی صابہن۔۔" گلابی رنگ کے خوبصورت جوڑے میں ملبوس، سلیقے سے سر پر دوپٹہ اوڑھے ذرا سی شرمائی، تھوڑی سی گھبرائی مگر بے پناہ حسین لڑکی، روایتی انداز سے چائے کی ٹرالی گھسیٹتی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی ایک پل کو تو یوں لگا کہ جیسے سارا ماحول جگمگا سا گیا ہو تب ہی تو اس کی جانب دلچسپی سے دیکھتی زکیہ بیگم کے منہ سے بے ساختہ یہ ستائشی جملہ بر آمد ہوا تھا۔۔۔ ہوں۔۔ سچ میں خوبصورت ہے مگر میرے جوڑ کی نہیں۔۔" ابراہیم نے دل ہی دل میں سوچا۔۔ مجھے تو بس ایک ہی چہرہ بھاتا ہے اس کی آنکھوں کے سامنے اس پری وش ماہ نور کی من موہنی سی صورت لہرائی۔۔ وہ اس لڑکی کو دیکھے سوچ گیا۔۔ جب کے دوسری جانب لڑکی کی والدہ زکیہ بیگم سے کہہ رہی تھیں کہ "اللہ کا شکر ہے جو اس نے ایسی صورت سے نوازا، وگرنہ بندے کا ایسی باتوں پر کیا اختیار؟" ان کا لہجہ تصنع سے پاک بہت سادہ اور منکسرانہ تھا۔۔۔ زکیہ بیگم کا دل ان لوگوں کی جانب مائل ہونے لگا۔۔

سوچنے لگیں کہ بس اب گھر جاتے ساتھ ہی جمیلہ بیگم (رشتے کرانے والی) باضابطہ طور پر ہاں کہلوا دیں گی۔۔ انہیں پورا یقین تھا کہ اس مرتبہ ابراہیم کو اس "حسین مورت" میں ڈھونڈنے پر بھی کوئی عیب نہ ملے گا اس لیئے وہ پر امید اور پر یقین تھیں۔۔

آؤ بیٹی میشا! ہمارے پاس بھی تو آ کر بیٹھو ذرا دیر۔۔" وہ مرتعش ہاتھوں سے کپوں میں چائے انڈیلتی میشا کو دیکھ کر بڑی لگاوٹ سے بولیں۔۔"

جی" اس کے لبوں پر شرمگیں مسکراہٹ سج گئی اور ابراہیم جو کافی دیر سے اسے دیکھ رہا تھا اسے یہ مسکراہٹ بہت زہر لگی۔۔"

www.Novelshub.pk

میشا جو چائے میز پر لگانے کے بعد قدرے تذبذب سے سوالیہ نگاہوں سے صبا کی جانب دیکھا اور صبا جو چونکی سی بیٹھی، بیٹی کی جانب ہی متوجہ تھیں، نے اپنی آنکھ سے نامحسوس اشارہ کرتے ہوئے زکیہ بیگم کے پاس بیٹھنے کی اجازت دے دی تب وہ سہج سہج قدم اٹھاتی ان کے برابر آ بیٹھی۔۔تب صبا نے پکارا۔۔

نعمان، ابرہیم۔۔۔بیٹا آپ لوگ بھی آ کر چائے پی لیں۔۔

جی امی" دیو نما بھائی جن کا نام نعمان تھا، فرماں برادری سے بولے اور ابرہیم کو ساتھ لیئے ادھر ہی چلے آئے جہاں خواتین براجمان تھیں۔۔"

خوشگوار ماحول ہلکی پھلکی باتوں کے درمیان چائے پی جانے لگی۔۔

جملہ حاضرین کے اندرونی انبساط سے چمکتے مطمئن چہرے اس امر کے غماز تھے کہ دونوں جانب سے ایک دوسرے کو پسندیدگی کی سند عطا کر دی گئی ہے زکیہ بیگم کے تو محسوسات ایسے تھے گویا آج وہ کوئی طویل المعیاد جنگ جیت چکی ہوں اور سچ میں یہ ایک معرکہ ہی تو تھا ورنہ ابرہیم نے تو حقیقتاً ان کی جوتیاں گھسوانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔۔

چلو دیر آید۔۔۔۔درست آید۔۔" وہ پاس بیٹھی میشا کا کھلتے گلاب سا چہرہ دیکھ کر سوچ گئیں۔۔"

"بیٹی مشتری۔۔۔۔یہ انہیں اپنے ہاتھ کے بنے کوفتے بھی تو دو۔۔چائے پیتی ہوئی دادی کو اچانک یاد آیا وہ میشا کو مخاطب کر کے بولیں۔۔

کباب تناول فرماتے ابراہیم کے ہاتھ سے ادھ کھایا کباب چھوٹ کر پلیٹ میں جا گرا۔۔

"یہ کون ہیں؟" اس نے۔دادی محترمہ کو براہ راست دیکھتے ہوئے تعجب خیزی سے سوال کیا تو وہ پوپلے منہ سے مسکرادیں۔

"یہ میشا۔۔۔انہوں نے کوفتے پلیٹ میں نکالتی میشا کی جانب ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے معصومیت سے کہا۔۔

ان کے سادگی سے لبریز لہجے پر سب ہی مسکرادیئے سوائے ابراہیم کے، کہ اس وقت اس کا مسکرانے کا نہیں خوشی سے جھومنے کو دل کر رہا تھا پر امی کے سامنے خود کو کنٹرول کر کے اچھے بیٹے ہونے کا ثبوت بھی تو دینا تھا۔۔

☆☆☆☆

ہاں بھئی آنٹی! تو پھر پسند کر آئیں لڑکی اپنے نک چڑھے کے لیئے؟" ان دونوں ماں بیٹے کی واپسی کچھ دیر قبل ہی ہوئی تھی اور وہ ابھی گھر میں داخل ہوئے ہی تھے کہ ابراہیم کے بچپن کا دوست اور پڑوسی ارتضیٰ چلا آیا اور آتے ساتھ ہی دلچسپی سے سوال داغ دیا کہ اس کے علم میں یہ بات تھی کہ آج ان لوگوں نے ایک مرتبہ پھر "لڑکی ڈھونڈ" مہم پر نکلنا ہے۔۔

لاونج میں رکھے صوفے پر براجمان، ابراہیم اس کے استفسار پر بےزاری سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔البتہ زکیہ بیگم مارے مسرت کے شروع ہو گئیں۔۔

"ہاں بچے۔۔۔۔۔۔۔بس سمجھ لو جیسے رب نے اسے خاص میرے ابراہیم کے لیئے بنا کر بھیجا ہے۔۔کیا موہنی صورت ہے سبحان اللہ۔۔"

www.Novelshub.pk

"ویری گڈ۔۔" ارتضیٰ متاثر ہوا۔۔"نام کیا ہے؟"

اشتیاق سے پوچھا۔۔

"مشتری" ابراہیم نے جو وہاں سے واپسی پر مسلسل خاموش تھا، ارتضیٰ کے اس سوال پر پھٹ پڑنے والے لہجے میں چبا چبا کر بولا۔۔ فاطمہ جو سب کو چائے سرو کر رہی تھی بے ساختہ قہقہ لگا کر ہنس دی۔ ابراہیم کے ہونٹوں پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ رینگی لیکن ماحول کی سنگینی محسوس کرتے ہوئے جلدی سے سیریس ہو گیا۔۔ جبکہ زکیہ بیگم نے فاطمہ کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا بری بات بیٹا۔۔ وہ سوری امی کہہ کر ابراہیم کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔

"اچھا۔۔" ارتضیٰ کو نام سن کر ذرا حیرانی ہوئی۔۔"کافی پرانے زمانے کا نام نہیں ہے؟"

"ہاں۔۔۔ دراصل اس کی دادی نے بڑے چاو اور محبت سے اس بچی کا نام رکھا ہے۔۔ مگر اس سے کیا فرق پڑتا ہے معروف تو وہ میشا کے نام سے ہی ہے۔۔۔" زکیہ بیگم وضاحت کرتے ہوئے بولیں۔۔

"ہاں پھر ٹھیک ہے۔۔" ارتضیٰ نے گردن ہلائی۔۔

"ٹھیک نہیں۔۔۔ غلط بالکل غلط۔۔" ابراہیم کسی ضدی بچے کے سے لہجے میں بولا زکیہ بیگم چونک کر بڑی پریشان نگاہوں سے ابراہیم کا چہرہ دیکھنے لگیں۔۔ ارتضیٰ بھی تعجب سے مستفسر ہوا۔۔

"اس میں کیا غلط ہے میرے بھائی؟"

ابراہیم کے ہاتھ انکار کرنے کی وجہ آچکی تھی سو وہ موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہا تھا۔۔

"مجھے اس لڑکی کا نام بالکل نہیں پسند آیا۔۔" وہ منہ بنا کر یوں بولا گویا وہ کسی حقیر سی، بے جان شے کے متعلق بات کر رہا ہو۔۔

"نام میں کیا رکھا ہے یار!" ارتضیٰ نے اس بگڑے، مغرور انسان کو سمجھانے کی سعی لاحاصل کرتے ہوئے کہا۔۔" یوں سپیکسپیر کہتا ہے کہ گلاب کا نام گیندا رکھنے سے گلاب، گیندا نہیں بن جاتا۔۔"

"بھاڑ میں گیا سپیکسپیر۔۔۔" وہ سلگ کر بولا بس اب میں اس موضوع پر مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔" اس نے اپنے طور بات ختم کرنے کی کوشش کی مگر متحمل مزاج زکیہ بیگم کو اس کے انداز نے بھڑکا دیا۔۔

"ارے ایسے کیسے بات نہیں کرنا چاہتا۔۔" وہ برہمی سے بولیں۔۔" اچھی بھلی خوب صورت، نیک اطوار، سلیقہ شعار، تعلیم یافتہ، خاندانی لڑکی کو محض نام کی بنا پر مسترد کرتے ہوئے تمہیں خدا سے ڈر نہیں لگتا؟"

" میں آپ سے بحث نہیں کرنا چاہتا، بلکہ میں ابھی شادی کرنا ہی نہیں چاہتا۔۔" وہ تیوری چڑھا کر بولا۔۔

"لیکن اتنا ضرور بتا دوں کہ میں محض خدا خوفی کے تحت اس لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا کہ جس کا نام ہی میری پرسنالٹی سے میچ ہی نہ کر رہا ہو۔۔"

" بھاڑ میں گئی تمہاری پرسنالٹی، بس تو پھر ٹھیک ہے۔۔" اس کے اس صاف جواب پر جلتی زکیہ بیگم ایک دم ٹھنڈی پڑ گئیں۔۔

www.Novelshub.pk

"آج کے بعد تمہارا جو دل چاہے کرتے پھرو، مگر میں مزید تمہارا ساتھ دے کر کسی معصوم کی دل آزاری کا باعث ہر گز نہیں بنوں گی۔۔

"تو آپ کو کس نے کہا کہ میرے لیئے لڑکی ڈھونڈیں۔۔ آپ کی ہی ضد تھی۔۔" زکیہ بیگم اسے دیکھ کر رہ گئیں۔۔

☆☆☆☆

"میرے مطابق یہ غالباً پانچویں لڑکی تھی، جو تو نے ایک عجیب و غریب اعتراض کی بنا پر ریجیکٹ کر دی۔۔ میرے بھائی! آخر تو چاہتا کیا ہے؟"

دوسرے دن ارتضیٰ، ابراہیم کے نفاست سے آراستہ کیبن میں اس کے بلمقابل براجمان خاصی فکر مندی سے اس سے مخاطب تھا۔۔ دراصل رات زکیہ بیگم کا بی پی شوٹ کر گیا جس سے ابراہیم کو خاصا دکھ اور پریشانی ہوئی، سو وہ ابراہیم سے تو زیادہ بحث کرنا مناسب خیال کرتی تھیں مگر جی ہی جی میں کڑھ کر طبعیت خراب کر لی تھی۔۔ ارتضیٰ چونکہ انہیں بیٹے کی طرح ہی عزیز تھا سو وہ کبھی کبھار اپنا دکھ سکھ اسے سے بانٹ لیتی تھیں اس لیئے وہ واقف تھا کہ زکیہ آنٹی ابراہیم کی طرف سے بہت فکر مند رہتی تھیں اور کیونکر نہ متفکر ہوتیں.

ماشاءاللہ جوان جہاں، جوب رو، سرو قد، وجیہہ اور لاڈلا بیٹا کہ جو اپنی تعلیم مکمل کر کے کامیاب ڈاکٹر کے عہدے پر فائز ہو چکا تھا وہ اس سے پوچھ پوچھ کر تھک گئی تھیں کہ اگر کوئی پسند ہے تو بتا وہ جہاں کہے گا وہیں شادی کروں گی مگر اس کا مزاج چیخ چیخ کر اعلان کر رہا تھا کہ اسے فی الحال کنوارہ ہی رہنا ہے۔۔

"میں صرف ایسی لڑکی کا ساتھ چاہتا ہوں جو میرے ساتھ کھڑی ہو تو میرے جوڑ کی لگے اور تم لوگ ہو سمجھتے ہی نہیں میری بات۔۔" وہ جو کرسی کی پشت سے کمر ٹکا کر، دایاں ہاتھ شیشے کی میز پر رکھے ذرا ساتر چھا بیٹھا ہوا تھا ارتضیٰ کے استفسار پر قدرے چڑ کر بولا۔۔

"کیا ہے تیرا جوڑ۔۔۔۔۔۔۔۔آج تو بتا ہی دے۔۔" ارتضیٰ طنزیہ لہجے میں بولا۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔یہ بات مبہم تھی کہ سامنے بیٹھا یہ گہری آنکھوں اور سنہری رنگت والا قابل رشک قدو قامت کا حامل شخص مردانہ وجاہت کا اعلا ترین نمونہ تھا۔۔۔ مگر اس کا نکتہ چیں مزاج۔۔۔ خدا کی پناہ۔۔۔!! کوئی عام چیز تو اسے بھاتی نہیں تھی۔۔ اس معاملے میں وہ بہت چوزی انسان تھا۔۔۔!!

" پہلے بھی تجھے بتا چکا ہوں کہ لڑکی بے تحاشا خوبصورت، سرو قد نازک اندام اور سٹائلش ہونی چاہیئے۔۔ بس یہی تو ڈیمانڈ ہے میری۔۔" (وہ تصور میں نور کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔) وہ اپنے ازلی لاپرواہ انداز میں بولا تو یکایک ارتضیٰ کو غصہ چڑھ گیا..

"میری اطلاع کے مطابق کل شہزادے گلفام جدھر تشریف لے گئے تھے، وہ لڑکی حضور والا کی ڈیمانڈ کے عین مطابق تھی، تب پھر اسے کیوں مسترد کر آئے؟؟

بتایا تو ہے کہ اس کا نام بہت عجیب تھا۔۔" وہ تیوری چڑھا کر عاجز لہجے میں بولا۔۔

"محترم کو کسی کا نام عجیب لگتا ہے تو کسی کے ہاتھ پاوں نہیں پسند آتے، کسی کی ناک چپٹی لگتی ہے تو کسی کی آنکھیں ضرورت سے زیادہ چھوٹی کوئی موٹی بھدی لگتی ہے تو کوئی ہڈیوں کا بنجر۔۔۔۔ ارے اتنے کیڑے تو پورے برصغیر کی ماؤں نے اپنے سپوتوں کا رشتہ ڈھونڈتے وقت لڑکیوں میں نہ نکالے ہوں گے جتنے تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکال چکا ہے۔۔ اگر تیرا یہی حال رہا تو بے عیب حسینہ کی تلاش تجھے کنوارا ہی مار دے گی اور شاید جنت میں جا کر تجھے تیرا پرفیکٹ میچ ملے۔۔ ارتضیٰ بولنے پر آیا تو کلس کر بولتا ہی چلا گیا۔۔

" تو کیا چاہتے ہو تم؟" ابراہیم اپنی گہری آنکھوں میں قہر بھر کر بولا۔۔"میں منہ اٹھا کر کسی بھی ایری غیری سے شادی کر لوں؟"

"منہ اٹھا کر کرو یا چاہے منہ جھکا کر۔۔" ارتضیٰ "منہ" بنا کر بولا۔۔"مگر کر تو لو۔۔

کہانہ کی ابھی شادی نہیں کرنی مجھے بس۔۔ ابراہیم برہمی سے بولا۔۔

"ویسے ایک مشورہ تو میں تمہیں بھی دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اگر تمہیں اپنی پسند کی لڑکی نہیں مل رہی تو یوں کرو اپنا آرڈر اللہ کو لکھوا دو، وہ بنا کر بھیج دیں گے۔۔" وہ دل جلی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر بے نقط بولتا چلا گیا۔۔

"تم اٹھو۔" ابراہیم تپ گیا۔۔"اور اپنے مشورے سمیت یہاں سے فوراً دفع ہو جاو۔ نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔"

" ارے آپ تو بہت اچھے ہیں۔۔۔۔۔ برے تو ہم ہیں جو آپ کی محبت میں آپ سے ماتھا پھوڑنے ادھر چلے آئے۔۔" ارتضیٰ خفگی سے بولتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔" بڑی غلطی ہوئی آج کے بعد آپ میری طرف سے بھی بصد شوق بھاڑ میں جائیں۔۔ اللہ حافظ۔۔" اس نے کہا اور فوراً کمرہ عبور کر گیا۔۔

"نان سینس۔۔۔۔۔" شعلہ بار نگاہوں سے اس کی پشت کو گھورتا ابراہیم زیر لب بڑبڑایا تھا۔۔

☆☆☆☆

ابراہیم حیات ایک شخصیت کا ہی نہیں، ایک مزاج، ایک انداز، ایک سحر کا نام بھی تھا اور یہ وہ خطابات تھے جو وہ اپنی زندگی میں کسی نہ کسی سے وصول کرتا رہا تھا بڑے ٹھسے سے، اپنا حق جان کر۔۔۔ نفاست و نازک مزاجی موصوف کی اضافی خوبیاں تھیں۔۔ اسے ننھیال ددھیال میں ایک خاص اہمیت نے نوازا جاتا تھا مگر زکیہ بیگم نے اس کی پرورش اس خطوط پر نہیں کی تھی کہ وہ حد درجہ خود پسند و خود پرست بن جاتا، مگر وہ بن گیا تھا۔۔ غالباً گھر اور خاندان سے ملنے والی خصوصی توجہ اور بے تحاشا محبت کو وہ خود میں جذب نہیں کر پایا۔۔

اس کے علاوہ اسکول کالج و یونیورسٹی میں بھی اس کی خوبصورتی و شاندار شخصیت کے چرچے رہے تھے۔۔ انسان فطرتاً جمال پسند ہے، سو دیکھنے والی آنکھ اس کے حسن کو سراہتی تھی تو اس میں کیا عجب تھا؟ ہاں مگر عجیب تھا وہ مزاج، جو بے پناہ ستائش پا کر اس کا بن گیا تھا۔۔ اس کے پاس کسی دوسرے کو توجہ

دینے کے لیئے وقت نہیں تھا۔۔ان لڑکیوں پر بھی نہیں جو اس کی جھولی میں گرنے کو تیار ہر وقت اس کی مقناطیسی شخصیت کے زیر اثر ہر وقت ارد گرد منڈلاتے رہنے والی وہ ایسی لڑکیوں کو چیکو کہہ کر ان سے دور بھاگتا تھا۔۔ہاں یہ ضرور تھا کہ وہ جس طرف بھی انگلی اٹھاتا کوئی لڑکی اسے انکار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ان میں سے بہت حسین، طرح دار اور پرکشش تھیں مگر وہ کسی کی جانب مائل نہ ہو سکا کہ اس نے بطور جیون ساتھی ایک خیالی پیکر اپنے تصور میں بنا رکھا تھا۔۔اور نور کے ملکوتی حسن کو دیکھ کر وہ مبہوت ہو گیا اور اس کی جانب کھنچتا چلا گیا، نور اس خیالی تصور پہ پورا اترتی تھی کہیں کوئی کمی نہ تھی وہ اپنے نام کی طرح ہی خوبصورت اور دیکھنے والے کو مسمرائز کر دینے والے حسن کی مالک تھی۔۔اور اس نے سوچ رکھا تھا اگر وہ شادی کرے گا تو اسی تصوراتی پیکر سے، مگر ابھی نہیں ابھی وہ اس کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتا تھا اسے سمجھنا چاہتا تھا اسے بھی کچھ وقت دینا چاہتا تھا کہ وہ بھی دلی طور پر رضامند ہو۔۔اس لیئے وہ فی الحال کسی کو اس کے بارے میں نہیں بتانا چاہتا تھا۔۔وہ کب شادی کرے گا اس کا جواب خود اس کے پاس بھی موجود نہ تھا۔۔

☆☆☆☆

رات کھانے کی ٹیبل پر سب موجود تھے ایسے میں احسن صاحب عتیقہ بیگم سے بولے۔۔

"بھئی ہماری پیاری بیٹی کہاں ہے اسے بھی بلائیں سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے گی تو اچھا محسوس ہو گا اسے۔۔" لائبہ چل دی بلانے۔۔

نور آئی تو احسن اور زواز صاحب ہلکی پھلکی گفتگو کر رہے تھے۔۔

تیمور نے چاولوں سے بھرا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے شوخ نظروں سے سامنے بیٹھی اپنی پیاری سی چچازاد بہن کو دیکھا مگر ایسے نازک مواقع پر ماہنور ہمیشہ طرح دے جاتی تھی۔۔ کبھی نظر سے نظر نہ ملاتی مبادا کہیں پاپا اور چاچو کے سامنے قہقہہ نہ ابل آئے۔۔ تیمور نے ایک دو بار گلا کھنکار کے اسے متوجہ کرنے کی کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔۔تب ہی فون کی بیل نے سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔۔پارس تیزی سے اٹھا اور کال اٹینڈ کر کے وہیں سے نور کو آواز دی

"نور کال ہے تمہاری۔۔کوئی زرتاشہ بات کر رہی ہے۔۔"

نور حیران ہوتی فون تک آئی جو ڈائننگ ٹیبل سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔

"ہیلو۔۔۔کون؟" اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔(کیونکہ وہ کسی زرتاشہ کو نہیں جانتی تھی)۔۔

جواب میں مردانہ آواز سن کر وہ دنگ رہ گئی۔۔

"تمہارا چاہنے والا۔ دیکھو۔ دیکھو پلیز فون مت رکھنا ورنہ میں کال کرتا رہوں گا۔ میں تمہیں بہت چاہتا ہوں نور۔ میری نیندیں حرام ہو چکی ہیں سارا دن یونیورسٹی میں میری نگاہیں تمہارا ہی طواف کرتی رہتی ہیں تم میرے دل کی داستان سنو تو۔"

www.Novelshub.pk

اس کی آخری بات پوری ہونے سے پہلے ہی نور فون بند کر چکی تھی۔۔اس کی ہتھیلیاں پوری طرح پسیج چکی تھیں۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسے کال کرنے والا کون ہے آخر جو اس کا نام بھی جانتا ہے اور گھر کا نمبر بھی۔۔وہ پریشان ہوتی خود کو گھسیٹتی بمشکل واپس کرسی تک آئی۔سب ہی کا دھیان اس کی طرف ہو گیا تھا۔۔

"نور۔۔میرے بچے کیا ہوا۔۔؟؟ٹھیک ہو نہ آپ؟کس کا فون تھا جو آپ اتنی پریشان ہو گئی۔۔" احسن صاحب نے پیار سے پوچھا۔۔

"کچھ نہیں بابا۔۔کوئی رانگ نمبر تھا میں نے بند کر دیا۔۔" احسن صاحب مطمئن ہو کر کھانے کے جانب متوجہ ہو گئے جبکہ عبیقہ بیگم اسے دیکھ کر رہ گئیں۔۔

☆☆☆☆

عبیقہ بیگم دھیرے سے دروازہ کھول کر اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔۔ان کے ہاتھ میں ناشتے کی ٹرے تھی۔۔دوسرا ہفتہ تھا نور کو بخار میں پھنکتے۔ آج فجر کے بعد جا کر کچھ بخار کم ہوا اور صبح کے دس بجے تک بخار بالکل اتر گیا تھا۔۔مگر نقاہت بہت زیادہ تھی۔۔سارا گھر پریشان ہو کر رہ گیا تھا۔۔ احسن صاحب دن میں کئی بار چکر اس کے کمرے کے لگاتے اور ہر بار اس کے سرہانے بیٹھ کر ایک ہی فقرہ دہراتے۔

"جلدی سے ٹھیک ہو جاو میرا بچہ۔۔تمہارا باپ اپنی بیٹی کو یوں مرجھائے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔۔

نور کا دل یونیورسٹی سے اچاٹ ہو گیا تھا۔۔جب کے افراء کی کالز پہ کالز آتی وہ اسے گھر پوچھنے بھی آئی اور کہہ گئی

"جلدی سے ٹھیک ہو کر شرافت سے یونیورسٹی آو۔۔تمہارے بغیر بور ہو جاتی ہوں۔۔"

"اٹھ گئی میری بیٹی۔اس وقت ماشاءاللہ طبعیت بہتر لگ رہی ہے میری بیٹی کی۔۔"

نور بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔عبیقہ بیگم محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتیں اس کے بیڈ کے کنارے پر ٹک گئیں اور ناشتے کی ٹرے آرام سے اس کی گود میں رکھ دی۔

نہیں مما،میرا بالکل دل نہیں۔۔مجھے کچھ نہیں کھانا۔۔نور نے بیزاری سے ٹرے پرے کرنا چاہی تو عبیقہ بیگم نے اسے گھر کا۔۔

"دل ہے یا نہیں۔۔کھانا تو پڑے گا بیٹا۔چلو میرا بچہ کھالو تھوڑا سا۔۔" اب وہ اسے پچکار رہی تھیں۔۔نور نے بے دلی سے تھوڑا سا کھایا.. عبیقہ بیگم کا جی بھر آیا۔۔کیسے پیلی رنگت پڑ گئی تھی اس کی۔۔انہوں نے پیار سے اس کی طرف دیکھا اور کہا۔۔

"افراء کی کال آئی تھی اس نے بتایا کہ تمہاری یونیورسٹی میں پرسوں کوئی فنکشن ہے۔

"فوڈ فیسٹیول ہے۔۔" نور نے تصیح کی۔۔

" چلو شاباش خود کو فریش کرو اور پرسوں سے یونیورسٹی جاو۔۔ٹھیک۔؟"

نور نے اثبات میں سر ہلایا۔۔عبیقہ بیگم اس کی پیشانی چوم کر اٹھیں اور اس کا کمرہ سمیٹنے لگیں۔۔

☆☆☆☆

ابراہیم کی کال آ رہی تھی۔۔

نور نے موبائل کان سے لگایا۔۔

"اسلام علیکم" نور نے دھیما سا سلام کیا۔۔

"وعلیکم اسلام میری جان" جبکہ ابراہیم کی چہکتی ہوئی آواز آئی۔۔

"کیسی ہے میری چاند سی پری"

"میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں۔۔؟" نور نے دوسرا سوال پوچھا۔۔

"میں تو ٹھیک ہوں، لیکن تمہیں کیا ہوا ھے، پریشان لگ رہی ہو نور، مجھے بتاو کیا ہوا ہے؟

"نور اس کی ذرا سی توجہ پر آبدیدہ ہو گئی اور خود پر کنٹرول نہ رکھ سکی سسکاریوں سے رونے لگی۔۔

"ابراہیم" نور نے روتے ہوئے پکارا۔۔

"جی جان ابراہیم" ابراہیم نے وارفتگی سے جواب دیا۔

"کیا ہوا ہے بتاو پلیز، میں پریشان ہو رہا ہوں، جانتی ہو نہ میں یوں آپ کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا اور نہ ہی یوں پریشان۔۔ چلو اب جلدی سے بتاو کسی نے کچھ کہا یا کوئی اور بات ہے؟"

"وہ کل ہماری یونیورسٹی میں فوڈ فیسٹیول ہے تو مجھے نہیں جانا،" نور نے نروٹھے پن سے کہا۔۔

"لو۔۔!! اتنی سی بات پر میری ماہ نور یوں رو دی، میں سمجھا پتا نہیں کیا ہو گیا، یہ بھی کوئی بات ہے اگر آپ کو نہیں جانا تو مت جائیں سمپل۔۔ کوئی آپ کو انسسٹ (Insist) نہیں کرے گا۔۔ چلو اب بس جلدی سے آنسو صاف کرو۔۔۔"

"نہیں پوری بات تو سنیں، یہ بات نہیں، بات دراصل یہ ہے کہ میرے ڈیپارٹمنٹ کی کوئی زرتاشہ ہے جو کہ بہت تیز طرار لڑکی لیکن پتا نہیں اسے مجھ سے کیا پرخاش ہے ہر وقت نیچا دکھانے کی کوشش کرتی ہے میں ٹاپ کرتی ہوں تو اسے مسئلہ ہوتا ہے میں کسی ایکٹیوٹی میں پارٹیسیپیٹ کروں تو اسے مسئلہ۔۔ اور تو اور مجھے رانگ نمبرز سے کال آئی کوئی لڑکا تھا اور مجھے پورا یقین ہے یہ اسی زرتاشہ کی حرکت ہو گی۔۔ ابراہیم مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے میں نے نہیں جانا۔۔"

"ریلیکس، کوئی کچھ نہیں کر سکتا میرے ہوتے ہوئے، آرام سکون سے جاو آپ فیسٹیول اسید کرو، اور بس اتنا کام کر دینا پہنچ کر مجھے کال کر دینا۔۔ اگر کوئی بھی مسئلہ ہوا تو۔۔ اوکے بی بریو مائی لٹل گرل۔۔" ابراہیم انتہائی پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔۔

"ویسے یہ سب آپ کو بتایا کس نے؟" ابراہیم نے سوال داغا۔۔

"مجھے خود نہیں پتا تھا جب اس کی کال آئی تو میں حیران کیونکہ میں اسے کبھی نہیں ملی نہ میری کوئی خاص دوستی ہے اس سے۔۔پھر میں نے یہ سب افراء سے ڈسکس کیا تو اس نے مجھے یہ ساری بات بتائی۔۔"

"بٹ یہ ھیکدس آلاٹ، آپ نے میری ہمت بندھائی، مجھے حوصلہ دیا۔۔نور مشکور ہو کر بولی۔۔

"کوئی بات نہیں یہ تو میرا فرض تھا۔۔سو نو ھینکس۔۔بس جب کبھی ضرورت پڑے تو آواز دے لینا مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ کھڑا پاو گی۔۔

"نور کو اس کی بات سن کر گونہ سکون ملا۔۔

اس نے تھوڑی سی مزید بات کر کے فون بند کر دیا۔۔

☆☆☆☆

نور یونیورسٹی آ تو گئی تھی مگر اس کے دل کو پنکھے لگے تھے جیسے گھبراہٹ تھی کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی جی میں آ رہا تھا ابھی کال کر کے ابراہیم کو بلوا لے۔۔اسی شش و پنج میں وہ بھیڑ سے بچتی بچاتی سائیکالوجی ڈیپارٹمنٹ کے باہر وہیں آ کر بیٹھ گئی جہاں وہ اور افراء اکثر بیٹھا کرتی تھیں۔۔

افراء سے بات ہوئی تو اس نے یہی کہا تھا کہ وہ لوگ یہیں اکھٹی ہونگی کچھ ہی دیر بعد افراء آ گئی تو وہ پر سکون سی ہو گئی

"فیسٹیول اٹینڈ کرنے کے بعد وہ دونوں گیٹ کے پاس ہی ویٹ کر رہی تھیں کہ اتنے میں افراء کو لینے آ گئے وہ نور سے کہنے لگی کہ آو نور میں تمہیں ڈراپ کر دوں گی"

نہیں افراء تم جاو مجھے بھی بس پارس بھائی یا ڈرائیور لینے آتا ہی ہو گا۔۔

افراء اوکے اللہ حافظ بول کر چل دی۔۔

کافی دیر انتظار کرنے کے بعد وہ بار بار گھڑی کی طرف دیکھتی اور پھر موبائل کو۔۔اس نے کافی دیر سوچنے کے بعد ابراہیم کو کال ملا دی اور اسے آنے کا بول کر مطمئن ہو گئی۔۔کچھ پل گزرے وہ خود کو کسی نظروں کے حصار میں محسوس کر رہی تھی۔۔اس نے چاروں طرف نگاہیں دوڑائی مگر اسے کہیں کوئی نظر نہ آیا۔۔

وہ خود سے تہیہ کرتی اکیلی چل دی کیونکہ مزید انتظار کرنا اسے انتہائی مشکل لگ رہا تھا۔وہ ابھی ایک قدم چلی ہی تھی کہ احد وہیں آ گیا اور اسے بیٹھنے کی آفر کی، اس نے نو ھینکس بول کر انکار کر دیا۔۔

"ارے اکیلی کیسے جاو گی، چلو میں ڈراپ کر دوں گا۔۔" احد نے گاڑی کی دوسری طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔۔

"نہیں تھینک یو بس ڈرائیور یا پھر ابراہیم آتے ہوں گے۔۔" نور نے جواب دیا۔۔

احد چپ ہو گیا نور اسے بائے بول کر آگے کو بڑھی۔

وہ چند قدم ہی چلی ہو گی کہ پیچھے سے تیزی کے ساتھ آتی گاڑی زوردار دھکا مارتے ہوئے بھاگ گئی۔۔

www.Novelshub.pk

نور زور دار چیخ کے ساتھ گر کر نیم بے ہوش سی ہوگئی۔۔ گرنے کی وجہ سے اس کے بازو اور گھٹنے سے خون بہہ رہا تھا اور ماتھے پہ بھی چوٹ آئی تھی۔۔ وہ خوف کے مارے رو رہی تھی

اتنے میں احد بھاگتا ہوا آگیا اور لوگوں کے ہجوم کو چیرتا ہوا آگے کو بڑھا نور کو اس حالت میں دیکھ کر حواس باختہ ہو گیا۔

"ایکسکیوزمی پلیز سائیڈ پہ ہو جائیں وہ لوگوں کو ہٹانے لگا

نور۔۔ اٹھو پلیز۔ اب سیف ہو۔۔ میں تمہیں گھر پہنچانے کا انتظام کرتا ہوں۔۔ پلیز اٹھو۔۔"

احد اس کے قریب بیٹھ کر نرمی سے کہہ رہا تھا مگر اس کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی۔

اللہ نے تمہاری حفاظت فرمائی ہے، شکر واجب ہے تم پر اور گھر جا کر یہ کام لازمی کرنا۔۔"

احد کی جانی پہچانی آواز سن کر اس کا دل موم بن کر آنکھوں سے بہنے لگا۔۔ اس نے زارو زار روتے ہوئے گھٹنوں پر سے سر اٹھایا۔۔ احد کو دیکھا۔۔ نیلگوں سمند میں تلاطم زوروں پر تھا اور احد کا دل پوری طرح ڈوب گیا۔ اس کی بھوری آنکھیں اتنی خوبصورت تھیں کہ کوئی بھی ان کہ گہرائی میں اتر کر ابھر نہ سکے۔ وہ دھیرے سے لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ کھڑی ہوئی ہی تھی کہ ابراہیم بھاگتا ہوا آگیا۔۔۔ نور نے جیسے ہی اسے دیکھا بے ساختہ روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی۔۔۔ ابراہیم اسے پچھکے لگا۔۔

"بس بس، میں آگیا ہوں نہ، اب گھبرانے والی کوئی بات نہیں، رونا بند کریں ماہ نور۔۔" وہ اسے بچوں کی طرح پچکار رہا تھا۔۔ اور احد نے یہ منظر دیکھا تو اس کے دماغ میں آندھیاں سی چلنے لگیں۔۔

"نہیں، ایسے کیسے ہو سکتا ہے، میری آنکھوں کا یہ دھوکا ہے، اس نے زور زور سے آنکھیں مسلیں، لیکن وہ منظر جوں کا توں تھا۔۔ وہ سر پکڑ کر وہیں کھڑا ہو گیا۔۔

جب ابراہیم نے نور کو ہٹاتے ہوئے آگے بڑھ کر اس کا شکریہ ادا کیا۔۔

یھینکس مسٹر احد، آپ نے میری کزن کی بروقت جان بچا کر ہمیں مشکور کر دیا۔۔"

"نن۔۔ نہیں اٹس اوکے، وہ بروقت خود کو سنبھالتے ہوئے بولا۔۔

نور جس کا دوپٹہ آدھے سے زیادہ چھوٹ چکا تھا، اس کا ایک پھٹا ہوا کونا پیر کے نیچے آگیا ذرا سا کھنچاو آیا اور اس کا دوپٹہ سرک گیا۔۔ احد نے اسے ایک جھلک دیکھا اور ہجوم سے باہر آگیا ابراہیم کی ذرا کی ذرا نظر اٹھی اس کے چہرے کی جانب، اور جلدی سے نظریں گھما لیں۔۔ کہکشاوں کے اسرار۔۔ تاروں کی تابناکی۔۔ چاند کا اجلا پن۔۔ دن کا اجالا اور شبنم کے قطرے کی پاکیزگی۔۔ یہ تمام استعارے یکجا ہو جائیں تو ماہ نور کے حسن کی تشریح ہوتی تھی۔۔

نور نے جلدی سے دوپٹہ سیٹ کرنے کے بعد تاسف اور صدمے سے اپنے دوپٹے کی حالت دیکھی۔۔وہ گھر کیسے جائے گی۔۔کیا کہے گی؟ یہ سوال اس کی ذہنی حالت کو اور مخدوش کر گیا۔۔اس نے ایک ہاتھ سے اپنا ڈولتا سر تھاما اور لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔کیونکہ خون بہنے اور چوٹ لگنے کی وجہ سے اس سے چلنا دوبھر ہو رہا تھا اور خوف بھی تھا۔۔ابراہیم کو اس کی سچویشن کا اندازہ تھا اس نے اپنا کوٹ اتار کر اس کے حوالے کیا اور بولا۔۔

"فی الحال یہ پہن لیں۔۔یہ دوپٹہ اتنا کچل چکا ہے کہ اس سے آپ خود کو مکمل نہیں ڈھانپ سکتیں۔۔اس لیئے میرا کوٹ پہنیں اور کم از کم آسانی سے گھر چلی جائیں گی۔۔۔

نور نے ایک نظر اس لمبے خوبرو وجیہہ مرد کو دیکھا اور دوسری نگاہ کوٹ پر ڈالی تو اسے تسلی ہوئی۔اتنا بڑا کوٹ تھا کہ وہ کیا اس جیسی دو اور آجاتیں۔۔

کوٹ پہن کر وہ ابراہیم کے ساتھ اس سے دو قدم پیچھے چلتی لڑکھڑاتی ہجوم سے باہر آگئی۔اسے لگا جیسے قبر سے نکلی ہو۔۔

یہ اس کی زندگی کا خوفناک ترین وقت تھا۔اب وہ کچھ مطمئن تھی اور آہستہ قدموں سے چلتی گاڑی کے قریب جا رہی تھی رو رو کے اس کی آنکھیں دھندلائی ہوئی تھیں یا پھر اس کی بصارت دھوکا کھا رہی تھی اسے سامنے سے پاپا اور چاچو دکھائی دیئے۔۔۔

احسن صاحب قریب آکر ٹھہر گئے۔۔نور کو دل چاہا کہ وہ بھاگ کے پاپا کے گلے لگے اور ان کے سینے میں منہ چھپا کے خود پہ بیتی ساری افتاد کہہ ڈالے۔۔ اسی نیت سے وہ آگے بڑھی ہی تھی کہ اس کے پاوں وزنی ہوگئے اور اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھانے لگا۔وہ ایک دم چکرائی اور پاپا کہہ کر ان کے بازووں میں جھول گئی۔۔اوہ بھائی صاحب یہ تو بے ہوش ہوگئی،جلدی سے ہاسپٹل لے چلیں۔۔زوار صاحب پریشانی کے عالم میں بولے۔۔ابراہیم ان کی مدد کراتا انہیں گاڑی تک لے آیا۔۔

☆☆☆☆

نور کو پورے چوبیس گھنٹے بعد ہوش آیا تھا ہوش میں آنے کے بعد وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی اور یاد کرنے لگی کہ وہ یہاں کیسے آئی تھی۔۔جیسے ہی اس نے دماغ پر زور ڈالا وہ منحوس واقعہ اسے پورجزیات سے یاد آگیا اور یاد آتے ساتھ ہی اسے اپنے پاپا کی وہاں موجودگی بھی یاد آگئی اس نے تکلیف سے آنکھیں موندلیں۔۔

اتنے میں عیقہ بیگم آگے بڑھیں اور شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگیں

"میری بچی،ٹھیک ہو نہ اب تم"

نور ان کی شفقت پاکر ان کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔

"مما باقی سب کہاں ہیں؟"

"ہم سب یہاں ہیں نور" لائبہ اور تیمور چہکتے ہوئے بولے اور پھر چاچو چاچی بھی آگئے۔۔باری باری سب اس سے ملنے لگے۔۔

"لائبہ،پارس بھائی کہاں ہیں؟"

www.Novelshub.pk

"میں یہاں ہوں میری گڑیا۔۔"

پارس ہاتھوں میں فروٹس اور جوسز وغیرہ لیئے اندر داخل ہوا اور مما کو پکڑا کر وہ نور کے پاس آیا اور پیار سے اس کے گال کھینچنے لگا۔۔

"جلدی سے ٹھیک ہو کر گھر آجاو باگڑبلی تمہارے بغیر گھر بہت سونا سونا ہو گیا ہے۔۔"

اور سب کھلکھلا کر ہنس دیئے۔۔

نور بھی مسکرا دی۔۔۔

سب موجود تھے لیکن اس کی متلاشی نگاہیں بار بار باہر کی طرف دیکھ رہی تھیں نہ تو پاپا دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہی وہ دشمن جاں۔

آنسوؤں کا گولہ سا اس کے گلے میں پھنس گیا وہ منہ دوسری جانب کر کے اپنے آنسو چھپانے لگی۔۔ اور سوچنے لگی۔

"کیا پاپا مجھ سے ناراض ہیں؟ کیا وہ ایک بار بھی اپنی لاڈلی بیٹی سے ملنے اسے دیکھنے نہیں آئے؟ ایسی بھی کیا ناراضگی کہ انہوں نے ایک بار بات کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔"

وہ آنکھیں موند کر آنسو پی گئی۔۔

اتنے میں ڈاکٹر روم میں آئے نور کو چیک کیا اور پارس اور چاچو کی جانب دیکھ کر بولے

"یہ اب بالکل ٹھیک ہیں آپ انہیں گھر لے جاسکتے ہیں۔۔"

عیبقہ بیگم نے سکھ کا سانس لیا۔۔ لائبہ اور عیبقہ بیگم دونوں نور کو سہارا دے کر پکڑا اور گاڑی تک لے آئیں۔۔

"لائبہ اب بس بھی کر دو اتنی بھی بیمار نہیں ہوں کہ خود سے چل بھی نہ سکوں وہ نروٹھے پن سے بولی۔۔" لائبہ ہنس دی جبکہ عیبقہ بیگم کہنے لگیں "بیٹا ویکنیس ہے نہ ابھی اس لیئے۔۔" نور چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

☆☆☆☆

جب وہ سب گھر داخل ہوئے تو سامنے "ویلکم ٹو ہوم چڑیل" کا بورڈ لیئے تیمور اور ہانی کھڑے تھے سب ان کی اس شرارت پر مسکرا دیئے اور نور بھی ہنس دی۔

"ہانی تم بھی اس بھوت کے ساتھ مل گئی، نور کہتی ہوئی ہانی کے گلے لگ گئی۔۔"

"ہاں بھئی اب ہم نے اپنی پیاری سی باگڑبلی کو ویلکم بھی تو کرنا تھا نہ تبھی میں نے ہانی آپی کو اپنی پارٹی میں شامل کر لیا۔۔۔" اس سے پہلے کہ ہانی جواب دیتی، تیمور کے اس تفصیلی جواب پر سب کھلکھلا کر ہنس دیئے۔۔

سب لاونج میں آگئے اور وہیں بیٹھ گئے۔۔

"تائی جان اگر آپ کے ہاتھوں کی مزے دار سی چائے مل جائے تو مزہ ہی آجائے گا۔۔" تیمور لاڈ سے بولا۔۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں تم سب بیٹھو میں ابھی بنا کر لاتی ہوں۔۔

"عتیقہ بیگم مسکراتی ہوئی کچن کی جانب چلی گئیں۔۔"

سب وہیں بیٹھ کر خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے پارس اٹھ کر فریش ہونے چل دیا۔ چاچو بھی فون سنتے اوپر والے پورشن چل دیئے۔۔ ناجیہ بیگم بھی کچن کی طرف چل دیں۔۔۔ باقی بچہ پارٹی وہیں بیٹھ گئے۔۔

"ہانی۔۔ پاپا کدھر ہیں؟" نور نے ہانی سے پوچھا۔

"پاپا کسی میٹنگ کے سلسلے میں کل سے آوٹ آف سٹی گئے ہوئے ہیں، آج آجائیں گے۔۔"

ہانی نے پوری بات بتائی۔۔

"ایسی بھی کیا میٹنگ کہ اپنی بیٹی سے مل کر بھی نہیں گئے، نور روہانسی ہو کر بولی۔۔۔"

"تایا جان آئے تھے مگر تم بے ہوش تھی تبھی وہ چلے گئے اب دیکھنا جب وہ آئیں گے تمہیں دیکھ کر کتنا خوش ہونگے۔۔" لائبہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دی۔۔

وہ سر ہلا کر رہ گئی۔۔

لیکن دل ہی دل میں خود سے کہنے لگی کہ میں جانتی ہوں پاپا مجھ سے ناراض ہیں، لیکن کس بات پر؟ یہ سوال اسے بری طرح سے پریشان کر رہا تھا۔۔

اتنے میں چائے آگئی سب مل کر چائے پینے لگے چائے پینے کے بعد نور نے کہا

"مما مجھے کچھ دیر آرام کرنا ہے میں روم میں جاوں۔۔؟"

"ہاں ہاں بچے کیوں نہیں، جاو تم آرام کرو اور کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو آواز دے لینا۔۔"

مجھے تو مل لو، اطہر ابھی بس پہنچنے ہی والے ہوں گے پھر میں چلی جاوں گی۔" ہانی نے نور کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو نور بے ساختہ اس کے گلے لگ گئی

"مت جاو نہ ایک دو دن یہیں رک جاو پلیز۔۔"

"ضرور رک جاتی میری پیاری بہن مگر اطہر باہر گئے ہوئے تھے وہ آج صبح ہی واپس آئے ہیں تو میرا جانا ضروری ہے۔۔ لیکن پھر کسی دن آوں گی تو کافی دن رکوں گی پکا پرامس۔۔"

نور ہنستے ہوئے کہنے لگی

"اچھا اچھا زیادہ صفائی دینے کی ضرورت نہیں صاف صاف کہو نہ کہ تمہارا دل نہیں لگتا اطہر بھائی کے بغیر۔۔"

ہانی اس کی بات سن کر شرم سے گلابی ہوتے گالوں ساتھ ہنس دی۔۔"

"چلو اپنا اور میرے بھانجے کا خیال رکھنا۔۔

"نور نے پیار سے دوبارہ ہانی کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔"

اور عیقہ بیگم بہنوں کے آپسی پیار پر مسکرا دی۔۔

☆☆☆☆

ابراہیم حیات جو کافی دیر سے اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا مگر کسی پل اسے چین نہ آرہا تھا بار بار اس کا خیال ماہ نور کی جانب جا رہا تھا۔۔

پورے دو دن بیت گئے تھے مگر ابھی تک ماہ نور سے رابطہ نہیں ہوا تھا، پتا نہیں وہ کیسی ہو گی کس حال میں ہو گی...

گھر تو آ گئی ہو گی مگر اسے رابطہ تو کرنا ہی چاہیئے تھا نہ مجھ سے، کیا وہ نہیں جانتی ہو گی کہ میری کیا حالت ہو گی میں کس طرح سے یہ دو دن گزارے ہوں گے۔۔

ٹہل ٹہل کر جب وہ تھک گیا تو اپنی چیئر پر بیٹھ گیا اور دونوں ہاتھوں میں سر پکڑ لیا۔۔

بس اب مزید انتظار نہیں کر سکتا میں اب اگر مزید میں نے بات نہ کی اس سے تو میں پاگل ہو جاوں گا۔۔۔

یہی سوچ کر اس نے موبائل اٹھایا دیکھا تو "One new msg" جگمگا رہا تھا۔۔۔

اس نے میسج اوپن کیا

"ڈھلنے لگی تھی رات کہ تم یاد آ گئے

پھر یوں ہوا کہ رات بڑی دیر تک رہی"

میسج پڑھ کر وہ مسکرا دیا اور ایک دم سے اسے ایک عجیب سی تسکین ملی۔۔ یہ سوچ کر کہ صرف میں ہی نہیں تڑپ رہا آگ دوسری جانب بھی برابر کی لگی ہوئی ہے۔۔

اس نے ویڈیو کال کر دی۔

دوسری جانب سے فوراً کال ریسیو ہوئی

"اسلام و علیکم" سریلی سی آواز کانوں میں آئی۔۔

"وعلیکم اسلام، کیسی ہیں آپ ماہ نور، کہاں تھی آپ دو دن سے؟"

"میں بالکل ٹھیک ہوں اللہ کا شکر، میں یہیں گھر پہ ہی تھی، ہانی آئی ہوئی تھی وہ بھی کل ہی گئی واپس۔۔"

"اچھا، اچھا، اب کیسی طبعیت ہے آپکی، ویکنس تو نہیں۔۔"

www.Novelshub.pk

"نہیں نہیں، میں ایک دم ٹھیک ہوں اب الحمد اللہ۔ لیکن آپ نے کوئی کال یا میسج کیوں نہیں کیا اتنا انتظار کیا اور نہ ہی آپ آئے دیکھنے کہ زندہ ہوں یا مر گئی۔۔"

"شش، شش۔ ایک دم چپ۔۔ کیا فضول بولے جا رہی ہیں آپ۔۔ اللہ نہ کرے کہ آپ کو کچھ بھی ہو۔۔ اور رہی بات آنے کی یا میسج کرنے کی وہ میں نے اس لیئے نہیں کیا کہ شاید آپ کا فون ممانی یا کسی اور کے پاس نہ ہو اور اگر آتا بھی تو کیا بولتا سب کو میں۔۔" ابراہیم نے تفصیل سے جواب دیا۔۔

"وہ ٹھیک مگر آپ کو فرق بھی تو نہیں پڑتا نہ میرے ہونے یا نہ ہونے سے۔۔" نور دوپٹے سے چہرہ رگڑتے انداز میں خفگی تھی۔۔ اتنا انتظار کیا میں نے آپکا۔۔"

"پہلے تو آپ رونا بند کریں ماہ نور"

"نہیں ہو رہا کیا کروں؟" اس نے بے بسی سے کہا۔۔

"ابراہیم کو اس کے انداز پر ہنسی آگئی۔۔

"ماہ نور نے پہلی بار ابراہیم کو یوں بے ساختہ ہنستے ہوئے دیکھا تو مبہوت سی ہو گئی۔۔ آنسو ٹھہر گئے۔۔

"آپ کے آنسو روکنے کے لیئے مجھے ہنسنا پڑے گا۔" ابراہیم نے شرارتی انداز میں کہا تو ماہ نور نے جھینپ کر نگاہیں جھکا لیں۔۔"

"آپ جانتی ہیں نہ ماہ نور آپ کے آنسوؤں سے آپ کی تکلیف سے میری جان پر بن آتی ہے میری سانس تھمنے لگتی ہے اب جب بھی آپ مجھے پکاریں گی مجھے اپنے پاس پائیں گی۔۔۔" ابراہیم اسے یقین دلانے والے انداز میں بولا۔۔

اور رہی بات آپ کے ہونے یا نہ ہونے سے تو ابراہیم حیات کو ماہ نور احسن کے نہ ہونے سے بہت فرق پڑتا ہے۔۔"

"آئی لو یو ماہ نور، آئی رئیلی لو یو سو مچ"

"نور اس قدر اظہار پر شرم سے جھینپ گئی اور مسرور ہو کر آسودگی سے آنکھیں موند لیں۔۔ اسے کے رگ و پے میں سکون ہی سکون اتر گیا۔۔

ابراہیم نے اسے کہا کہ میں بھی اظہار سننا چاہتا ہوں۔۔

"نور نے کچھ کہنے کے لیئے لب کھولے ہی تھے اچانک بائے بول کر فون بند کر دیا اور اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

دوسری جانب ابراہیم حیات کافی دیر اس کی اس حرکت پر ہنستا رہا۔۔۔

☆☆☆☆

رات کھانے کی ٹیبل پر سب جمع تھے۔۔ سوائے احسن صاحب کے۔۔

"مما پاپا کھانا نہیں کھائیں گے کیا؟"

"بیٹا وہ اسٹڈی روم میں کچھ کام کر رہے ہیں تبھی میں وہیں انہیں کھانا دے آئی ہوں۔۔

www.Novelshub.pk

نور دل ہی دل میں سوچنے لگی کہ آج وہ ہر صورت پاپا سے بات کر کے رہے گی۔۔

کھانے کے بعد چائے کا دور چلا۔۔

"مما، پاپا کے لیئے چائے میں لے کر جاوں گی۔۔"

عبیقہ بیگم نے اسے چائے کی ٹرے تھمادی۔۔

وہ چائے لیکر اسٹڈی روم میں آئی دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہو گئی۔۔

"پاپا چائے۔۔"

"ہمم۔۔" احسن صاحب اخبار پڑھتے ہی ہنکار ابھرا۔۔۔

نور انگلیاں مروڑنے لگی۔۔ آخر کار جب ضبط ٹوٹ گیا تو بے ساختہ احسن صاحب کے قدموں میں ان کے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کہ بیٹھ گئی۔۔

"پاپا میں جانتی ہوں کہ آپ مجھ سے بہت ناراض ہیں لیکن میں یہ نہیں جانتی کہ کیوں پلیز بتائیں نہ مجھے۔۔ مجھ سے بات کریں، آپ کی ناراضگی مزید برداشت نہیں ہو رہی آپ کی بیٹی کے سے، پلیز پاپا ادھر میری طرف دیکھیں اور مجھ سے بات کریں۔۔ اگر میری کوئی غلطی ہے تو مجھے سزا دیں پر کم سے کم بات تو کریں پلیز۔۔"

نور ان کے گھٹنوں پر سر رکھ کر رو دی۔

نور رو رہی تھی اور احسن صاحب کا دل پسیج رہا تھا بھلا انہوں نے کب چاہا تھا کہ وہ اپنی لاڈلی بیٹی کو یوں بلکتا روتا ہوا دیکھیں۔۔

احسن صاحب نے بیٹی کا سر پکڑ کر اوپر کیا اور اس کے آنسو صاف کیئے سر پہ شفقت سے ہاتھ پھیرا اور بولے

"میں ناراض ضرور تھا اور ناراض ہونا بنتا بھی تھا کہ جب تم اس قدر مشکل میں تھی تو تم نے ایک بار بھی اپنے پاپا یا بھائی کو بتانے کی ضرورت محسوس نہیں کی، خود ہی اکیلی پریشان ہوتی رہی تبھی وہ حادثہ ہو گیا تمہارے ساتھ۔۔۔

خدانخواستہ اگر تھوڑی سی اور دیر ہو جاتی، وہ تو شکر ابراہیم پہنچ گیا ورنہ پتا نہیں کیا ہو جاتا۔۔"

وہ سوچ کے ہی لرز گئے۔۔

اور رہی وہ لڑکی تو وہ دوبارہ اب کبھی ایسا نہیں کرے گی۔۔ اور تم سے معافی بھی مانگے گی۔۔ کیونکہ میں نے پتا لگوایا تو وہ کوئی زرتاشہ نامی لڑکی کی گاڑی تھی جبکہ چلانے والا کوئی لڑکا تھا۔۔

تو انہوں نے اعتراف کر لیا ہے کہ یہ سب جیلسی میں آکر کیا ہے۔۔

"پاپا مجھے کسی کی سوری کی ضرورت نہیں بس آپ مجھے معاف کر دیں ورنہ میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاوں گی۔۔"

وہ سسکتی ہوئی بولی۔۔

www.Novelshub.pk

"اور رہی بات آپکو یا بھائی کو بتانے کی تو میں نے صرف اس لیئے نہیں بتایا کہ آپ لوگ خواہ مخواہ پریشان ہونگے۔۔ اگر مجھے پتا ہوتا کہ یہ سب ہوگا تو میں آپکو ضرور بتاتی بلکہ خود بھی نہ جاتی۔۔"

لیکن پلیز پاپا مجھے معاف کر دیں۔۔

احسن صاحب نے بیٹی کے جڑے ہاتھ پکڑ لیئے اور کہا

"بیٹیوں کی جگہ قدموں میں نہیں بلکہ دل میں ہوتی ہیں اور میری بیٹی تو میرا مان میرا فخر اور میرا غرور ہے۔۔ اور میں اپنے بچوں کو ہر قسم کی تکلیف سے بچانا چاہتا ہوں اس لیئے بس ذرا سی بھی کوئی تکلیف ہو مجھے برداشت نہیں۔۔ سو میرا بچہ اب آنسو صاف کرو ورنہ تمہارا باپ بھی رو دے گا۔۔۔"

نور ان کی بات سن کر روتی آنکھوں سے مسکرا دی اور ان کے گلے لگ گئی۔۔

عبیقہ بیگم یہ منظر دیکھ کر چپکے سے اپنے آنسو صاف کر کے اندر داخل ہوئی اور بولیں،

"ہو گئی صلح باپ بیٹی کی؟"

اس بات پر نور اور احسن صاحب دونوں مسکرا دیئے۔۔

☆☆☆☆

نور میرے ساتھ مارکیٹ چلو بیٹا۔۔ کچھ ضروری سامان لینا ہے بیٹا پھر بعد میں وقت ہی نہیں ملے گا۔۔

"مما، مجھے اپنی امپورٹنٹ اسائنمنٹ بنانی ہے آپ پارس بھائی یا لائبہ کو لے جائیں۔۔"

"بیٹا واپس آکر بنا لینا، لیکن ابھی چلو۔۔۔

"مما ابھی جانا ضروری ہے کیا، کل چلی جانا آپ یا شام کو۔۔" نور کسلمندی سے بولی۔۔

"کوئی شام وام نہیں، دراصل ایک دو دن میں رمضان شروع ہو رہا ہے تو مجھے کچھ خریداری کرنے مارکیٹ جانا ہے اور تم میری ہیلپ نہیں کرو گی کیا؟"

عبیقہ بیگم ایموشنلی بلیک میل کرتے بولیں۔۔

"اچھا میری اموشنل مما۔۔۔"

نور ہنستے ہوئے نوٹس سمیٹ کر اٹھتے ہوئے بولی۔۔

تیار ہو کر باہر آئی۔۔

چلیں مما۔۔ مجھے واپس آکر اپنا کام بھی کرنا ہے۔۔

دونوں چل دیں۔۔

www.Novelshub.pk

مارکیٹ پہنچ کر کام نمٹاتے نمٹاتے نور تھک سی گئی۔۔

"مما اتنی گرمی میں آپ گھسیٹ لائی ہیں مجھے، دیکھیں تو گرمی کے مارے کیا حال ہو رہا ہے۔۔"

عیبقہ بیگم نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا"میں تو جیسے اے سی ساتھ لیئے گھوم رہی ہوں چپ کر کے چلتی رہو۔۔"

وہ دونوں ایک شاپ سے کچھ سامان لے رہی تھیں کہ اچانک زکیہ بیگم کی آواز آئی عیبقہ بیگم مڑی تو وہ زکیہ بیگم ہی تھیں۔۔

عیبقہ بیگم اور نور دونوں کو خوشگوار سی حیرت ہوئی۔۔

"ارے زکیہ باجی اسلام علیکم، آپ یہاں۔۔"

زکیہ بیگم بھی خوشی سے ملتے ہوئے کہنے لگیں"ہاں بس رمضان شروع ہونے والا اور ابراہیم بھی آج فارغ تھا سوچا چھوٹے موٹے کام نمٹالوں۔۔"

زکیہ بیگم نور کو پیار کرتے ہوئے بولیں۔۔

ابراہیم جو اپنے ہی دھیان میں سامان اٹھائے شاپ میں داخل ہوا تو اس زوردار ٹکر نور سے ہوئی۔۔

نور کی بھی چیخ نکلی ابراہیم بھی ایک دم ہکا بکا سا ہو گیا۔۔اس کے ناک پہ زوردار چوٹ لگی تھی جبکہ نور کو ماتھے پہ۔۔

"چڑیل، اپنے ناخن بھی کاٹ لیا کریں، اتنے زور سے چبھا ابھی خون نکل آتا تو؟"

"تو آپ بینڈیج کر لیتے ڈاکٹر ابراہیم حیات۔۔" نور انتہائی معصومانہ انداز میں بولی۔۔

اور ابراہیم اس کے اس انداز پر قربان سا ہو گیا۔۔

اتنے میں زکیہ بیگم اور عیبقہ بیگم بھی وہیں آ گئیں۔۔

"اچھا زکیہ باجی ہم چلتے ہیں آپ کبھی چکر لگائیں نہ ہماری طرف۔۔کافی ٹائم ہو گیا۔۔

"ارے ارے ممانی جان ایسے کیسے میرے ہوتے ہوئے جائیں گی آپ، بیٹھیئے ہم ڈراپ کرتے ہوئے جائیں گے آپکو۔۔کیوں امی؟"

"ہاں ہاں، بالکل۔۔پہلی بار کوئی عقلمندانہ بات کی ہے تم نے۔۔"

"نور منہ پر ہاتھ رکھ ہنسی روکنے لگی۔۔۔جبکہ ابراہیم کھسیانا ہو کر ہنسنے لگا۔۔

سب گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔ابراہیم نے بیک ویو مرر نور پر سیٹ کر کے گاڑی دوڑا دی۔۔وہ گاہے بگاہے نور پہ بھی نظر ڈال رہتا جبکہ نور اس کی نظروں کے حصار سے بار بار شرم کے مارے لال ہو رہی تھی۔۔

"ابراہیم اس منظر سے خوب محفوظ ہو رہا تھا

"گلابی گلابی گال اس پہ لرزتی گھمبیر پلکوں کی جھالر اور گال پہ پڑا ڈمپل۔۔۔اففف میرا دل۔۔ابراہیم سوچ گیا۔۔"

www.Novelshub.pk

اتنے میں ان کا گھر آ گیا۔۔وہ دونوں اتر گئی۔۔۔ابراہیم نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے اللہ حافظ بولا۔۔

"زکیہ باجی اندر تو آئیں چائے وغیرہ پی کر جایئے گا۔۔

نہیں عبیقہ پھر کسی دن ابھی بس گھر جانا ہے سب کو سلام دینا۔۔

گھر واپس آ کر نور سو گئی۔۔۔جب اس کی آنکھ کھلی تو رات کے ساڑے سات بج رہے تھے۔۔

اف خدایا اتنا سوئی میں وہ جلدی جلدی فریش ہو کر باہر آ گئی جہاں عبیقہ بیگم اور ناجیہ بیگم دونوں لاونج میں ٹی وی لگائے بیٹھی تھی جبکہ لائبہ اپنے پورشن میں تھی۔۔

اتنے میں مسجدوں سے بلند ہوتی سائرن کی آواز نے ہر ایک سو خوشی کی لہر دوڑا دی تھی۔۔بار بار قریبی مسجد سے کل روزہ ہے کی نوید سنائی دے رہی تھی۔۔اور یہی فریضہ ٹی وہ اینکرز انجام دے رہے تھے۔۔

"مبارک ہو ناجیہ رمضان المبارک کا چاند نظر آ گیا ہے۔۔آپ کو بھی مبارک ہو بھابھی۔۔وہ دونوں خوشی سے ایک دوسرے کو مبارک دینے لگیں۔۔

"نور رمضان المبارک کا چاند نظر آ گیا ہے۔۔سب تیاری کر کے رکھ دو بیٹا تا کہ سحری اور افطاری میں مشکل پیش نہ آئے۔۔کل پہلا روزہ ہو گا۔۔اس لیئے کچھ اہتمام کر لینا۔۔

"جی مما۔۔" نور سعادت مندی سے سر ہلاتی کچن میں آ گئی

کچن میں پہنچ کر سبزیاں دیکھ کر اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔۔

"اف میری جیسی کام چور بندی سے قدرت نے اس قدر کام لینا تھا لیکن رمضان المبارک کی خوشی بھی تھی تبھی وہ خوشی خوشی پھرتی سے کمر کس کے کام پہ ڈٹ گئی۔۔

پورا ایک گھنٹہ لگا کر اس نے سبزیاں کاٹیں۔۔

پیاز کاٹتے ہوئے اپنی زندگی کے تمام آنسو بہا لیئے۔۔

پھر سب سے پہلے اس نے کڑاہی گوشت تیار کیا پھر چاربیبر رائس بنائے۔۔

پھر رول بنائے، سموسے بنائے، کباب تیار کیئے فریج کی تفصیلی صفائی کی اور یہ سب چیزیں فریز کر دیں۔۔پھر اپنے لیئے چائے اور مما کے لیئے دودھ بنا کر باہر آ گئی۔۔مما کو دودھ دے کر اور چائے پی کر وہ مما کو بتا کر اپنے کمرے میں آ گئی۔۔وضو کر کے نماز پڑھی تراویح پڑھی اور لیٹ گئی۔۔

اف۔۔۔کروٹ لیتے ہوئے اس کے جسم میں درد ہوا کیونکہ اپنی پوری زندگی میں پہلی بار اتنا کام کیا ورنہ ہر بار ہانی اور مما بناتی تھی۔۔وہ پین کلر لے کر سو گئی۔۔

☆☆☆☆

www.Novelshub.pk

صبح یونیورسٹی کے لیئے تیار ہو کر وہ جلدی جلدی یونی آگئی۔۔۔

وہاں افراء پہلے سے موجود تھی وہ اسے کافی دیر گلے لگا کر سوری نور سوری نور کرتی رہی۔۔

نور نے اٹس اوکے تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی کہہ کر بات ختم کر دی اور مسکرا دی۔۔

"سب چھوڑو یہ بتاؤ کیسی ہو؟ روزہ ہے۔۔" نور نے چہکتے ہوئے پوچھا۔۔

میں ٹھیک ہوں اور الحمد اللہ روزہ بھی ہے۔۔" جواباً افراء نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

وہ دونوں باتیں کر رہی تھیں کہ دور سے زرتاشہ اپنی دوستوں کے ساتھ آتی دکھائی دی۔۔

نور نے نخوت سے منہ پھیر لیا۔۔

اتنے میں زرتاشہ قریب آگئی۔۔

"ماہ نور آئم رئیلی ویری سوری۔۔ وہ سر جھکا کر زمین کو پاؤں سے کھرچنے لگی۔۔۔"

نور نے اسکی طرف اور پھر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں شرمندگی صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔

اس نے لمبی سانس بھری اور اٹس اوکے کوئی بات نہیں، سمائل پاس کرتے ہوئے کہا۔۔

زرتاشہ اس کے آسانی سے معاف کرنے پر بہت خوش ہوئی اور بے ساختہ نور کے گلے لگ کر بولی۔۔

"ماہ نور یو آر ویری سوئیٹ اینڈ کیوٹ۔۔ تھینک یو سو مچ۔۔"

نور بس مسکرا کر رہ گئی۔۔

"بائی داوے ماہ نور ویسے تمہارا وہ کزن ہے بہت ہینڈ سم۔ایک دم کمال پرسیبلیٹی۔۔۔" زرتاشہ نے متاثر کن لہجے میں کہا۔۔

نور ایک دم نا سمجھی کے عالم میں بولی۔۔ کون کزن۔۔۔؟

"اوہ اچھا ابراہیم کی بات کر رہی ہو۔۔ یس تھینک یو سو مچ۔۔ وہ میری پھوپو کے بیٹے ہیں۔۔"

نور نے مسکراتے ہوئے بتایا۔۔

اور افراء نور کے چہرے پہ ابراہیم کا نام سنتے ہی ایک الوہی سی چمک دیکھ کر سمجھ گئی کہ دال میں کچھ تو کالا ہے۔۔۔ وہ نور کی طرف دیکھ کر سوچ گئی۔۔

☆☆☆☆

ابراہیم۔ بیٹا بات سنو۔۔

زکیہ بیگم اسے آواز دیتے ہوئے بولیں۔۔

ww.Novelshub.pk

جی امی جان آرہا ہوں۔۔

ابراہیم نے کمرے سے ہی جواب دیا۔۔

فاطمہ بھی فروٹس اٹھائے وہیں بیٹھ گئی۔۔

"فاطمہ افطاری کی تیاری ہو گئی بچے؟" زکیہ بیگم نے استفسار کیا۔۔

"جی امی جان۔پکوڑوں کے لیئے سب سامان تیار کر دیا ہے افطاری سے آدھا گھنٹہ پہلے تل لوں گی اور اب یہ فروٹ چاٹ بنا رہی ہوں۔۔"

فاطمہ نے تفصیلاً جواب دیا۔۔

"ہاں بیٹا آج پہلی افطاری ہے ابراہیم بھی گھر پہ ہے تو تین چار چیزیں بنا لینا۔۔

"ارے میری پیاری امی جان کیوں فکر کرتی ہیں آپ آرام سے بیٹھیں میں سب کر لوں گی اور ویسے بھی ابھی کافی ٹائم رہتا ہے سو آپ ریلیکس رہیں سب ریڈی ہو جائے گا۔۔"

فاطمہ ہنستے ہوئے بولی۔۔

زکیہ بیگم مسکرا دیں۔۔انہیں اپنی یہ بیٹی بہت پیاری تھی۔۔

اتنے میں وہاں ابراہیم بھی آگیا۔۔

"ہیلو لیڈیز،وٹس اپ؟وہ فاطمہ کے بال بگاڑتے ہوئے زکیہ بیگم کے پاس بیٹھ گیا۔۔"

"امی،یہ بھائی کو دیکھیں ہر وقت تنگ کرتے رہتے ہیں۔۔" فاطمہ نے شکایت کی۔۔

"مت تنگ کیا کرو بہن کو ابراہیم۔۔" زکیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے ابراہیم کو کہا۔۔

"امی میں تنگ کہاں کرتا ہوں میں تو اس سے لاڈ کرتا ہوں یہ خود ہی چیخنے چلانے لگ جاتی ہے اب میرا کیا قصور بھلا۔۔؟" ابراہیم انتہائی معصومانہ انداز میں بولا۔۔

فاطمہ برے برے منہ بنانے لگی۔۔۔

"ابراہیم ہنس دیا

زکیہ بیگم نے بات کرنے کے لیئے تمہید باندھی

"اچھا بیٹا بہت ہوا مزاق مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔"

"جی امی بتائیں؟" ابراہیم بھی سنجیدہ ہوا۔۔

"بیٹا مت تنگ کرو اپنی بوڑھی ماں کو، شادی کا کیا ارادہ ہے تمہارا؟ کب تک آخر یونہی چھرے چھانٹ پھرتے رہو گے۔۔میری خواہش ہے کہ تم دونوں بہن بھائی کا ایک ساتھ فرض ادا کر دوں۔۔"

"امی پلیز، کیا آپ ہر وقت شادی نامہ لے کر بیٹھ جاتی ہیں میں نے آپ کو بتایا تھا پہلے بھی کہ مجھے ابھی اس جھنجٹ میں نہیں پڑنا آپ مجھے فورس مت کیا کریں۔۔۔مجھے یوں بار بار آپکو انکار کرنا اچھا نہیں لگتا امی۔"

"تا تو آخر مسئلہ کیا ہے آخر، مجھے سیدھی بات بتاو کیوں بھاگتے ہو شادی کے نام سے۔۔؟

ہاسپٹل میں کوئی پسند ہے تو وہ بتاو اگر خاندان میں کوئی پسند ہے تو بھی بتاو۔۔" زکیہ بیگم پریشان کن لہجے میں بولی۔۔

"امی ایسی ویسی کوئی بھی بات نہیں ہے اگر ایسا کچھ ہوتا تو میں آپ کو ضرور بتاتا۔۔آپ پلیز دوبارہ پوچھ کر مجھے شرمندہ نہ کیجیۓ گا۔۔"

ابراہیم روکھے لہجے میں بولا۔۔

"ہاں کرتے رہنا اپنی من مانی۔۔جب مر کھپ جاوں گی یہی خواہش لیۓ تو جو دل چاہے کرنا۔اتنی خواہش تھی میری کہ احسن بھائی کی بیٹی ماہ نور کو اپنی بہو بناتی گھر کی دیکھی بھالی اور اتنی پیاری سی بچی ہے ماشاءاللہ سیرت بھی نیک ہے اور میرے خیال سے کسی کو اعتراض بھی نہ ہوتا۔۔"

زکیہ بیگم افسردہ لہجے میں بولیں۔۔

"امی پلیز رہنے دیں ابھی اس ٹاپک کو۔۔اور آپ ابھی فاطمہ کی شادی کریں میری فی الحال رہنے دیں۔۔"

ابراہیم ایک دم سے اکھڑے لہجے میں بولا اور اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔۔

یہ لڑکا کبھی نہیں مانے گا میری، ہمیشہ اپنی من مانی کرتا ہے اچھی بھلی گھر کی دیکھی بھالی بچی تھی۔۔وہ افسردہ سی اٹھ کے کمرے میں چل دیں۔۔

اور فاطمہ جو کن اکھیوں سے ابراہیم کے چہرے کے اتار چڑھاو دیکھ رہی تھی حیران اور ششدر سی بیٹھی رہی۔اسے لگا کہ جب امی نے پوچھا تو وہ جھٹ ماہ نور کا نام لے گا لیکن اس نے نہیں لیا لیکن جب امی نے کہا تو اسے لگا کہ وہ ہاں ہی کرے گا۔۔لیکن اس نے نہیں لیا بلکہ اکھڑنے لگ گیا۔۔اور فاطمہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ بھائی نے انکار کیوں کیا۔۔جب کہ بھائی تو نور کو پسند بھی کرتے ہیں۔۔وہ سوچ کر رہ گئی۔۔

☆☆☆☆

"نور کی بچی، تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو نہ؟" افراء نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔۔

"کچھ بھی تو نہیں چھپا رہی میں، تمہیں ایسا کیوں لگا؟" نور نے اچھنبے سے کہا۔۔

"ہاں تو لیکن تم نے اتنی بڑی بات نہیں بتائی۔۔کتنی بدتمیز ہو تم۔۔"

"افراء ایسی تو کوئی بات نہیں جو بات ہوتی میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔۔" نور حیرانگی سے بولی۔۔

"لیکن تم نے یہ تو نہیں بتایا کہ تم اپنے کزن کو پسند کرتی ہو" افراء نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔

"اوہ۔۔افراء کی بچی تم نے جان نکال دی میں سمجھی پتا نہیں کیا ایسی بات۔۔"

"ہاں تو بتاؤ نہ" افراء نے اسے گھوری دی۔۔

"ہاں تو کرتی ہوں پسند۔۔" نور شرماتے ہوئے اقرار کر گئی۔۔

"اوئے ہوئے شرمانا تو دیکھو۔۔"

افراء مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔۔

"ویسے کب ہوا یہ خوبصورت حادثہ۔۔"

افراء نے نور کو چھیڑتے ہوئے پوچھا۔۔

"بس یار پتا ہی نہیں چلا کب کیسے ہو گیا لیکن بس ہو گیا، ابراہیم مجھے ٹیکسٹ کرتے تھے وہ آل ریڈی لائک کرتے تھے اور بس بات کرتے کرتے کب مجھے بھی ان سے محبت ہو گئی۔۔" نور گھاس نوچتے ہوئے بولتی رہی۔۔

"لیکن چھپی رستم تم نے سیر کیوں نہیں کیا مجھ سے اور تم نے ابراہیم بھائی کو بتایا کہ تم انہیں پسند کرتی ہو؟"

"یار ایچو ئلی میں خود کنفیوز تھی میں اپنی ہی فیلینگز نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔کسی سے کیا سیر کرتی اور ابراہیم جانتے تو ہیں ظاہر ہے بات جو ہوتی ہے ہماری لیکن میں نے اپنی فیلینگز کا اظہار نہیں کیا ان سے۔۔"

"اوئے ہوئے ان سے۔۔

"افراء ہنس دی۔۔

"نور تم نے گھر میں کسی کو یہ بات بتائی، یا ابراہیم بھائی نے۔۔؟"

"نہیں یار میں نے کسی کو نہیں بتایا اور ابراہیم شاید پھوپو کو بتا دیں۔۔ویسے مسئلہ تو کوئی نہیں ہو گا میں جانتی ہوں کیونکہ گھر کی بات ہے باقی تم دعا کرو اللہ بہتر کرے۔۔"

"انشاءاللہ سب اچھا ہو گا تم پریشان مت ہو۔۔" افراء پر وثوق انداز میں بولی۔۔

☆☆☆☆

"عیقہ بیگم میرا ایک دوست ہے اس کا بیٹا ماشاءاللہ ملٹی نیشنل کمپنی میں مینیجر ہے بہت اچھی پوسٹ ہے، گھر بار فیملی بھی اچھی ہے اور سب سے بڑی بات وہ اپنی نور کے لیئے بہت چاہت کے ساتھ اپنے بیٹے کا رشتہ کرنا چاہتے ہیں۔اور اسی سلسلے میں وہ ہمارے گھر آنا چاہتے ہیں فی الحال ملنے۔۔۔"

"احسن صاحب اگر آپ کے دیکھے بھالے ہیں اور اتنی چاہت سے مانگ رہے ہیں تو میرے خیال میں انہیں انوائیٹ کر لیتے ہیں آج شام افطاری پہ۔۔ ملنے میں کیا حرج ہے اور یوں آئیڈیا بھی ہو جائے گا تو دیکھیں گے کہ آگے کیا کرنا ہے۔۔"

"چلیں سہی ہے پھر میں انہیں آج شام ڈنر پہ انوائیٹ کر لیتا ہوں رسمی سی ملاقات بھی ہو جائے گی اور وہ ہماری نور کو اور ہم ان کے بیٹے کو دیکھ لیں گے۔۔ کیا خیال ہے۔۔؟؟"

احسن صاحب تائیدی نظروں سے بیگم کی جانب دیکھتے ہوئے بولے۔۔

نور جو یہ سب باتیں سن رہی تھی ایک دم سے پریشان ہو گئی۔۔

"اب یہ کیا نئی مصیبت آ گئی کھڑے کھڑے، مما پاپا کو بھی ابھی جلدی کیا ہے میری شادی کی میں کسی اور کے ساتھ کیسے شادی کر سکتی ہوں ابراہیم کے ہوتے۔۔"

وہ گہری سوچ میں ڈوب گئی۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔

مجھے ابراہیم سے بات کرنی چاہیئے۔۔۔۔

جب انہیں پتا چلے گا وہ ضرور کچھ نہ کچھ کریں گے۔۔

اسی سوچ کے ساتھ اس نے جلدی سے موبائل اٹھا کر ابراہیم کو کال ملائی۔۔

ایک دو تین پھر چوتھی بار کال کی مگر دوسری جانب سے کوئی رسپانس نہ ہوا۔۔

وہ سچ مچ پریشان ہو گئی۔۔

ابراہیم میرا فون کیوں نہیں آنسر کر رہے۔۔

اچانک اسے خیال آیا کہ اسے ریسیپشن پہ کال کرنی چاہیئے

یہی سوچ کر وہ نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔

"ہیلو، کیا میں ڈاکٹر ابراہیم سے بات کر سکتی ہوں۔۔؟"

"سوری میم، ڈاکٹر ابراہیم تو کہیں باہر چلے گئے ہیں کچھ دیر پہلے۔۔"

"اوہ اٹس اوکے۔۔ تھینک یو سو مچ۔۔"

نور گہری سوچ میں پڑ گئی۔۔ مجھے کل ابراہیم سے مل کر بات کرنی ہو گی۔۔

ہاں یہی ٹھیک رہے گا۔۔ وہ یہ سوچ کر مطمئن ہو گئی۔۔۔

☆☆☆☆

www.Novelshub.pk

رات کے کھانے پہ مہمان آ چکے تھے۔۔خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔۔اس کے بعد سب لاونج میں بیٹھ گئے۔۔

بیٹا آپ تو بہت ہی پیاری بچی ہیں کیا نام ہے آپکا۔۔؟

مسز حامد نور کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

نور جو ہلکے گلابی رنگ کے کڑھائی والے کرتے میں ملبوس تھی آنکھوں میں ہلکا سا کاجل،ادھ کھلے بال جو ایک سائیڈ پہ شانے پہ لہرا رہے تھے اور نیچرل کلر کی لپ اسٹک کے ساتھ سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔۔

لائبہ نے اسے آہستہ سے ٹھوکا دیا۔۔نور تم سے کچھ پوچھ رہے ہیں۔

نور جو اپنی ہی سوچوں میں غلطاں تھی ایک دم چونکی۔۔

"ہاں،ہاں کیا ہوا۔۔وہ لائبہ کو دیکھنے لگی۔۔

"آنٹی پوچھ رہی ہیں کہ تمہارا نام کیا ہے؟" اور تعریف بھی کی تمہاری۔۔" لائبہ اسے آہستہ سے بتانے لگی۔۔

"جی میرا نام ماہ نور ہے آنٹی اینڈ تھینک یو۔۔آپ بھی بہت اچھی لگ رہی ہیں۔۔"

اس کی اس بات پر وہاں موجود سبھی لوگ ہنس دیئے۔۔

"احسن بھائی اور بھابھی ہمیں تو آپکی بیٹی بہت پسند آئی،پسند تو پہلے ہی تھی یہ تو ایک فارمیلیٹی تھی۔بس مجھ سے اور صبر نہیں ہو رہا ہماری طرف سے ہاں ہے۔۔" مسز حامد مسکراتے ہوئے بولے گئی۔۔

"جی بھابی بہت شکریہ بس ہمیں بھی تھوڑا وقت چاہیئے انشاءاللہ جلد ہی جواب دیں گے ہم۔۔" انیقہ بیگم نے خوشدلی سے جواب دیا۔۔

اچھا ہم چلتے ہیں انشاءاللہ دوبارہ ملاقات ہو گی۔۔

جبکہ نور وہاں سے اٹھ کر چل دی اور کمرے میں آ کر ٹہلنے لگی۔۔

"بابا مما مجھ سے پوچھے بغیر کیسے اتنی جلدی فیصلہ کر سکتے ہیں۔۔یہ ناانصافی ہے وہ روہانسی ہو گئی۔۔

لائبہ بھی اس کے پیچھے پیچھے آ گئی۔۔

"نور کیا ہوا کیوں اٹھ کر یوں آ گئی تم۔۔"

"کچھ نہیں بس ویسے ہی دل گھبرا رہا تھا تبھی اٹھ کر آ گئی۔۔" نور نے بددلی سے جواب دیا۔۔

"ویسے نور فیملی تو بہت اچھی ہے اور لڑکا بھی اچھا ہے سب سے اچھی بات اتنی چاہ سے مانگ رہے ہیں مجھے تو کوئی بھی برائی نظر نہیں آ رہی ڈھونڈنے سے بھی۔۔"

تایا تائی بس ہاں کر دیں۔۔لائبہ بے تکان بولتی چلی گئی۔۔

"لائبہ ول یو شٹ اپ پلیز؟" نور درشتی سے بولی۔۔

"وٹ ہیپیپڈ یار؟" میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا جو تم اتنا غصہ ہو رہی ہو۔۔"

لائبہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہنے لگی۔۔

"سوری لائبہ، بٹ پلیز فی الحال مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔

اوکے اوکے ریلیکس۔۔جا رہی ہوں۔۔لائبہ یہ کہہ کر اس کے کمرے سے چل دی۔۔اور نور ٹھنڈا سانس بھر کہ رہ گئی۔۔

☆☆☆☆

"عبیقہ بیگم نور کدھر ہے اسے بلایئے، کل سے دکھ ہی نہیں رہی۔۔کہاں ہے؟؟"

احسن صاحب اخبار پڑھتے پوچھنے لگے۔۔

اپنے کمرے میں ہو گی میں ابھی بلاتی ہوں۔۔

"نور بچے تمہارے پاپا تمہیں بلا رہے ہیں باہر آو۔۔" عبیقہ بیگم اس کے کمرے میں آئیں تو وہ واش روم تھی۔۔

"اوکے مما میں ابھی آتی ہوں۔۔نور نے وہیں سے جواب دیا۔۔اور عبیقہ بیگم باہر آ گئی۔۔

"اسلام و علیکم پاپا" نور نے باہر آ کر سلام کیا۔۔

"وعلیکم اسلام میرا بچہ" کہاں تھی آپ؟ احسن صاحب اس کے سر پر پیار اور شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔۔

" کہیں نہیں پاپا، بس یہی تھی اپنی اسائنمنٹس میں بزی تھی۔۔ آپ بتایئے کوئی کام تھا کیا آپکو؟؟" نور سنجیدگی سے بولی۔۔

"کام، ہاں یاد آیا۔۔بیٹا آپ تو جانتی ہو نہ میرا دوست حامد اور اس کی فیملی کس سلسلے میں آئے تھے، دیکھو بیٹا ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔۔خاندان اچھا ہے لڑکا اکلوتا ہے اور اچھا کماتا ہے۔۔سب کچھ اچھا ہے۔۔لیکن حتمی فیصلہ تمہارا ہو گا۔۔کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔۔"

"پاپا، کیا یہ سب ضروری ہے ابھی؟"

"ہاں بچے آخر شادی تو کرنی ہے آپ کی۔۔"

نور یہ سن کر رونے لگ پڑی۔۔

عبیقہ بیگم اور احسن صاحب دونوں پریشان ہو گئے۔۔

"نور بچے کیا ہوا ہے؟ سب ٹھیک ہے نہ؟ آپ رو کیوں رہی ہو؟" احسن صاحب اور عبیقہ بیگم نے بیک وقت پوچھا۔۔

"مما، پاپا! کیا میں آپ دونوں پر بوجھ ہوں جو آپ دونوں اتنی جلدی کرنا چاہتے میری شادی؟" نور روتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

"ارے نہیں میرا بخت، کس نے کہا آپ بوجھ ہو آپ تو ہمارے گھر کی رونق ہو ہماری جان ہو۔۔۔لیکن بیٹا بیٹیوں کے فرض تو ادا کرنے ہوتے ہیں نہ۔۔اور ویسے بھی ابھی کونسا شادی ہو گی۔۔ابھی صرف بات چل رہی ہے ابھی منگنی یا نکاح کریں گے شادی آپ کی ڈگری کے بعد۔۔۔"

اب تو سہی ہے نا؟عتیقہ بیگم نے استفسار کیا۔۔

"مما لیکن مجھے ابھی کوئی منگنی ونگنی بھی نہیں کرنی پلیز آپ لوگ مجھ پہ پریشر نہ ڈالیں۔۔" نور روہانسی ہو کر بولی۔۔

"اچھا اچھا جیسے ہماری بیٹی کی خوشی۔۔" احسن صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔۔

"تھینک یو پاپا۔۔"

☆☆☆☆

احد اپنے کسی کام سے جا رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر ابراہیم کی گاڑی پہ پڑی وہ گاڑی سے اتر کر ریسٹورنٹ میں جا رہا تھا۔۔

اس نے گاڑی تھوڑی آگے بڑھائی تو اس جو اس نے دیکھا اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔

نہیں نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔یہ جھوٹ یا میری نظر کا دھوکہ ہو سکتا ہے۔۔

لیکن جو کچھ اس نے ابھی دیکھا تھا اس سے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔

☆☆☆☆

آج صبح سے یونی میں چہل پہل تھی ایک ہجوم اکٹھا تھا سب لوگ ٹولیوں کی صورت میں گپ شپ میں مصروف تھے ایسے میں اس کی نگاہیں ادھر ادھر کسی کو انتہائی بے چینی سے ڈھونڈ رہی تھیں ایسے میں ایک کونے میں اسے وہ بیٹھی نظر آئی۔۔وہ بھاگا بھاگا اس کے پاس آیا۔۔۔

ہیلو ماہ نور۔۔"کیسی ہو؟"

"میں ٹھیک الحمد اللہ آپ بتاؤ؟" نور اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولی۔

"سیم ہیئر" احد مسکراتے ہوئے بولا۔۔

"چلو گڈ!" ماہ نور بولی اور افراء کے ساتھ کلاس کی جانب بڑھ گئی۔۔

"لسن لسن ماہ نور، رکو پلیز۔۔" احد ان کے پیچھے بھاگتے ہوئے بولا۔۔

"کیا ہوا ایسے کیوں ہڑبڑا کے بھاگے آرہے ہو؟" ماہ نور نے اچھنبے سے کہا۔۔

www.Novelshub.pk

"ایکچوئلی مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے بلکہ کچھ بتانا ہے۔۔" احد ایک ہی سانس میں بولے گیا۔۔

"ہاں جی بولو کیا بات ہے۔۔" وہ سائیڈ پہ ہوتے ہوئے بولی۔۔

"افراء تم چلو میں آتی ہوں بات سن کر۔"

اوکے میں چلتی ہوں تم پھر آجانا۔۔" افراء کلاس کی طرف بڑھ گئی۔۔

"ہاں بولو احد کیا بات ہے ایسی؟"

"دیکھو ماہ نور میں جو بات تمہیں بتانے جارہا ہوں وہ ٹھنڈے دماغ سے سننا۔۔ اور مجھے غلط بالکل بھی مت سمجھنا۔۔" احد اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"احد پلیز جو بھی بات ہے جلدی بتاؤ میرا دل بیٹھا جارہا ہے۔۔"

نور تشویش زدہ ہو گئی کہ آخر ایسی کیا بات ہے جو احد یوں تمہید باندھ رہا ہے..

"میں کل اپنے کسی کام سے جارہا تھا تو وہاں میں نے ابراہیم کو دیکھا۔۔"

"تو اس میں کیا خاص بات ہے؟" وہ ترش لہجے میں بولی۔۔

"ایکچوئلی میں نے ابراہیم کو کسی لڑکی کے ساتھ ریسٹورنٹ میں دیکھا ہے وہ وہاں نہ صرف کھانا کھانے گئے تھے بلکہ وہ دونوں کافی بے تکلفی سے خوش گپیوں میں مصروف تھے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ایک دوسرے کو کافی ٹائم سے جانتے ہوں۔۔" احد بولنے پہ آیا تو ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا۔۔

ادھر ماہ نور کا چہرہ یوں لگتا تھا کہ کسی نے خون نچوڑ لیا ہو اس کا۔۔

وہ سکتے کی حالت میں احد کو دیکھتی اس کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ احد نے بولا کیا ہے آخر۔۔۔

آخر کار کچھ منٹ یوں ہی خاموشی سے گزر گئے بالآخر احد نے اسے آواز دے کر کہا ماہ نور تم ٹھیک ہو نہ۔ سوری تمہیں تکلیف دی پر مجھے لگا کہ تمہیں بتانا چاہیئے تبھی بتا دیا۔۔

"ہاں۔۔ ہاں میں ٹھیک ہوں اور یہ بھی پاس انفارم کرنے کا لیکن ضروری نہیں جو تمہیں لگ رہا ہو ویسا کچھ ہو۔ وہ ڈاکٹر ہیں وہ، ان کی کوئی کولیگ فرینڈ بھی ہو سکتی ہے۔۔ سوبی پازیٹو۔۔" ماہ نور نے جواب دیا۔۔

اوکے! میں نے جو دیکھا سو تمہیں انفارم کر دیا باقی جیسے تمہیں ٹھیک لگے۔۔ اور یہ بات بول کر وہاں سے چلا گیا۔۔

☆☆☆☆

"ہیلو، کیا میں ڈاکٹر ابراہیم سے بات کر سکتی ہوں انکا نمبر بند جا رہا ہے کائنڈلی میری کال ٹرانسفر کر دیں۔۔"

نور جو پچھلے آدھے گھنٹے سے ابراہیم کا نمبر ملا رہی تھی مگر اس کا نمبر آوٹ آف ریچ جا رہا تھا۔۔

www.Novelshub.pk

وہ پریشانی میں ادھر سے ادھر پورے کمرے میں چکر لگا رہی تھی لیکن ابراہیم سے کا بیک نہ ہو پایا۔۔

اس کے کانوں میں بار بار احد کی باتوں کی باز گشت سنائی دے رہی تھی وہ اس بارے نہیں سوچنا چاہتی تھی مگر ابراہیم کا نمبر بند ہونے کی صورت میں اس کے دماغ میں بار بار وہی باتیں آ رہی تھیں۔۔

وہ اپنی سوچوں میں غلطاں تھی کہ فون پہ دوسری جانب سے آتی آواز اسے حواسوں میں لے آئی۔

"میم سوری میں آپ کی کال ٹرانسفر نہیں کر سکتی ڈاکٹر ابراہیم نے منع کیا ہے کیونکہ وہ بزی ہیں آپ کو ویٹ کرنا ہو گا۔۔

"کدھر بزی ہیں؟" ماہ نور نے پھیکے سے لہجے میں پوچھا۔۔

"میم ڈاکٹر ابراہیم کسی امپورٹنٹ میٹنگ میں بزی ہیں۔" نرس نے نرم لہجے میں جواب دیا۔۔

"اوکے ٹھیک ہے، جب وہ فری ہو جائیں تو انہیں انفارم کر دیجیے گا کہ ماہ نور احسن کی کال تھی۔۔" اتنا کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور بے اختیار اسے رونا آ گیا۔۔ وہ اتنا روئی جتنا شاید ہی وہ کبھی روئی ہو۔۔ احد کی باتیں، ابراہیم کا بند فون، اس سے رابطہ نہ ہو پانا یہ سب باتیں ملکر اسے اس قدر دکھی کر گئیں کہ وہ بے اختیار ہو کر رو دی۔۔

رو لینے کے بعد جب دل کا بوجھ ہلکا ہوا تو وہ سوچنے لگی کہ

"احد نے جو کچھ کہا کیا وہ سچ ہو سکتا ہے یا میں ضرورت سے زیادہ اپنے دماغ پہ بات سوار کر رہی ہوں۔۔" اس نے فوراً اپنا خیال جھٹکا اور خود کو دلاسا دینے لگی کہ نہیں نہیں یہ میرا وہم ہے وہ ضرور ابراہیم کی کوئی کولیگ ہو گی ورنہ کوئی کلوز فرینڈ ہوتی تو ابراہیم مجھے ضرور بتاتے اور ویسے بھی وہ ابھی میٹنگ میں بزی ہیں جب فری ہونگے تو کال کریں گے پھر میں ان سے پوچھوں گی۔۔ وہ یہ سوچ کر مطمئن ہو گئی۔۔

☆☆☆☆

ابراہیم میٹنگ سے فری ہونے کے بعد تھک سا گیا چائے کا آرڈر دے کر وہ دونوں ہاتھوں سے سر دبا رہا تھا کہ اتنے میں نرس کمرے میں آئی۔۔

"مے آئی کم ان سر۔۔" مودبانہ انداز میں پوچھا۔۔

"یس کم ان" ابراہیم نے سر اٹھایا۔۔

"ڈاکٹر وہ کسی مس ماہ نور احسن کی کال آئی تھی اور آپ سے بات کرانے کا بول رہی تھیں میں نے انہیں بتایا کہ آپ میٹنگ میں ہیں۔۔ تو انہوں نے آپ کے لیئے میسج دیا کہ میں انہیں بتادوں کہ ان کی کال آئی تھی۔۔"

"اوہ ٹھیک ہے۔۔ میں ابھی بات کرتا ہوں۔۔" اس کے جواب پر نرس واپس چلی گئی۔۔

نرس کے جانے کے بعد وہ زور سے ٹیبل پہ مکا مارتے ہوئے بولا اوہ شٹ میں کیسے بھول گیا ماہنور سے بات کرنا وہ شدید غصے میں ہو گی۔۔ کل سے میرا کوئی کانٹیکٹ نہیں ہوا۔۔۔ اس نے جلدی سے موبائل اٹھا کر آن کیا تو میسجز کی لائن لگ گئی۔۔ اس کی طرف سے اتنے میسجز اور مسڈ کالز دیکھ کر اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ در آئی۔۔

"ہمم تو میڈم صاحبہ غصے میں ہیں۔۔" چلو ابراہیم حیات اب منانا تو بنتا ہے روٹھے سجنا کو۔۔"

یہی سوچتا ہوا اس نے کال ملا دی۔۔۔

تیسری بار کال کرنے پر کال ریسیو ہوئی۔۔

دعا سلام اور ادھر ادھر کی باتوں کے بعد اس نے ماہ نور سے بار بار سوری کی تب جا کر وہ نارمل ہوئی۔۔۔

"اچھا سنو ماہ نور کافی ٹائم ہو گیا ہے ہماری کوئی بات نہیں ہوئی اور ویسے بھی اتنے دن ہو گئے آپکو نہیں دیکھا بہت دل کر رہا ہے دیکھنے کو پلیز پیاری سی اسمائل، پیارے سے ڈمپل کے ساتھ ایک پیاری سی پکچر دکھا دو اپنی۔۔" ابراہیم خمار زدہ لہجے میں بولا۔۔

"ابراہیم آپ کو بھی نہ موقع چاہیئے ہوتا ہے سری سے اترنے کا۔۔" نور منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

دوسری جانب ابراہیم قہقہ لگا کر ہنس دیا۔۔ اوہ میری پیاری سی خوبصورت چڑیل آئی لوو یو سو مچ۔۔ پیار بھرے اس خوبصورت اظہار پہ نور جھینپ گئی۔۔

اسی دوران وہ یہ سوچتی رہی کہ وہ ابراہیم سے اس بات کے بارے میں پوچھے یا نہیں لیکن یہ سوچ کر خاموش ہو گئی کہ کہیں ابراہیم کو برا نہ لگ جائے کہ مجھے ان پہ یقین نہیں یا پھر میں ان پہ شک کر رہی ہوں۔۔ اسی سوچ کے ساتھ اس نے اپنے دماغ سے یہ خیال جھٹک دیا۔۔

لیکن ابراہیم کے اسی پیار بھرے انداز پر وہ سب بھول کر پر سکون ہو گئی۔۔

دوسری جانب ابراہیم کہہ رہا تھا

"ماہ نور ہر گزرتے دن کے ساتھ آپ کے بغیر رہنا انتہائی مشکل ہو رہا ہے پلیز جلدی سے میری بن جاو۔۔۔" ابراہیم لہجے میں دنیا جہاں کا پیار سمو کر بولا

دوسری طرف نور کو خود پہ رشک ہونے لگا ابراہیم کی بات سن کر کہ کوئی اس سے بے انتہاء محبت کرتا ہے۔۔ وہ سکون سے آنکھیں موند کر اس کی باتوں میں کھونے لگی اور یوں ہی دو گھنٹے کیسے گزر گئے دونوں کو پتا نہ چلا۔۔

☆☆☆☆

دن پر لگا کر تیزی سے اڑنے لگے اور پتا ہی نہیں چلا رمضان کا تیسرہ اور آخری عشرہ شروع ہو گیا۔۔ آج ملک ولاز میں دونوں بہنوں کی افطاری تھی۔۔ پورے گھر میں گہما گہمی کا سماں تھا کیونکہ کافی ٹائم کے بعد وہ سب یوں اکھٹا ہوں گے۔۔

نور کی پھرتیاں دیکھنے لائق تھیں وہ تیزی سے اپنی مما اور چچی کا ہاتھ بٹانے میں مصروف تھی۔۔

www.Novelshub.pk

"نور جاو بھی یار تیار ہو جاو پھر آخر میں یہاں سے وہاں بھاگتی پھر رہی ہو گی تم۔۔لائبہ بھی وہاں ہاتھ بٹا رہی تھی لیکن وہ تیار تھی جبکہ ان کی دونوں پھوپو پہنچنے والی تھیں۔۔

تائی جان دیکھیں اسے بولیں تیار ہو جائے پھوپو لوگ آجائیں گے اور یہ اسی ماسی والے حلیے میں ملے گی کیا؟"

نور بیٹا جلدی سے تیار ہو جاو باقی سب ہم دیکھ لیں گے۔۔

وہ اوکے مما کہہ کر تیار ہونے چل دی۔۔

وہ تیار ہو کر باہر آئی تو سب موجود تھے وہ باری باری سب سے ملنے لگی دونوں پھوپو نے اسے خوب پیار کیا.. پھر فاطمہ سے ملنے کے بعد وہیں بیٹھ گئی لائبہ بھی وہیں موجود تھی۔۔ جبکہ لاونج کے دوسری سائیڈ پہ مردانہ محفل جمی ہوئی تھی۔۔ سارے بچے وہیں موجود تھے۔۔اس نے نظر گھما کر اس دشمن جاں کو دیکھا جو نیوی بلیو کرتے میں انتہائی شاندار اور جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔وہ ٹکٹکی باندھے ارد گرد سے بے نیاز دیکھتی رہی ابراہیم نے جب اچانک مڑ کر دیکھا تو نور کو خود کو تکتے پایا وہ مسکرا دیا۔ اور گلا کھنکارتے ہوئے بولا

"خالہ جان میں کیسا لگ رہا ہوں؟"

امینہ بیگم نثار ہوتے ہوئے بولیں

"ماشاءاللہ میری بچہ بہت ہینڈسم لگ رہا ہے۔۔" ابراہیم ان کا جواب سن کر مسکرا دیا۔۔دوسری طرف نور اپنی چوری پکڑے جانے پر خفت زدہ سی سر جھکا گئی۔۔

اتنے میں افطاری کا وقت ہو گیا سب نے مل کر افطاری کی پھر سب نماز کے لیئے چلے گئے نماز کے بعد کھانا لگایا جانے لگا لائبہ باہر عیقہ بیگم اور ناجیہ بیگم کا ہاتھ بٹا رہی تھی۔۔ جبکہ نور سلاد تیار کر چکی تو ٹیبل پہ جا کر سب کھانا ترتیب سے رکھ دیا اور لائبہ کو ہاتھ دھونے کا بول کر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔

وہ اپنے ہی دھیان میں روم میں داخل ہوئی اور ابراہیم جو فریش ہونے کی نیت سے اسی کے کمرے میں گیا کیونکہ اس کا کمرہ قریب پڑتا تھا، نکل رہا تھا کہ نور جو اپنے دھیان میں کمرے میں داخل ہوئی اسی اثناء ابراہیم بھی باہر نکل رہا تھا دونوں ایک دوسرے سے بہت بری طرح سے ٹکرائے اور نور اس کے سینے سے چیخ مار کر چپک گئی۔۔

"ابراہیم کو سچویشن سمجھتے ایک پل لگا تھا اور نور کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر نہال ہو گیا۔۔نور جو آنکھیں بند کیئے اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی جب اسے ساری صورت حال سمجھ آئی تو جھٹ سے پیچھے ہٹی لیکن ابراہیم نے مضبوطی سے اسے اپنے حصار میں جکڑا ہوا تھا اسنے اسکا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی مگر بے سود۔۔وہ اس کے کانوں میں گھمبیر لہجے میں بولا۔ ویسے تو بھاو دیتی نہیں اور یوں بہانے بہانے سے پاس آجاتی ہیں آپ۔۔نور کے گال سرخ ہو گئے ابراہیم کی بات سن کر۔۔وہ خود کو چھڑاتے ہوئے کہنے لگی

"نہیں جی ایسی کوئی بات نہیں ہے اور میں اپنے کمرے میں آ رہی تھی چوروں کی طرح تو آپ میرے کمرے میں آئے ہیں۔۔

ابراہیم اسے مزاحمت کرتے دیکھ اور زیادہ حصار تنگ کر لیا۔۔کچھ دیر ایسے ہی پاس رہو میرے پلیز مجھے تمہاری موجودگی سکون دیتی ہے اور مجھے خود سے بیگانہ کر دیتی ہے۔۔

"ابراہیم۔۔۔

"جی جان ابراہیم"

"ابراہیم آپ پھر ٹریک سے اتر رہے ہیں اور یہ گھر ہے کوئی بھی آ سکتا ہے پلیز چھوڑیں مجھے یوں اچھا نہیں لگ رہا۔۔"

ابراہیم نے اسے ایک دم چھوڑ دیا اور پیار سے اس کی ناک کھینچ کر لاؤنج میں آ گیا جہاں سب کھانا کھانے میں مصروف تھے۔۔۔

☆☆☆☆

دن تیزی سے گزرنے لگے۔۔آج آخری روزہ تھا اور امکان تھا کہ شوال کا چاند نظر آ جائے۔۔سو اسی غرض سے سب بچے افطاری کے بعد چھت پہ آ گئے تھے اور چاند کے نکلنے کا انتظار۔۔ایسے میں ماہ نور کو ابراہیم کی بہت یاد آ رہی تھی اسی اثناء آس پاس سے عید کا چاند نظر آ گیا کل عید ہو گی کا شور ہر طرف سے سنائی دے رہا تھا۔۔اس نے بھی لائبہ کو گلے لگا کر چاند رات مبارک کہا اور دونوں باتیں کرنے لگی ساتھ میں تیمور کے چٹکلوں سے بھی لطف اندوز ہو رہی تھیں۔۔لائبہ کا فون بجنے لگا اس نے دیکھا تو جہانزیب کی کال تھی وہ شرماتی ہوئی فون کان سے لگائے سائیڈ پہ چلی گئی ماہ نور بھی مسکرا دی۔ ایسے میں اسے دشمن جاں کی بہت یاد ستا رہی تھی وہ انتظار میں تھی کہ کب ابراہیم کی کال آتی ہے مگر کافی وقت گزرنے کے بعد کوئی میسج یا کال نہ آئی آخر کار اس نے خود ہی کال کر دی۔کافی دیر کے بعد دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا

انتہائی مصروف آواز میں ہیلو کی آواز آئی۔۔

"اسلام علیکم" کیسے ہیں آپ؟ نور نے لہجے میں ناراضگی سموتے ہوئے کہا۔۔

"وعلیکم اسلام" میں ٹھیک بس تھوڑا مصروف تھا اس لیئے آپ کو کوئی میسج یا کال نہیں کر سکا آئم رئیلی ویری سوری ماہ نور۔" ابراہیم نے بیچارگی سے انداز میں کہا۔

"اچھا اٹس اوکے کوئی بات نہیں اینڈ بائی دا وے چاند رات مبارک مسٹر کھڑوس" نور نے ہونٹ کا کونہ دانتوں میں دباتے ہوئے شرارت سے کہا۔

"ارے میری جان خیر مبارک اور میرے بھی پیارے سے چاند کو چاند رات مبارک۔۔" ابراہیم نے محبت سے لبریز انداز میں جواب دیا۔

یہ سن کر نور کے گالوں پہ لالی اتر آئی۔۔

"اچھا آپ لوگ کل عید ملنے تو آئیں گے نہ پھپھو اور فاطمہ لوگ بھی؟" نور نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔

"جی جی انشاءاللہ ہم ضرور چکر لگائیں گے اور میں نے بھی آخر عیدی لینی ہے آپ سے، تو آنا تو پڑے گا۔۔ ابراہیم شرارت سے بولا۔۔

"ارے ارے مسٹر نک چڑھے بجائے یہ کہ آپکو عیدی دینی چاہیئے کیونکہ آپ بڑے ہیں، الٹا آپ مجھ سے عیدی کی توقع رکھ رہے ہیں ویری بیڈ ابراہیم۔۔" نور ناک بھوں چڑھاتے ہوئے بولی۔۔

"ہاں تو میں نے کب انکار کیا اس بات سے میں ضرور عیدی دوں گا مگر لوں گا بھی ضرور سو آپ تیار رہیئے گا مس ماہ نور کل آپ کو اپنی محبت کا اظہار کرنا ہی پڑے گا ورنہ میں ناراض ہو جاوں گا اور پھر ماننا بھی نہیں میں نے، آپ ڈھونڈتی رہ جائیں گی۔۔"

"اللہ نہ کرے ابراہیم، کیسی دل دہلانے والی باتیں کرتے ہیں آپ, اتنی سی بات کے لیئے آپ نے اتنی بڑی بات کر دی جبکہ آپ کو معلوم ہے پھر بھی۔۔

"میں بس کچھ نہیں جانتا آپ کو کل بولنا ہی پڑے گا ورنہ پھر مجھ سے گلہ مت کیجئے گا۔۔ اللہ حافظ۔۔"

"ہونہہ اسٹوپڈ" ماہ نور نے بھی غصے میں کہا اور پھر اس کی بات یاد کر کے مسکراتی ہوئی نیچے چل دی۔۔

☆☆☆☆

فاطمہ بچے، شیر خورمہ تیار کر دیا؟ ابراہیم ابھی آتا ہی ہو گا عید نماز پڑھ کر اور شیر خورمہ تیار نہ ہوا تو اس نے ہنگامہ کر دینا ہے۔۔

"جی جی امی آپ بے فکر رہیئے سب تیار ہے۔۔ اب میں بھی تیار ہو کر آتی ہوں آخر بھائی سے عیدی بھی تو لینی ہے نہ۔۔ وہ مسکراتی ہوئی تیار ہونے چل دی۔۔

"زکیہ بیگم بھی مسکرا دی۔۔ انہیں اپنے یہ دونوں بچے بہت عزیز تھے انہی کے دم سے تو گھر میں رونق ہے ورنہ پتا نہیں میرا کیا ہوتا۔۔ انہی سوچوں میں انہیں ابراہیم کا ماہ نور کے لیئے انکار کرنا یاد آ گیا۔۔

وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولی۔۔ "کیا ہی اچھا ہوتا اگر ابراہیم مان جاتا میرے گھر رونق بڑھ جاتی اور میری اپنی پیاری بھتیجی جس کا میں نے بچپن سے سوچا ہوا تھا خواہش پوری ہو جاتی تو سکون سے تو مرتی۔۔۔ وہ انہی سوچوں میں غلطاں تھیں کہ انہیں ابراہیم کے آنے کا بھی پتا نہ چلا۔۔

آخر کار ابراہیم نے زور سے آواز دی تب جا کر زکیہ بیگم حواسوں میں لوٹی۔۔

"امی کن سوچوں میں گم تھیں آپ، کب سے آوازیں دے رہا ہوں مگر آپ ہیں اپنی ہی دنیا میں مگن۔۔

"کچھ نہیں بیٹا بس ایسے ہی پرانے دن یاد آ گئے تھے۔۔"

"میری پیاری امی پلیز آپ اداس نہ ہوں پاپا کو دکھ ہو گا اگر آپ اداس ہونگی تو، اور پھر میں بھی نہیں کھاوں گا کچھ۔۔" ابراہیم ان کے گلے میں بازو ڈالے لاڈ سے کہنے لگا۔۔

"ماں صدقے جائے میرا بچہ۔۔ وہ اس کی بلائیں لینے لگیں۔۔ بہت ہینڈسم لگ رہا ہے میرا بیٹا ماشاءاللہ۔۔ نظر نہ لگے کسی کی۔۔

"ہاہاہا نہیں امی یہ تو آپ ماں ہیں تبھی آپ کو ہینڈسم لگ رہا ہوں ورنہ تو کوئی لڑکی گھاس ہی نہیں ڈالتی آپ کے بیٹے کو۔۔" ابراہیم شرارت آمیز لہجے میں بولا۔۔

"چل ہٹ پرے بدمعاش کہیں کا، ماں کو تنگ کر رہا ہے شرارتی کہیں کا۔۔ اگر ماں کی بات مان لیتا تو آج یہ دکھ بھی نہ ہوتا تجھے۔۔" زکیہ بیگم نے بھی لگے ہاتھوں لوہا گرم دیکھ کے چوٹ کی۔۔

"افوہ امی، آپ کہاں کی بات کو کہاں لے گئی ہیں بس آپ بھی یہی بات لیکر بیٹھ جاتی ہیں۔۔" ابراہیم تنگ گیا۔۔

"اچھا چلو چھوڑو ساری باتیں یہ بتاؤ کہ شیر خورمہ تیار ہے لا دوں۔۔۔؟"

"ہاں امی لادیں بہت بھوک لگی ہے اور یہ فاطمہ نظر نہیں آرہی کدھر ہے؟"

"فاطمہ یہاں ہے" پیچھے سے فاطمہ کی چہکتی ہوئی آواز آئی۔۔

"اوہ آگئی چڑیل، شیطان کو یاد کیا اور شیطان حاضر۔۔" ابراہیم اسے تنگ کرنے کی غرض سے بولا

"بھائی یہ سب آپ خود ہونگے میں نہیں۔۔"

"لو بیٹا یہ کھاؤ شیر خورمہ۔۔" زکیہ بیگم باول آگے بڑھاتے ہوئے بولی۔۔

"امی امی امی، رکیئے، ایسے نہیں دینا بھائی کو۔۔" فاطمہ چیختے ہوئے بولی۔۔

"کیا ہو گیا فاطمہ بچے، ڈرا دیا تم نے میں سمجھی پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔"

"ہاں تو امی بھائی پہلے عیدی دیں گے پھر ہی کچھ کھائیں گے۔ کیوں بھائی ٹھیک کہا نہ۔۔" فاطمہ ابراہیم کی طرف دیکھتے بولی۔۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں میری پیاری سی بہن نما چڑیل۔۔ ساری عیدی ہی تمہارے لیئے ہے۔۔ اور ابراہیم نے والٹ سے پیسے نکالتے ہوئے فاطمہ کو دیئے۔۔ اور بولا خوش رہو ہمیشہ۔۔"

"ہائے تھینک یو سو مچ بھائی۔۔ یو آر گریٹ۔۔" فاطمہ بچوں کی طرح خوش ہو کر بولی۔۔

"اچھا جلدی سے دونوں کھالو پھر ہمیں چلنا بھی تو ہے نہ احسن، زوار کے گھر۔۔

"جی امی۔۔" دونوں بہن بھائی مودبانہ انداز میں بولے۔۔

☆☆☆☆

ملک ولاز میں ایک رونق کا سماں تھا۔۔ گھر کے بڑے عید نماز پڑھ کر آچکے تھے اب گھر کے سبھی بچے عیدی لینے کے لیئے جمع تھے۔۔

www.Novelshub.pk

"پاپا عیدی دیں، مما آپ بھی دیں، چاچو چاچی آپ بھی دیں عیدی۔۔ اور یہ پارس بھائی کہاں ہیں وہ بھی تو دیں گے نہ عیدی۔۔" نور پرجوش انداز میں بولی۔۔

"نہیں ماہ نور میں تم سے بھی چھوٹی ہوں سو اس لیئے سب سے پہلے میرا عیدی لینا بنتا ہے۔۔" لائبہ بھی اسی جوش سے بولی۔۔

"رکو رکو رکو۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر میں تو تم سب سے چھوٹا ہوں اس لیئے عیدی پر سب سے پہلا حق میرا بنتا ہے۔۔ اس لیئے تم دونوں سائیڈ پہ ہو اور مجھے عیدی لینے دو بھوکی ندیوں۔۔" تیمور بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا سو اس نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔۔

ان کی آپسی نوک جھوک سے باقی سب لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔

اتنے میں پارس لاونج کی طرف آرہا تھا جھٹ سے ماہ نور، بھائی عیدی دیں کا نعرہ لگاتی ہوئی اس کے سر پہنچ گئی۔۔ اس کی دیکھا دیکھی تیمور اور لائبہ بھی پارس بھائی عیدی دیں کا نعرہ لگاتے ہوئے پارس کے سر پہ پہنچ گئے۔ پارس قہقہ لگا کر ہنس دیا۔۔

اور باری باری تینوں کو عیدی دی۔۔ پارس سے لینے کے بعد گھر کے باقی بڑوں سے عیدی لینے کے بعد وہ تینوں سکون سے بیٹھ گئے اسی خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا اور باتیں ہونے لگیں۔

☆☆☆☆

عید مبارک۔۔ زکیہ بیگم دونوں بھابیوں سے ملنے لگی ابراہیم باقی سب سے ملنے لگا۔۔ فاطمہ لائبہ اور ماہ نور سے ملنے لگی۔۔

سب کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے پھر لائبہ اور ماہ نور پھوپو سے ملنے لگیں۔۔ ہائے میری بچیاں جیتی رہو دونوں۔۔ بہت پیاری لگ رہی ہو دونوں۔۔

پھوپو سے ملنے کے بعد لائبہ ابراہیم کی طرف مڑی۔۔

"عید مبارک ابراہیم بھائی، چلیں جلدی سے عیدی نکالیں، وہ ہاتھ آگے کر کے کھڑی ہوگئی۔ وہاں موجود سبھی افراد ہنس دیئے۔۔

زوار صاحب نے کہا آیئے اندر چل کے بیٹھتے ہیں سب بڑے اندر کی طرف چل دیئے۔۔ جبکہ لائبہ کے ساتھ تیمور بھی شامل ہو گیا عیدی لینے میں۔۔

ابراہیم نے دونوں کو باری باری عیدی دی۔۔ پارس نے بھی فاطمہ کو عیدی دی۔ فاطمہ بہت خوش ہوئی۔۔

ابراہیم ماہ نور کی طرف مڑا۔۔

"آپ کو نہیں چاہیئے عیدی؟"

"کیوں نہیں چاہیئے، بالکل چاہیئے، دیجیے جلدی سے۔۔ وہ بھی ماہ نور تھی وہ بھلا کب پیچھے ہٹنے والوں میں سے تھی۔۔

ابراہیم اس کے قریب آگیا۔ جبکہ باقی سب بھی اندر چل دیئے۔۔

"ماہ نور اس کے یوں قریب آنے پر تھوڑا سا گھبر ائی لیکن پھر خود کو بروقت سنبھال لیا جبکہ ابراہیم اسے نظروں کے حصار میں لیئے یک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔۔

وہ بلیک اور ریڈ امتزاج کے کڑھائی والا کرتا پہنے ہوئے تھی جس میں اس کا حسن اور نکھر رہا تھا۔۔ ماہ نور اس کی نظروں کے حصار میں پزل ہو رہی تھی۔۔

جبکہ ابراہیم نے بھی آف وائٹ کرتا شلوار اور گرے کلر کی واسکٹ پہن رکھی تھی جس میں وہ غضب کا شاندار اور وجیہہ لگ رہا تھا۔۔

"اگر مجھے غور سے دیکھ لیا ہو تو اب میری عیدی دیں۔۔" ابراہیم اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔۔

"مم میں تو نہیں دیکھ رہی تھی آپ کو، اور عیدی آپ دیں آپ بڑے ہیں" نور انگلیاں مروڑتے ہوئے کہنے لگی

"اچھا ایسی بات ہے ہاں؟ ابراہیم اس کا چہرہ انگلی سے اوپر کرتے ہوئے بولا۔۔

بول دیں نا کہ مجھ پہ پیار آ رہا ہے آپکو۔۔" ابراہیم شرارت سے بولا۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔ وہ کہہ کر اندر جانے لگی۔۔"

ابراہیم نے اس کی کلائی پکڑی۔۔

"بغیر عیدی لیئے اور دیئے میں آپکو نہیں جانے دوں گا عیدی دیجیے اور لیجیے لڑائی ختم کریں۔۔" ابراہیم مسکراتے ہوئے بولا۔۔

"ابراہیم پلیز جانے دیں نہ، کوئی آ جائے گا۔۔ کیا سوچے گا۔۔"

"جان ابراہیم! پلیز کہہ دیں نہ پھر وقت ضائع کیئے بنا۔۔ پھر میں جانے دوں گا آپکو۔۔ ورنہ ادھر ہی رکیں جو آتا ہے آئے۔۔ آئی ڈونٹ کیئر

"بہت کھڑوس اور ضدی ہیں آپ قسم سے، ایسے ہی نہیں کہا تھا میں نے آپ کو کھڑوس ٹھرکی تاڑو۔۔" نور جل کر بولی۔۔

ابراہیم اس کے پاس آیا اور اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر خاموش رہنے کا کہا۔۔ اور دھیرے سے بولا کہہ دیں یہ کان یہ دل آپ کے منہ سے سننے کو بے چین ہے۔۔"

نور نے جب دیکھا کہ وہ کسی صورت نہیں مان رہا تھا اور وہ اسے ایسے موقع پہ ناراض بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ سو چار و ناچار اسے کہنا ہی پڑا۔۔

اس نے اپنی آنکھیں موند لیں اور ایک گہری سانس بھر کر ایک جزب کے عالم میں بولی

"ڈاکٹر ابراہیم حیات آپ کو شاید معلوم نہیں مگر میں آپ سے بے انتہاء محبت کرتی ہوں آپ کے بغیر ایک پل بھی تصور نہیں کر سکتی اور آپ کے بنا تو میری زندگی بھی ادھوری ہے میں اپنی پوری زندگی آپ کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں آپ کی ہمسفر بن کر۔۔ میں آپ کو کھونے کا تصور ہی نہیں کر سکتی

آپ میرے لیئے دھوپ میں وہ شجر کی مانند ہیں جو سایہ دیتا ہے چھاؤں فراہم کرتا ہے۔۔المختصر میں ماہ نور اس بات کو دل و جاں سے قبول کرتی ہوں کہ مجھے آپ سے بہت محبت ہے اتنی کہ کبھی کوئی آپ سے ویسی محبت نہیں کر پائے گا۔۔"

نور بولنے پہ آئی تو ایک ہی سانس میں بولے گئی اور ابراہیم دم سادھے اسے ٹکٹکی باندھ دیکھ رہا تھا۔نور کے لہجے اس کی باتوں سے دیوانگی جنونیت چھلک رہی تھی۔۔اور یہی تو وہ چاہتا تھا۔۔

نور نے آنکھیں کھول دی۔۔اور نظریں جھکا دیں۔۔

ماہ نور میں بھی آپ سے اتنی ہی محبت کرتا ہوں جتنی کہ آپ۔۔ابراہیم اس کا ہاتھ ہاتھوں میں لیکر بولا۔۔اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔نور اس کے سینے سے لگ کر خود کو محفوظ تصور کرنے لگی۔۔اسے سینے سے لگائے ہی ابراہیم نے اسے عیدی دینے کے لیئے پکارا۔

نور نے سر اوپر اٹھایا تو اس نے دیکھا ابراہیم خوبصورت اور نفیس سا بریسلٹ ہاتھ میں لیئے کھڑا تھا۔نور اپنی ایڑیاں اٹھا کر اسکے ہاتھ سے لینے لگی کیونکہ اتنے اونچے لمبے مرد کے سامنے وہ ایک بچی لگ رہی تھی۔۔آخر تھوڑا سا تنگ کرنے کے بعد ابراہیم نے اسے خود ہی اس کی کلائی میں بریسلٹ پہنا دیا۔۔

ماہ نور کے ہاتھ میں بریسلٹ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

"اس بریسلٹ کی تو شان میں اضافہ ہو گیا آپ کی کلائی میں آتے ہی،بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔۔" ابراہیم نے تعریفی انداز میں کہا۔۔۔

"تھینکس فار بیوٹی فل عیدی۔۔یہ ہمیشہ میرے پاس رہے گا۔۔" نور خوشی سے بولی۔۔

تھوڑی دیر رک کر ماہ نور جانے لگی تو ابراہیم نے اسے ٹڈی کہہ کر پکارا۔۔

نور فوری پلٹی۔۔اور ابراہیم کے دوبدو آ کر بولی۔"نہیں جی میں ٹڈی نہیں ہوں اب آپ ہی اتنے بڑے ہیں تو میں کیا کروں۔۔؟"

"نہ نہ آپ پھر بھی ٹڈی ہیں چھوٹی سی ٹڈی۔۔" ابراہیم اسے چھیڑتے ہوئے کہنے لگا۔۔

نور اسے "آپ خود ہوں گے ٹڈے" کہہ کر وہاں سے بھاگ گئی۔۔

اور ابراہیم کافی قہقہ لگا کر ہنستا رہا۔۔

☆☆☆☆

عید کے ہنگامے سرد ہوئے تو زندگی واپس روٹین پہ آ گئی تھی۔۔

نور اور لائبہ بھی ہمیشہ کی طرح یونی کے لیئے تیار ہو کر ناشتہ کر رہی تھی۔۔

ناشتے سے فارغ ہو کر وہ سب کو اللہ حافظ کہتی ڈرائیور کے ساتھ یونی آ گئی تھیں۔۔

لائبہ افرء کو سلام کرتی اپنے ڈیپارٹمنٹ چلی گئی اور نور اس کے ساتھ اپنی کلاس کی طرف چلی گئی۔۔

کلاس لینے کے بعد وہ دونوں لان میں بیٹھ گئی اور ایک دوسرے کو حال احوال بتانے لگی۔

www.Novelshub.pk

افراء نے گلا کھنکارتے ہوئے کہا۔۔

"اہم ویسے باقی سب چھوڑو یہ بتاؤ کہ محترمہ کو اسپیشل عیدی ملی یا نہیں؟"

"یہ اسپیشل عیدی کونسی ہوتی ہے افراء؟" نور نے اچھنبے سے پوچھا۔۔

"میڈم اسپیشل عیدی سے مراد کہ ابراہیم بھائی نے عیدی دی یا نہیں اور کیسے عید مبارک کہا، بتاؤ نہ سب پلیز مجھے سننا ہے۔۔" افراء دلچسپی سے پوچھنے لگی۔

"آرام سے افراء ایک ہی سانس میں سارے سوال پوچھ لیئے تم نے بے صبری۔۔" نور ہنستے ہوئے بولی۔

"اچھا اب بتا بھی چکو" افراء نے اسے گھوری دکھاتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں بتا رہی ہوں نہ نور نے نظریں نیچی کر کے کلائی آگے کرے بولی۔۔ یہ ابراہیم نے مجھے گولڈ کا خوبصورت نفیس سا بریسلٹ دیا ہے۔۔"

"ارے واہ ماشاء اللہ یہ تو بہت خوبصورت ہے اور تمہارے ہاتھ پہ کتنا جچ رہا ہے اور تو اور ایکسپیکٹیشن سے بھی زیادہ اچھی عیدی ہے واو نور یو آر سو لکی ماشاء اللہ، اللہ تم دونوں کو ہمیشہ ساتھ رکھے۔ ابراہیم بھائی بہت اچھے ہیں اور تمہیں چاہتے بھی بہت ہیں۔۔ اللہ ہر بری نظر سے بچائے تم دونوں کی محبت کو۔۔" افراء دل سے دعا دینے لگی کیونکہ اسے اپنی یہ دوست بہت عزیز تھی۔ سو وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی بھی وجہ سے اس کی یہ پیاری سی دوست اداس ہو یا اس کا دل ٹوٹے کیونکہ افراء نے نور کی آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک دیکھی جو ابراہیم کا نام لیتے ہی اس کی آنکھوں میں آجاتی تھی اور گالوں پہ سرخی۔۔

"تھینک یو سو مچ افراء۔۔ تم جیسی دوست بھی قسمت والوں کو ملتی ہے اینڈ آئم لکی کہ مجھے تم جیسی دوست ملی۔۔ نور اسے گلے سے لگاتے ہوئے بولی۔۔

"اچھا بس بس اب زیادہ سینٹی ہونے کی ضرورت نہیں گھر جانے کا ٹائم ہو گیا ہے چلو چلتے ہیں۔۔

" ہاں ہاں چلتے ہیں مجھے بھی آ گئے لینے۔۔" نور اسے اللہ حافظ بولتی گاڑی میں بیٹھ گئی اور افراء شٹل میں۔۔

☆☆☆☆

"مسز احسن ہم آپ کے گھر دوبارہ امید لیکر آئے ہیں ہمیں آپ لوگ بہت پسند آئے ہیں اور آپ کی بیٹی بھی ہم اسے اپنی بیٹی بنانا چاہتے ہیں۔۔ اس لیئے آپ لوگ ایک بار پھر غور کیجئے گا باقی آپ لوگوں کا جو فیصلہ ہو گا ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔"

"بھابی آپ لوگ بھی ہمیں بہت اچھے لگے ہیں بظاہر کوئی ایسی بات نہیں انکار کرنے کی لیکن ابھی ماہ نور پڑھ رہی ہے وہ اپنی پڑھائی مکمل کر لے اس کے بعد ہم دوبارہ سوچیں گے لیکن آپ نے اصرار کیا ہے تو میں ماہ نور کے پاپا سے بات کروں گی پھر ضرور ہم آپ کو تسلی بخش جواب دیں گے۔۔ آپ بے فکر رہیں۔۔"

عتیقہ بیگم نے تفصیلاً جواب دیا اور دو چار رسمی سی باتیں کر کے فون رکھ دیا۔۔

www.Novelshub.pk

اور سوچ میں پڑ گئیں کیونکہ انہیں بھی ماہ نور کے لیئے یہ رشتہ بہت پسند آیا تھا گھر کے دیکھے بھالے لوگ تھے اور پھر اتنی چاہت سے رشتہ مانگ رہے ہیں بس ماہ نور کی ضد کے آگے انہیں خاموش ہونا پڑا۔۔

بس آج آئیں احسن میں بات کرتی ہوں ان سے اور ماہ نور کو بھی سمجھاتی ہوں اتنا اچھا رشتہ بغیر کسی وجہ کے ٹھکرانا زیادتی ہو گی۔۔

وہ اسی سوچ کے ساتھ پر عزم ارادے کے ساتھ کچن کی طرف چل دیں شام کے کھانے کی تیاری کرنے۔۔

☆☆☆☆

"ماہ نور بچے مجھے آپ سے بات کرنی ہے میری بات سننا آپ میرے روم میں آکر۔۔" احسن صاحب اسے کہتے اپنے روم کی طرف چلے گئے

جی پاپا میں ابھی آتی ہوں۔۔ وہ دل ہی دل میں ڈرتی چائے لے کر ان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔

وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو احسن صاحب اور عبیقہ بیگم کو یوں سیریس دیکھ کر اس کے دل نے خطرے کی گھنٹی بجائی پھر وہ خود کو سنبھالتی اندر داخل ہوئی۔۔

"پاپا مما، یہ آپ دونوں کی چائے۔۔" نور نے ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

"شکریہ بچے، بیٹھو ہمیں آپ سے بات کرنی ہے۔۔"

"جی پاپا، بولیئے نہ کیا بات ہے؟" نور کانپتے دل سے بولی

"دیکھو بیٹا تمہاری مما اور مجھے تم سب سے زیادہ عزیز ہو اور اس سے زیادہ ہمیں تمہاری خوشی عزیز ہے جانتی ہو نہ بیٹا۔۔" احسن صاحب نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"جی پاپا میں جانتی ہوں یہ سب، لیکن ہوا کیا ہے؟"

"بیٹا وہ میرا جو دوست اپنے بیٹے کے لیئے آپ کا ہاتھ مانگنے آئے تھے لیکن آپ نے انکار کیا تو ہم بھی خاموش ہو گئے کیونکہ ہمیں اپنی بیٹی کی خوشی سب سے اوپر ہے۔۔ لیکن وہ لوگ دوبارہ آنا چاہتے ہیں اور بار بار اصرار کر رہے ہیں ان کی بہت خواہش ہے کہ آپ ہی ان کی بہو بنو۔۔

"لیکن پاپا میں نے بتایا تھا نہ کہ مجھے ابھی کوئی شادی منگنی وغیرہ نہیں کرنی میں ابھی سکون سے پڑھنا چاہتی ہوں۔۔" نور روہانسی ہو کر بولی۔۔

"جی بیٹا جانتا ہوں، لیکن بیٹا آپ کی ماں اور میں نے بہت سوچ بچار کی ہے ہمیں انکار کرنے کی کوئی خاطر خواہ وجہ نہیں دکھ رہی۔۔ اور رشتہ بھی اچھا ہے لوگ بھی اچھے ہیں ابھی بس بات پکی کر دیں گے شادی یا جو بھی ہو وہ آپ کی اسٹڈیز کمپلیٹ ہونے کے بعد۔۔ لیکن بچے کوئی زبردستی نہیں آپ آرام سے سوچو پھر ہمیں بتاؤ جو بھی فیصلہ ہو گا ہمیں منظور ہو گا۔۔ لیکن بچے ایک بات یہ یاد رکھنا کہ تمہارے بوڑھے ماں باپ کی رضامندی ہے اس رشتے میں۔۔۔

نور کافی دیر سر جھکائے سنتی رہی بالآخر ٹھنڈی سانس بھر کر بولی۔

www.Novelshub.pk

"ٹھیک ہے پاپا مجھے سوچنے کے لیئے کچھ وقت چاہیئے میں آپ کو ایک دو دن میں سوچ کے جواب دوں گی۔۔"

"جیتی رہو بیٹا، احسن صاحب اور عبیقہ بیگم پر سکون ہو گئے کہ چلو کچھ تو وہ ڈھیلی پڑی۔۔۔

"اوکے میرا بچہ آپ جا کر آرام کرو۔۔" عبیقہ بیگم نے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔۔

اوکے مما پاپا گڈ نائٹ۔۔۔

اور اپنے کمرے میں آ گئی۔۔

جلدی سے موبائل ڈھونڈا کہ مجھے جلد از جلد ابراہیم سے بات کرنی ہو گی انہیں بتانا ہو گا۔۔ میرے پاس ایک دو دن ہی ہیں وہ بے چینی سے کمرے میں ادھر ادھر چکر لگاتے ہوئے فون پہ فون ملائے جا رہی تھی پر دوسری جانب سے جواب ندارد۔۔

اسے غصہ آنے لگا اس نے موبائل بیڈ پہ پھینک دیا اور بڑبڑانے لگی جب بھی کوئی ضروری کام ہو تا جناب فون ہی نہیں اٹھاتے۔۔

خیر میں کل ہاسپٹل جا کر بات کروں گی وہ تہیہ کرتی لیٹ گئی۔

☆☆☆☆

اگلے دن لیکچر سے فری ہونے کے بعد وہ سیدھا ہاسپٹل جانے کی غرض سے باہر کی طرف لپکی۔۔ کہ افراء اس کے پیچھے بھاگتی آئی۔۔

"کہاں جا رہی ہو اتنی ہربڑی میں؟" افراء نے پھولے سانس کے ساتھ پوچھا۔

"یار مجھے کچھ امپورٹنٹ بات کرنی ہے ابراہیم سے تو ہاسپٹل جا رہی ہوں پھر وہیں سے سیدھا گھر۔۔" نور نے تفصیلی جواب دیا

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن سب خیریت ہے نہ تم کچھ پریشان لگ رہی ہو مجھے بتاو کیا ہوا ہے؟" افراء نے اسے ٹٹولتی نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔

"ابھی مجھے جانا ہے میں کل تمہیں ساری بات بتاوں گی فی الحال مجھے ان سے بات کرنی ہے۔۔" نور جواب دے کر چلی گئی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا۔۔" افراء بھی گھر کے لیئے چل دی۔۔

احد جو وہیں پاس ہی حسر پہ بیٹھا پڑھ رہا تھا وہ ساری گفتگو سن چکا تھا۔۔ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا

"کیسے سمجھاوں میں ماہ نور کو کہ وہ ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی ہے، ڈاکٹر ابراہیم حیات اس کے لیئے ٹھیک نہیں ہے اور ویسے بھی اس کی ریپو بھی کچھ ٹھیک نہیں۔۔

خیر میرا کام تھا اسے خبردار کرنا میں نہیں چاہتا کہ کل کو ماہ نور ہرٹ ہو۔۔ باقی اس کی مرضی۔۔

☆☆☆☆

اے لڑکی بھاگ جا، میں تجھے کہہ رہی ہوں بھاگ جا نہیں تو برباد ہو جائے گی۔۔ برباد ہو جائے گی یہ بول کر وہ قہقہ لگا کر ہنس دی

www.Novelshub.pk

وہ عورت ماہ نور کو مسلسل دھکے دے کر بول رہی تھی۔۔ماہ نور اسے مسلسل اگنور کیئے آگے بڑھ رہی تھی۔۔

ہمیشہ یہی عورت میرے راستے میں ہی کیوں آتی ہے کیا چاہتی ہے آخر یہ، ایسا کیا راز ہے جو مجھے ہاسپٹل آنے سے روکتی ہے وہ مسلسل اس عورت کی طرف دیکھے سوچے جا رہی تھی دیکھنے میں تو وہ عورت اچھی بھلی خوبصورت تھی نین نقش بھی تیکھے تھے لیکن بال بکھرے اور خود سے باتیں کرتی وہ اسے ہمیشہ یہیں آس پاس ہی دکھتی۔۔

خیر مجھے کیا ہو گی کوئی پاگل بے چاری۔۔پتا نہیں ایسا کیا ہوا جو یہ حالت ہو گئی۔۔

وہ آگے بڑھنے لگی کہ اس عورت نے بھاگ کے اس کا بازو پکڑا اور کہنے لگی

"وہ تجھے بیچ راہ میں چھوڑ کر بھاگ جائے گا تو بھی میری طرح پاگل ہو جائے گی بھاگ جا ابھی بھی وقت ہے ورنہ برباد ہو جائے گی کہیں کی نہیں رہے گی۔۔بتا رہی ہوں میں تجھے۔۔" وہ زور زور سے ہنستی باہر کی طرف چلی گئی

ماہ نور ڈر سی گئی آخر یہ عورت مجھے ہی یہ سب کیوں کہتی ہے باقی تو کبھی کسی سے کچھ نہیں کہتی۔۔وہ پریشان سی ابراہیم کے کیبن میں گئی وہ اپنے ہی خیالوں میں مگن اندر داخل ہوئی، اندر دیکھا تو ایک ماڈرن سی لڑکی ابراہیم سے کافی فرینک ہو کر باتیں کر رہی تھی اور وہ دونوں جوس پی رہے تھے۔نور کو یہ دیکھ کر کافی ناگوار گزرا وہ پلٹنے لگی کہ فوراً ابراہیم نے اسے آواز دی۔

"ماہ نور رکیئے۔۔"

"آئی تھنک آپ بزی ہیں میں باہر ویٹ کر لیتی ہوں" نور نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔

اسے یہ لڑکی زہر کی طرح لگی۔۔

"نہیں نہیں آپ آیئے میں فری ہی ہوں یہ بس میری پرانی پیشنٹ ہیں ریگولر چیک اپ کے لیئے آئی ہوئی تھیں بس جانے لگی ہیں۔۔ آپ بیٹھیئے۔۔" ابراہیم خود کو کمپوز کرتے بولا۔۔

"اوکے ڈاکٹر ابراہیم میں چلتی ہوں، سی یو نیکسٹ ٹائم۔۔بائے۔۔" وہ لڑکی ہاتھ سے بائے کرتی اور مسکراتی ہوئی باہر کی طرف چل دی۔۔

"مجھے تو یہ کہیں سے بھی آپ کی یہ پیشنٹ نہیں لگ رہی تھی۔۔" نور نے تیکھے چتون کے ساتھ پوچھا۔۔

"میری جان، پیشنٹ ہی تھی اب تو فٹ ہے بس یونہی چیک اپ کے لیئے آئی تھی۔ساری دنیا میری مریض اور ایک ہم ہیں جو آپ کے مریض ہیں آہ ہا۔۔کتنی ظالم ہیں آپ۔۔" ابراہیم اس پہ اپنے پیار کا جادو چلانے لگا۔۔اور اس کا جادو کام کر گیا۔۔

ماہ نور بالکل نارمل ہو گئی اور مسکرا دی۔۔

"کل آپ نے میرا فون کیوں نہیں اٹھایا کتنی کالز کی میں نے آپ کو مگر آپ کی طرف سے نو رسپانس۔۔" نور منہ بناتے بولی۔۔

"سوری جانا میں کام کے سلسلے میں آوٹ آف سٹی تھا آج صبح ہی پہنچا ہوں اب فری ہو کر آپ سے ہی بات کرنے کا سوچ رہا تھا۔۔"

نور اس کا جواب سن کر مطمئن ہو گئی۔۔

"اچھا مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے" نور نے تمہید باندھی۔۔

"ہاں بولیئے، میں سن رہا ہوں کیا ہوا ہے؟" ابراہیم بھی اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔

"ابراہیم مما پاپا میرا رشتہ کرنا چاہتے ہیں ایک پرپوزل آیا ہوا ہے بظاہر دیکھنے میں کوئی خامی نہیں وہ دوسری بار آئی ہیں اور اب کی بار مما پاپا راضی ہیں انہوں نے مجھ سے بھی بات کی اور میں نے فی الحال ایک دو دن مانگے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں ایک طرف مما پاپا کی خوشی اور دوسری طرف میرے دل کی خوشی۔۔" نور رو دینے کے قریب تھی۔۔

"ریلیکس میری جان بس اتنی سی بات پہ آپ یوں پریشان ہو گئی ہیں میں ہوں نہ۔۔۔" ابراہیم نے اسے تسلی تھی۔۔

ماہ نور اس کی بات سن کر خوش ہو گئی۔۔

"تو پھر آپ پھوپو سے بات کریں انہیں بھیجیں ہمارے گھر سب ہی خوش ہوں گے اور کسی کو اعتراض بھی نہیں ہو گا۔۔" نور نے پرامید ہو کر کہا۔۔

"ہاں وہ سب تو ٹھیک ہے امی آئیں گی لیکن ماہ نور ابھی نہیں کرنا چاہتا میں شادی۔۔" ابراہیم سنجیدہ ہوا۔۔

"کیا مطلب ابھی شادی نہیں کرنا چاہتے آپ؟" نور ایک دم سے حیران ہوئی۔۔

"ہاں میں ابھی شادی کے موڈ میں نہیں ہوں پہلے ہم ایک دوسرے کو تھوڑا اور ٹائم دیں ایک دوسرے کو جان لیں اچھی انڈرسٹینڈنگ ہو جائے، ہمیں ابھی ایک دوسرے کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہیئے اپنے ریلیشن کو کچھ ٹائم دینا چاہیئے نہ، شادی بھی ہو جائے گی اس کے لیئے تو پوری عمر پڑی ہے لیکن یہ وقت پھر لوٹ کر نہیں آئے گا۔۔" ابراہیم نے تفصیلی جواب دیا

نور تحمل کے ساتھ اس کی بات سنتی رہی۔۔

"ابراہیم سب کچھ تو جانتے ہیں ہم ایک دوسرے کے بارے اور انڈرسٹینڈنگ بھی اچھی ہے ہماری اور کیا وقت چاہیئے۔۔"

"میں چاہتا ہوں ہم ساتھ مل کر گھومیں پھریں آؤٹنگ کریں ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ وقت دیں پھر رشتہ بھی پکا ہو جائے گا۔۔ ابراہیم خوشی سے بولا۔۔

"سوری ابراہیم، لیکن میں یوں باہر ہوٹلز پارکوں میں یوں نہیں گھوم سکتی جو ہے جتنا ہے یہی سب ٹھیک ہے اگر آپ شادی کرنے کے موڈ میں نہیں ہیں تو آپ فی الحال بات تو کریں شادی بعد میں سہی۔۔ تاکہ اس پرپوزل سے تو میری جان چھوٹے۔۔" نور اسے تائیدی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

"ابھی نو شادی وادی ابھی ہم کچھ وقت ساتھ گزارتے ہیں ایک دوسرے کو جانتے ہیں، اور آپ ماموں ممانی کو انکار کر دو کہ آپ کو شادی نہیں کرنی۔۔"

www.Novelshub.pk

"میں نے انکار کیا تھا پہلے اور پاپا مماماں بھی گئے تھے لیکن اب دوسری بار جب ان لوگوں نے کہا تو اب کی بار مما پاپا سیر یس ہیں۔۔" اس لیئے مجھے سوچنے کا وقت چاہیئے تھا تا کہ میں آپ سے بات کر سکوں۔۔ لیکن آپ کے ارادے تو کچھ اور ہیں ایک طرف پیار کے دعویدار ہیں تو دوسری طرف آپ مجھے اپنانے سے بھی گریزپا ہیں۔۔" نور نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔

"ماہ نور میں نے شادی سے انکار نہیں کیا بس کچھ وقت مانگا ہے، بیھبگ ایلس۔۔" ابراہیم اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔۔

نور کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"ٹھیک ہے آپ لیجیۓ وقت اور بیٹھ کے دیکھیئے مجھے کسی اور کا ہوتا، جشن منایئے گا آپ۔۔" نور روتی ہوئی بولی اور بیگ سنبھالتی جانے کی غرض سے کھڑی ہوئی۔۔

"ارے ارے پہلے تو آپ رونا بند کریۓ اور یہ کیا بات ہوئی کہ مجھے کسی اور کا ہوتا دیکھئے آپ صرف میری ہیں آپ پہ صرف میرا ہی حق ہے بس۔۔" ابراہیم اپنی انگلیوں کی پوروں سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا۔۔

"اور یہ اتنی پیاری آنکھوں سے یوں ٹپ ٹپ آنسو نہ گرایا کریں یہ سیدھا میرے دل پہ گرتے ہیں"

اسکی بات سن کر نور کے رونے میں شدت آگئی۔۔

ابراہیم نے اسے سینے سے لگا لیا۔۔

"اچھا پلیز رونا بند کریں میں دو تین دن تک امی سے بات کروں گا تب تک آپ انکار کر دو کوئی بھی بات بول کر۔۔" ابراہیم نے اسے تسلی دی۔۔

نور جو کب سے سوں سوں کیئے جا رہی تھی اس کی بات سن کر ایک دم خوش ہو گئی اس کے چہرے پہ رونق آ گئی۔۔

"ہائے سچ کہہ رہے ہیں نہ آپ۔" نور بچوں کے انداز سے بولی۔۔

"بالکل سچ کہہ رہا ہوں ایسے کیسے کسی کا ہونے دوں، محنت میری اور لے کوئی اور جائے۔۔" وہ ایک تمسخر بھری مسکراہٹ سے بولا۔۔

"کیا مطلب؟" نور نا سمجھی کے عالم میں بولی۔۔

"کچھ نہیں بس آپ صرف میری ہو اور مجھ سے ہی ہو گی آپ کی شادی۔۔

☆☆☆☆

آج یونیورسٹی جانے کو دل نہیں کر رہا مما۔۔" نور آرزدہ انداز میں بولی۔۔

تو مت جاؤ نہ بیٹا اگر دل نہیں ہے تو۔۔

"لیکن مما جانا بھی ضروری ہے اس لیئے میں جاتی ہوں مما۔۔ افراء بھی انتظار کر رہی ہو گی۔۔ کچھ نوٹس بھی فوٹو کاپی کرانے ہیں۔۔

ہاہا ٹھیک ہے بیٹا، چلی جاؤ پھر۔۔ عتیقہ بیگم کو ہنسی آ گئی اس کے انداز میں۔۔

www.Novelshub.pk

اوکے مما اللہ حافظ۔۔

☆☆☆☆

کیسی ہو نور۔۔ افراء کلاس کے بعد لان میں بیٹھتے ہوئے بولی۔۔

ٹھیک ہوں بس یار۔۔ تم سناؤ؟"

الحمد اللہ میں تو ٹھیک ٹھاک ہوں لیکن تم بتاؤ تمہیں کیا ہوا ہے کل سے پریشان لگ رہی ہو۔۔

نور اس کی بات سن کر آبدیدہ ہو گئی۔۔

"یار مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں کہاں جاوں، ابراہیم کا رویہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔۔ کبھی وہ اس قدر جنونی ہو جاتے اور کبھی کبھی یوں لگتا جیسے میں انہیں جانتی ہی نہیں ہوں۔۔"

"ریلیکس ریلیکس، نور۔۔ پریشان مت ہو۔ لو پانی پیو اور تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو شاید۔۔

"نہیں افراء دراصل بات یہ ہے کہ مما پاپا کو میری شادی کی پڑی ہے ایک پرپوزل آیا ہوا اور مما پاپا ایگری ہیں لیکن میں نے ان سے ٹائم لیا سوچنے کا۔۔ میں کل ابراہیم سے ملنے گئی ان کے آفس ان سے بات کرنے سب بتایا لیکن انہوں نے یوں ری ایکٹ کیا جیسے یہ سب معمولی سی بات ہو۔۔

"ماہ نور تم اتنا بدگمان مت ہو ابراہیم بھائی وہ تم سے کتنی محبت کرتے ہیں تمہارے لئے کتنے پوزیسیو ہیں وہ ضرور کچھ نہ کچھ کریں گے تم ایسے ہی خوامخواہ پریشان ہو رہی ہو۔۔" افراء نے اسے تسلی دیتے انداز میں کہا۔۔

"لیکن افرا مجھے تمہیں ایک بات بتانی ہے جو کہ میں تمہیں نہیں بتا سکی وہ بات دراصل یہ ہے کہ جب کچھ دن پہلے کلاس میں جاتے ہوئے احد نے مجھے روکا تھا بات کرنے کے لیے تب اس نے مجھے یہی بتایا تھا کہ اس نے ابراہیم کو کسی لڑکی کے ساتھ ریسٹورینٹ میں دیکھا ہے اور وہاں دونوں خوش گپیوں میں مصروف تھے اور کھانا بھی کھا رہے تھے اور اس نے مجھے یہ بھی کہا کہ ابراہیم مجھے دھوکہ دے رہا ہے وہ میرے قابل نہیں ہیں لہذا میں اس سے دور ہو جاؤں" نور تقریبا روہانسی ہو کر بولی۔۔

"ارے میری پاگل سی دوست وہ لڑکی انکی کولیگ بھی تو ہو سکتی ہے نہ ضروری تو نہیں کہ ان کا کوئی چکر ہو تم ایسے ہی فضول سوچ رہی ہو اور احد کی بات کو سیریس مت لو پلیز بھائی بہت اچھے ہیں وہ تمہارا بہت خیال رکھتے ہیں اور سب سے بڑھ کر تم سے محبت بھی تو کتنی کرتے ہیں ہیں پلیز تم ان پر یقین رکھو اور اللہ پر بھروسہ رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔" افراء نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں افراء بات تو تم ٹھیک کہہ رہی ہو وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں میں اگر ایک دن بھی بات نہ کروں تو وہ پریشان سے ہو جاتے ہیں اور ناراض الگ۔۔" نور ہنستے ہوئے بتانے لگی۔۔

"دیکھا میں یہی تو تمہیں کب سے سمجھا رہی ہوں مگر تم ہو جو کب سے فضول سوچوں میں الجھتی بیٹھ رہی ہو ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا تم اللہ پر بھروسہ رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا انشاءاللہ۔۔" افراء نے اسے سمجھایا۔۔

"ہاں سب ٹھیک ہو جائے گا انشاءاللہ۔۔" ماہ نور پر امید انداز میں بولی۔۔

"چلو اب چل کر کچھ کھاتے ہیں پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں۔۔ پھر گھر بھی تو جانا ہے۔۔" افراء نے نور کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔

اور وہ دونوں ہنستی ہوئی کینٹین کی طرف چل دی دیں۔

☆☆☆☆

ابراہیم کافی دیر سے ایک ہی انداز میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے کیسے سب ٹھیک کرے جو کچھ اس نے سوچا تھا حالات اس کے بالکل الٹ چل رہے تھے۔۔ وہ بالوں میں انگلیاں پھنسائے الجھن کا شکار تھا۔۔ کافی دیر سوچنے کے بعد آخر کار وہ ایک حتمی فیصلے پر پہنچ گیا اور پھر مطمئن ہو گیا اس کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی۔۔ ہاں یہ بالکل ٹھیک رہے گا اس نے اپنے آپ سے کہا اور پھر اچانک کار کی چابی اٹھا کر اٹھ کھڑا ہوا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔۔

راستے میں وہ سوچتا ہوا جا رہا تھا کہ وہ جاتے ہی امی اور فاطمہ سے بات کرے گا اور اسے پورا یقین تھا کہ وہ دونوں اس کے حق میں ہی فیصلہ سنائیں گی اور اس کا ساتھ دیں گی وہ اسی سوچ کے ساتھ ہی راستے سے کچھ فروٹس اور دوسری کچھ چیزیں اپنی امی اور بہن کے لیے لینے لگا اس نے سوچا اس عمل سے شاید اس کی امی خوش ہو جائیں، چیزیں لے کر وہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔۔ گھر پہنچ کر اس نے ہارن دیا مالی بابا نے جلدی سے گیٹ کھلا وہ اندر داخل ہوا گاڑی لاک کی اور مالی بابا سے حال چال پوچھ کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔

"السلام علیکم پیاری امی جان کیسی ہیں آپ؟" ابراہیم نے زکیہ بیگم کے گلے میں بازو حمائل کرتے ہوئے کہا۔۔

"وعلیکم السلام میرا پیارا بچہ میرا جگر کا ٹکڑا میں بالکل ٹھیک ٹھاک تم کیسے ہو۔۔" زکیہ بیگم نے اسے پیار سے پچکارتے ہوئے خوشگواریت سے جواب دیا"

"امی جان میں بالکل ٹھیک ہوں آپ بتائیں کیا کر رہی تھی۔۔" ابراہیم نے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

"کچھ نہیں بیٹا بس یوں ہی بیٹھی ہوئی تھی لیکن تم آج اتنی جلدی کیسے خیریت طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمہاری؟" زکیہ بیگم نے تشویش زدہ انداز میں پوچھا۔۔

"جی جی امی میں بالکل ٹھیک ہوں ہو بس آج جلدی فارغ ہو گیا اور کوئی خاص کام بھی نہیں تھا اس لئے سوچا کہ گھر آجاؤں اور آپ لوگوں کے ساتھ کچھ ٹائم بھی مل جائے گا اور کھانا بھی ساتھ کھا لیں گے کیونکہ کافی دنوں سے آپ شکایت کر رہی تھیں کہ میں گھر دیر سے آتا ہوں اور صبح جلدی نکل جاتا ہوں ہوں۔۔۔" ابراہیم نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔

"ماں صدقے جائے دل خوش ہو گیا اور ہاں تم فریش ہو کر آجاؤ میں کھانا لگاتی ہوں پھر مل کر کھانا کھاتے ہیں۔۔" زکیہ بیگم اس کی بلائیں لیتے ہوئے بولیں۔۔

"جی امی میں اور یہ فاطمہ کدھر ہے نظر ہی نہیں آرہی۔۔" وہ چاروں طرف نگاہیں پھیرتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

www.Novelshub.pk

" تم فریش ہو کر آ جاؤ فاطمہ اپنے کمرے میں ہو گی میں اس کو بھی بلاتی ہوں۔۔" زکیہ بیگم اٹھتے ہوئے بولیں

"جی امی جان بہتر میں ابھی آتا ہوں۔۔" وہ کہتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

کھانا کھانے کے دوران ابراہیم نے جب اپنا مدعا فاطمہ اور زکیہ بیگم کے سامنے رکھا اور جواب طلب نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔۔

اس کا یہ فیصلہ سن کر زکیہ بیگم اور فاطمہ دونوں بہت خوش ہوئیں۔۔وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی چٹاچٹ انہوں نے ابراہیم کی ڈھیروں بلائیں لے لی۔۔

☆☆☆☆

ملک ولاز میں میں آج چہل پہل تھی نور کی پھرتیاں دیکھنے لائق تھی تھی اس کے چہرے پر دھنک کے رنگ نمایاں تھے۔۔

"باقی سب تو ٹھیک ہے لیکن ایک بات سمجھ نہیں آ رہی کہ اتنی ہر بڑی میں فون کیا اور یہ بھی نہیں بتایا کہ بات کیا ہے خدا خیر ہی کرے پتا نہیں کیا بات ہے آخر ایسی کیا بات ہے جو وہ ہم سب سے کرنا چاہتی ہیں۔۔" ایاز صاحب نے اپنے بھائی احسن صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"اللہ خیر کرے گا پریشان مت ہو۔۔احسن صاحب نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔

"جبکہ نور کے چہرے کی رونق اور خوشی بتا رہی تھی تھی کہ اسے وجہ معلوم ہے کہ وہ کیوں آنا چاہتی ہیں اور کس خاص مقصد کے تحت وہ خوشی خوشی اپنے کمرے کی طرف تیار ہونے چل دی۔۔۔"

جبکہ لائبہ اس کی حرکات وسکنات نوٹ کر رہی تھی کے نور آج معمول سے زیادہ خوش اور پر جوش ہے اسے خوش دیکھ کر لائبہ دل ہی دل میں اس کی دائمی خوشیوں کی دعا کرنے لگی کیونکہ اسے اپنی یہ کزن بہت عزیز تھی۔

"جاؤ ہانی تم بھی تیار ہو جاؤ۔۔" عیقہ بیگم نے ہانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو خوش قسمتی سے وہ بھی یہاں آئی ہوئی تھی۔۔انیقہ بیگم اسے تاکید کر کے اپنے دیورانی کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گئیں۔۔

کچھ دیر ہی گزری تھی تھی کہ گیٹ پر گاڑی کا ہارن سنائی دیا کچھ پل کے بعد وہ لوگ اندر لاؤنج میں داخل ہوئے۔۔زکیہ بیگم اور فاطمہ کو سب پر تپاک انداز میں ملے ناجیہ بیگم نے فاطمہ کو پیار کرتے ہوئے کہا

"آپا اس بار تو آپ نے کافی ٹائم کے بعد چکر لگایا ہے ہمیں تو لگا تھا کہ آپ ہمیں بھول ہی گئیں۔۔"

"نہیں ناجیہ کیسی بات کر رہی ہو میں تم لوگوں کو بھلا کیسے بھول سکتی ہوں یہ تو میرا میکہ ہے اور میکے کو بھلا کون بھولتا ہے۔۔"زکیہ بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

ارے ناجیہ ، آپا کو بیٹھ تو لینے دو باتیں بھی ہوتی رہیں گی۔۔" ایاز صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

"ماہ نور نظر نہیں آ رہی، ملنے بھی نہیں آئی، کہاں ہے وہ، اسے تو بلائیں۔۔" زکیہ بیگم نے چاروں طرف متلاشی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

www.Novelshub.pk

"جی پھپھو وہ کچن میں ذرا مصروف ہے میں اس کو ابھی بلا کر لاتی ہوں۔۔" لائبہ انہیں جواب دیتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔

کچھ دیر بعد ہی نور چائے اور دیگر لوازمات کے ساتھ لاونج کی طرف آئی۔۔۔

"اسلام علیکم پھپھو۔۔کیسی ہیں آپ؟" نور نے ان کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔

"وعلیکم اسلام میں بالکل ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسی ہو بیٹا، اور ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو اللہ نظر بد سے بچائے۔۔" زکیہ بیگم نے تعریفی انداز میں کہا۔۔

"بہت شکریہ پھوپھو۔۔" وہ فاطمہ کو ملتے ہوئے اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔

"اور سنائیں آپا کیسی گزر رہی ہے؟ فاطمہ بچے آپ کیسی ہو اور ابراہیم کی جاب کیسی چل رہی ہے؟" احسن صاحب نے بیک وقت زکیہ بیگم اور فاطمہ دونوں سے پوچھا۔۔

"الحمد اللہ سب کچھ بالکل ٹھیک چل رہا ہے بس اللہ اپنا کرم رکھے۔۔" زکیہ بیگم نے جواب دیا۔۔

"چلیں باتیں تو ہوتی رہیں گی کھانا لگا دیا ہے سب آجائیں کھانے کے لئے۔۔

"عتیقہ بیگم نے سب کو کھانے کے لئیے بلایا۔۔

"جی جی چلیے بیگم صاحبہ ہم آرہے ہیں۔۔ آیئے آپا کھانا کھاتے ہیں۔۔" احسن صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

"لیکن آپا یہ ابراہیم کہاں رہ گیا وہ نہیں آئے گا کیا؟" ناجیہ بیگم اور ایاز صاحب نے بیک وقت پوچھا۔۔

"ابراہیم بس آنے ہی والا ہو گا اس کو کچھ ضروری کام تھا اس وجہ سے وہ ہمیں چھوڑ کر سیدھا وہیں چلا گیا۔۔ فاطمہ بچے بھائی کو ذرا فون ملا کر پوچھو کہاں ہے کب تک آئے گا اسے بتاؤ کھانے پر سب اس کا انتظار کر رہے ہیں۔۔"

ابراہیم کا نام سن کر ماہ نور کے کان کھڑے ہو گئے۔۔

"جی امی ابھی فون کرتی ہوں بھائی کو۔۔یہ کہہ کر فاطمہ ابراہیم کو کال کرنے لگی۔۔"

"ابراہیم سے بات کرنے کے بعد اس نے بتایا..

"امی بھائی کہہ رہے ہیں کہ وہ کچھ دیر میں پہنچنے والے ہیں۔۔" فاطمہ نے تفصیلاً جواب دیا۔۔

"کھانے کی میز پر سب جمع تھے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ گیٹ پر گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔۔فاطمہ فوراً بولی لگتا ہے بھائی آگئے ہیں.."

اس کی آمد سے ہی نور کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں گئے اس کا دل اُتھل پُتھل کرنے لگا۔۔

"کچھ پل کے بعد ابراہیم اندر آگیا اس کو دیکھ کر نور کے چہرے پر لالی سی آگئی۔۔

www.Novelshub.pk

"اسلام علیکم کیا حال ہے آپ سب کا۔۔؟" ابراہیم نے زوردار آواز کے ساتھ سب کو سلام کیا۔۔ اور باری باری سب سے ملنے لگا۔۔ سب سے مل لینے کے بعد اس نے کن اکھیوں سے نور کی طرف دیکھا اور مسکرا دیا اور ساتھ ہی نظروں ہی نظروں میں اس کی تعریف بھی کر دی۔۔

"نور اس کی اس حرکت پر جھینپتے ہوئے نظریں جھکا گئی۔۔

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا کھانے کے بعد چائے کا دور چلا۔۔ جبھی اچانک زکیہ بیگم نے سب کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

"احسن انیقہ زوار ناجیہ مجھے تم لوگوں سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔"

"جی جی آپا کیوں نہیں، چلیے ڈرائنگ روم میں چل کر بیٹھتے ہیں۔۔" احسن صاحب نے کہا۔۔

بچوں آپ سب کے لئے آئسکریم رکھی ہوئی ہے فریج میں۔ جس کا دل چاہے وہ کھالے۔۔" انیقہ بیگم نے ڈرائنگ روم کی طرف جاتے ہوئے کہا۔۔

آئس کریم کا سن کر ہی تیمور بھاگ کے فریج سے آئسکریم نکال لایا اور سب کو پیالوں میں نکال کر دی۔۔

پارس ابراہیم اور تیمور ٹی وی کے سامنے بیٹھے کسی ٹاک شو پر بحث و مباحثہ کر رہے تھے، جبکہ لڑکیاں دوسری سائیڈ پر بیٹھی آج کل کے فیشن اور ڈریسز کے بارے میں بات چیت کر رہی تھی۔۔ جبکہ ہانیہ بھی سب بڑوں کے ساتھ ڈرائنگ روم میں موجود تھی۔۔ کافی دیر گزرنے کے بعد باہر بیٹھے سب لوگوں کو تشویش ہونے لگی تھی کہ آخر ایسی کیا بات ہے جو مکمل ہونے میں ہی نہیں آ رہی۔۔ یہ بات سن کر نور کا دل بھی پریشان ہو گیا اور وہ دل ہی دل میں دعا کرنے لگی اے اللہ سب خیر کرنا۔۔ جبکہ ابراہیم مطمئن سا بیٹھا مسکراتا رہا اور فاطمہ بھی مطمئن بیٹھی رہی۔۔ ابراہیم نے جب نور کو پریشان دیکھا تو نور کو آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دینے لگا۔۔

تقریباً گھنٹہ ڈیڑھ کے بعد وہ سب لوگ ڈرائنگ روم سے باہر آئے اور ان سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔۔ ان کے مطمئن چہرے دیکھ کر باہر بیٹھے سب لوگوں کی جان میں جان آئی۔۔

"مبارک ہو بچوں، ابراہیم اور ماہ نور کا رشتہ طے ہو گیا ہے۔۔ ذکیہ آپا اسی سلسلے میں ہی بات کرنے آئی تھیں۔۔" نازیہ بیگ نے باہر آکر سب کو خوشخبری سنائی۔۔

یہ خبر سن کر سب خوشی سے شور مچانے لگے اور ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔۔ اتنے میں زکیہ بیگم ماہ نور کے قریب آئیں اور اس کو گلے سے لگاتے ہوئے بولیں۔۔

"احسن، انیقہ اب سے یہ میری بیٹی ہوئی اور میں بہت جلد آؤں گی آپ سے اپنی امانت لینے۔۔"

"جی آپا ضرور انشاءاللہ۔۔" سب لوگوں نے بیک وقت کہا۔۔

یہ خبر سن کر نور شرماتے ہوئے کمرے کی طرف بھاگ گئی جبکہ لائبہ اور فاطمہ بھی نور کے پیچھے پیچھے اس کے کمرے میں آ گئیں۔۔

www.Novelshub.pk

"اچھا تو جناب یہاں یہ معاملہ تھا اور ہمیں کانوں کان خبر ہی نہیں ہوئی کتنی ییسبی اور گُھبی ہو نور تم مجھے بھی نہیں بتایا تم نے۔۔" لائبہ اس کی طرف طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے شکوہ کرنے لگی۔۔

"جی اور دوسری جانب ابراہیم بھائی نے بھی مجال ہے جو کسی کو بھنک پڑنے دی ہو مجھے شک تو تھا پہلے سے ہی پھر بھائی کی حرکتوں کو نوٹ کر کے یقین بھی ہو گیا لیکن اتنی بار امی نے پوچھا میں نے پوچھا لیکن بھائی نے ہر بار انکار کیا اب کل خود ہی اچانک سے امی سے رشتے کی بات کی۔۔۔" فاطمہ بھی ہنستے ہوئے بتانے لگی۔۔

☆☆☆☆

رات کے تقریباً گیارہ بارہ بج رہے تھے جب نور کے موبائل پر ابراہیم کی کال آئی۔۔ نور نے جھٹ سے کال ریسیو کی جیسے وہ کال کے ہی انتظار میں بیٹھی تھی۔۔

"السلام علیکم۔۔" نور نے فوراً سلام کیا۔۔

"وعلیکم سلام جان ابراہیم۔ کیسی ہیں آپ؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں آپ بتائیں آپ کیسے ہیں؟"

"اللہ کا کرم اور آپ کی دعائیں ہیں۔۔ سب سے پہلے تو آپ کو بہت بہت مبارک ہو اب آپ خوش ہیں نہ نا اور مطمئن بھی۔۔" ابراہیم نے سوال داغا۔۔

"خیر مبارک اور آپ کو بھی بہت بہت مبارک ہو۔۔ جی میں بہت خوش ہوں اور آپ کا بہت بہت شکریہ۔۔" نور میں محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔

"میں نے کہا تھا نہ کہ سب بالکل ٹھیک ہو جائے گا بس صیحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا۔۔" ابراہیم نے بھی جواباً محبت سے کہا۔۔

"آئی لو یو سو مچ ابراہیم۔۔ بس آج میں پر سکون ہوں اور مجھے یقین ہو گیا کہ آپ میرے ہی ہیں۔۔ کم سے کم اب آپ کو کھونے کا ڈر تو نہیں ہو گا۔۔"

"ایک منٹ ایک منٹ ایک منٹ منٹ یہ میرے کانوں نے کیا سنا۔۔ کیا بولا آپ نے ایک بار پھر سے بولیں۔۔" ابراہیم نے سرشار لہجے میں کہا۔۔

"مم، بس جانے دیں میں اب دوبارہ نہیں کہہ رہی۔۔" نور ایک دم پزل سی بولی۔۔۔

"پلیز پلیز پلیز۔۔ میرے لئے ایک بار پھر سے بول دیں۔ آپ کے منہ سے یہ لفظ سننے کو نہ جانے کب سے ترس رہا تھا۔۔ اب تو میرا حق ہے نہ اب تو میں کہہ سکتا ہوں نا آپ کو۔۔" ابراہیم نے خمار آلود لہجے میں کہا۔۔

"نور کافی دیر چپ رہنے کے بعد دھیمے سے انداز میں بولی ابراہیم میں آپ سے بے انتہا محبت کرتی ہوں آپ کو کھونے کا تصور بھی سوہانِ روح ہے میرے لیئے آپ بہت خاص ہیں۔ آئی، آئی رئیلی لو یو سو مچ ابراہیم۔۔" نور آنکھیں موندے ہوئے کہہ گئی۔۔

"آہ۔۔ اس لفظ کو سننے کے لیے میں ترس گیا تھا اور آپ کے منہ سے سن کر اتنا اچھا لگ رہا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔۔ دل چاہ رہا ہے آپ یونہی بولتی رہیں اور میں پوری رات سنتا رہوں۔۔"

www.Novelshub.pk

"بس بس، سو جائیں صبح آپ کو ہاسپیٹل بھی تو جانا ہے اور مجھے یونیورسٹی۔۔ اوکے گڈ نائٹ میں فون بند کر رہی ہوں اللہ حافظ۔۔" نور نے ہنستے ہوئے فون بند کیا۔۔

☆☆☆☆

وہ دونوں کلاس میں موجود تھیں جبکہ نور کو بے چینی لگی ہوئی تھی کہ وہ کب کلاس سے فری ہو اور وہ افراء کو یہ خوشخبری سنائے۔۔ جیسے ہی وہ لیکچر سے فری ہوئیں نور اسے کیفے کی جانب لے گئی۔۔ وہاں جا کر اس نے افراء کو پوری کہانی سنائی۔۔

افراء یہ خبر سن کر بے حد خوش ہوئی اور اسے مبارکباد دینے لگی۔۔

"میں تمہارے لئے بہت خوش ہوں نور اللہ تمہیں ایسے ہی ہمیشہ ہنستا مسکراتا رکھے آمین۔۔ میں نے تمہیں کہا تھا نہ کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور ابراہیم بھائی تم سے محبت کرتے ہیں وہ بھلا تمہیں کیسے چھوڑ دیتے۔۔" افرا خوشی کے عالم میں بولی۔۔

"ہیلو لیڈیز کیا ہو رہا ہے خیریت آج آپ دونوں معمول سے زیادہ خوش لگ رہی ہیں ایسی کیا بات ہو گئی جو آپ لوگوں کی خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی۔۔" احد ان دونوں کو دیکھ کر ان کی طرف آ گیا۔۔

نور چونکہ آج خوش تھی اس لئے اسے احد کی بے جا مداخلت بھی ناگوار نہ گزری۔۔

"احد میرا رشتہ طے ہو گیا ہے ابراہیم کے ساتھ۔۔ دیکھا تم نے ابراہیم میرے ساتھ مخلص ہیں وہ مجھ سے محبت بھی کرتے ہیں تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔" نور نے مسکراتی ہوئی آنکھوں سے احد کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"احد نے جیسے ہی یہ بات سنی اسے لگا اس کا سانس رک سا گیا ہے اسے اپنا پورا وجود آندھیوں کی زد میں لگا۔۔ وہ نور کی طرف یک ٹک دیکھے بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ نور نے آخر بولا کیا ہے۔۔ جب اسے پوری بات سمجھ میں آئی تو وہ بڑی مشکل سے ہمت مجتمع کرتے ہوئے نور کو مبارکباد دینے لگا۔۔ اور چہرے پر بہت مشکل سے مسکراہٹ سجاتے ہوئے اسے دعا دیتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔ وہاں سے نکلنے کے بعد اسے لگا کہ وہ ابھی رو دے گا۔۔ آج نور کی بات سننے کے بعد یہ حقیقت اس پر آشکار ہوئی کہ وہ نور سے کتنی محبت کرتا ہے نور کسی اور کی ہو جائے گی یہ سوچ کر ہی اس کا دل پھٹ سا رہا تھا۔۔۔ وہ فوراً وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ نور اور افرا حیران پریشان سی اس کو جاتا دیکھتی رہیں کہ آخر اسے ہوا کیا ہے۔ لیکن وہ سر جھٹکتے ہوئے اپنی باتوں میں مشغول ہو گئیں۔۔

☆☆☆☆

"امی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے لیکن پلیز آپ میرے بات انتہائی غور اور آرام سے سنیئے گا۔۔" ابراہیم نے ذکیہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔

www.Novelshub.pk

"خیریت ایسی کیا بات ہے بیٹا جلدی سے بتاو۔۔" زکیہ بیگم نے جواب دیا۔۔

"امی یہ میرے مستقبل کے لیے اور میرے لیے بہت بڑا موقع ہے یہ سمجھیں کہ خوشی کی خبر ہے۔۔ امی مجھے ایک ہفتے تک ایک دو سال کے لیئے امریکہ جانا ہے اور ویزہ بھی لگ چکا ہے ہاسپٹل والوں کی طرف سے۔۔ یہ میرے کیریئر اور میرے اچھے مستقبل کے لیئے بیسٹ ہے اور ایسا موقع قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔۔۔" ابراہیم نے تفصیل سے جواب دیا۔۔۔

"زکیہ بیگم یہ بات سن کر جہاں خوش ہوئی وہیں دوسری جانب افسردہ بھی ہو گئیں۔۔ باقی سب تو ٹھیک ہے بیٹا لیکن ایک دو سال یہ بہت زیادہ عرصہ ہے۔۔ اتنا ٹائم کیسے رہیں گے ہم اکیلے اور پھر تمہارے ماموں ممانی ماہ نور یہ سب لوگ کیا کہیں گے۔۔ بیٹا اب ماہ نور کے ساتھ تمہارا رشتہ ہو گیا ہے اور تم یوں اچانک ایک دو سال کے لیے باہر جا رہے ہو پتہ نہیں احسن کیا سوچے گا اور سب سے بڑھ کر ماہ نور اس کا کیا ہو گا۔۔ کیا تم نے اس کو یہ ساری بات بتائی ہے؟" زکیہ بیگم ایک ہی سانس میں بولے گئیں۔۔

"نہیں امی ابھی تک تو میری ماہ نور سے کوئی بات نہیں ہوئی اس بارے، جیسے ہی کنفرم ہوا یہ خبر سب سے پہلے میں نے آپ کو ہی بتائی ہے اور امی رہی ماہ نور کی بات اور ماموں ممانی کی تو امی یہ سب کچھ میں میں اپنے اور ماہ نور کے لئے ہی تو کر رہا ہوں۔۔ امید ہے وہ ضرور سمجھے گی اور میرا ساتھ بھی دے گی۔۔" ابراہیم نے پر امید انداز میں کہا۔۔

جبکہ زکیہ بیگم کسی گہری سوچ میں ڈوبی کچھ اور ہی سوچ رہی تھیں۔۔

☆☆☆☆

دن رات اسی صورت حال میں گزر رہے تھے اور ابراہیم کے جانے کے دن بھی قریب آ رہے تھے اور وہ دن رات اسی تیاریوں میں مصروف تھا۔۔ نور اسے کال زیدہ تر کرتی شاذ و نادر ہی اس کی بات ہو پاتی۔۔ کیونکہ اس وقت ابراہیم کہیں باہر ہی ہوتا یا پھر کسی کے ساتھ ہوتا تھا۔۔

زکیہ بیگم نے اپنی بہن سے مشورہ کرنے کا سوچا اور اسی نیت سے انہیں فون کیا۔۔

انہوں نے ساری صورت حال بتائی اور پھر آخر میں اپنا خیال ظاہر کیا۔۔ اس خیال سے دونوں بہنوں نے آپس میں اتفاق کیا۔۔ اور یوں ان سے بات کرنے کے بعد زکیہ بیگم مطمئن ہو گئیں۔۔

☆☆☆☆

رات کا وقت تھا۔۔۔ فاطمہ میز پر کھانا لگا رہی تھی۔۔ جب کہ زکیہ بیگم گہری سوچ میں مصروف تھیں۔۔

"امی کیا بات ہے کوئی پریشانی ہے تو بتائیں؟" ابراہیم نے متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔۔

"کچھ نہیں بیٹا بس سوچ رہی ہوں کہ کل ملک ولاز جا کر بات طے کر لوں۔۔۔"

www.Novelshub.pk

"جی امی کیونکہ تین دن بعد میری فلائیٹ ہے اس لیئے جلدی ہی ہو جائے۔۔۔

"تو بس پھر ٹھیک ہے کل صبح مجھے وہاں لے جانا۔۔۔"

اور پھر سب خاموشی سے کھانا کھانے لگے۔۔۔

☆☆☆☆

عیقہ بیگم۔۔۔ کہاں ہیں آپ بات سنیئے۔۔

احسن صاحب انہیں آوازیں دینے لگے۔۔۔

اتنے میں نور اور لائبہ سب لوگ وہاں آ گئے۔۔۔

"جی بتایئے کیا بات ہے؟" عیقہ بیگم صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔۔

دو تین گھنٹے میں آپا آ رہی ہیں انہیں کچھ بات کرنی ہے تو کھانے میں دیکھ لیجیے گا۔۔

"احسن صاحب آپ بے فکر رہیئے سب کچھ ہو جائے گا۔۔ آپ پریشان مت ہوں۔۔

"جب آپ جیسی بیگم ہوں تو اسے کیا پریشانی ہو سکتی ہے۔۔۔" احسن صاحب ہنستے ہوئے عیقہ بیگم کو چھیڑنے لگے۔۔۔

اور عیقہ بیگم ہنستی ہوئی وہاں سے چل دی۔۔۔

جب کہ نور کے دل کو پتنگے لگ گئے۔۔ کہ خدا خیر کرے۔۔ ایک پہلے ہی وہ ابراہیم کے باہر جانے سے افسردہ تھی اور اب اچانک سے پھوپو کی آمد۔۔۔

وہ دل ہی دل میں سب اچھا ہو کی دعا کرنے لگی۔۔

کچھ ہی گھنٹوں کے بعد ذکیہ بیگم اور فاطمہ ملک ولاز آ گئے۔۔ ذکیہ بیگم نے سب کو ملنے کے بعد مٹھائی کا ڈبہ انیکا بیگم کے ہاتھ میں تھمایا۔۔

انیقہ بیگم مٹھائی کا ڈبہ دے کر کچھ حیران سی رہ گئی جبکہ نور خوشی اور حیرانی کے ملے جلے جذبات میں گھر گئی۔۔

کافی دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا, کھانا کھانے کے بعد احسن صاحب اور زوار صاحب کو فون کر کے گھر بلایا گیا۔۔

انکی آمد کے بعد نور، فاطمہ لائبہ اور تیمور اندر کمرے کی طرف چلے گئے۔۔ جبکہ لاونج میں صرف بڑے ہی موجود تھے۔۔ زکیہ بیگم نے ساری روداد بیان کی۔۔ احسن صاحب اور عیقہ بیگم پہلے تو ابراہیم کے باہر جانے کا سن کر کافی پریشان ہو گئے لیکن جب ذکیہ بیگم نے بتایا کہ اس کے جانے سے پہلے ان کی خواہش ہے کہ نور اور ابراہیم کا نکاح کر دیا جائے۔۔

نکاح کا سن کر احسن صاحب اور انیقہ کے چہرے پر پر خوشگوار تاثر آئے۔۔

www.Novelshub.pk

جبکہ زوار صاحب اور نازیہ بیگم نے خوشی خوشی ہاں کرنے کو بولا۔۔ سب کی باہمی رضامندی کے ساتھ ساتھ ابراہیم کے جانے سے ایک دن پہلے نکاح کا دن فائنل ہوا۔۔ اور خیر کی دعامانگنے کے ساتھ ایک دوسرے کا منہ میٹھا کرایا گیا۔۔

زکیہ بیگم نے نور کو بلا کر اسے گلے سے لگایا اور پیار کیا۔۔

☆☆☆☆

نکاح کا دن آن پہنچا تھا صبح سے ملک ولاز میں ہلے گلے کا ساماں تھا۔۔ سب کے چہروں پر خوشی رقص کر رہی تھی۔۔ ہر کوئی اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھا۔۔

ایسے میں نور بھی ابراہیم سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ پارلر جانے سے پہلے ایک بار ابراہیم سے بات کرنا چاہتی تھی۔ خدا خدا کرکے ابراہیم نے کال ریسیو کی۔۔ ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد نور نے جھجکتے ہوئے اس سے پوچھا کہ آپ خوش تو ہیں۔۔؟

"ظاہری بات ہے خوش ہوں تبھی یہ نکاح ہو رہا ہے یہ کیسا سوال تھا نور۔۔؟ اب آپ میری بیوی بننے جارہی ہیں لہذا ڈاکٹر ابراہیم کی ہونے والی مسز بس تھوڑی میچور ہو جائیں۔۔" اور مسکرا دیا۔۔

نور بھی ہنسنے لگی۔۔ اور کال بند کر دی۔۔۔

☆☆☆☆

نور بچے جلدی سے آجاؤ پارس آپ کو پارلر چھوڑ کر آئے گا اور بھی بہت سے کام کرنے کو رہتے ہیں۔۔ جی مما آرہی ہوں۔۔۔۔ وہ چادر سنبھالتی باہر آئی۔۔ جہاں انیکا بیگم لائبہ کو اس کے زیورات اور نکاح کا جوڑا تھما رہی تھی۔۔

انیقہ بیگم دعائیں پڑھ کر کر نور پر پھونکنے لگی۔۔ اور دعا کے ساتھ رخصت کیا۔۔

وہ دونوں جلدی جلدی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئے۔۔

پارس ان کو پارلر چھوڑ کر واپس گھر آگیا کیونکہ اس کو ہال کا انتظام بھی دیکھنا تھا۔۔

☆☆☆☆

ہال میں سب لوگ پہنچ چکے تھے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ہال کے باہر آتش بازی کا شور اٹھا وہ سب لوگ ان کا استقبال کرنے دروازے پر پہنچ گئے۔۔

www.Novelshub.pk

سب لوگ اندر آ چکے تھے۔۔

کچھ دیر بعد ہی نور کو سٹیج پر لایا گیا۔۔ اور مولوی نکاح پڑھانے لگا۔۔

جیسے ہی نکاح کی رسم ہوئی تو ہر طرف مبارک سلامت کا شور اٹھا۔۔ ذکیہ بیگم اور عیقہ بیگم نے گلے لگ کر ایک دوسرے کو مبارک دی۔۔۔ جبکہ ابراہیم بھی مسلسل نور کے ساتھ چھیڑ چھاڑ میں مصروف تھا۔۔ ہر طرف خوشی ہی خوشی تھی۔۔ اور اطمینان الگ۔۔ ابراہیم نے چپکے سے ایک خوبصورت بریسلٹ نور کو گفٹ کیا۔۔ نور کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آ گئے۔۔

جبکہ ابراہیم نے بہت ہی پیار سے اسے پچکارتے ہوئے کہا کہ آج کے دن تو ایسا ظلم بالکل بھی نہیں کرنا۔۔۔ اور اس کی بات پر روتی آنکھوں سے مسکرا دی۔۔

رات گئے تک یہ سلسلہ جاری رہا اور اس کے بعد سب اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔۔

☆☆☆☆

ابراہیم کے جانے کا دن آ چکا تھا۔۔ سب ایئر پورٹ پر موجود تھے۔۔۔ نور چپکے چپکے آنسو بہا رہی تھی۔۔ اور مسلسل رونے کی وجہ سے اس کی ناک سرخ ہو چکی تھی

ابراہیم اس کے پاس آیا اس کے آنسو صاف کیے اور اس سے عہد و پیماں کرتے ہوئے وہاں سے رخصت ہو گیا۔۔

جاتے جاتے اس نے ہاتھ ملائے اور بولا کے میں جلد ہی واپس آؤں گا یہ کہہ کر وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔

لیکن کسی کو کیا معلوم تھا کہ وقت کیسی کروٹ لینے والا ہے۔۔

سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹ آئے جبکہ نور سیدھی اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔ کسی نے اس کو کچھ نہ کہا کیونکہ اسے اس وقت اکیلے رہنے کی ضرورت تھی سب جانتے تھے کہ وہ ابراہیم کے جانے سے بہت اداس ہے۔۔

☆☆☆☆

نور نے یونیورسٹی جانا سٹارٹ کر دیا احد اور باقی اسکی دوستوں نے اس کو نکاح کی مبارکباد دی۔۔ وہ خوشی خوشی مبارکباد وصول کرنے لگی۔۔

جبکہ افرا اس سے پوچھنے لگے کہ ابراہیم بھائی کا اسے رابطہ ہوا ہے یا نہیں۔۔

نور نے چپکے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

افرا اس کا جواب سن کر مطمئن ہو گئی۔۔

ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد دونوں اپنا آخری لیکچر لیکر گھر کی جانب چل دیں۔۔

www.Novelshub.pk

گھر آ گئے خاموشی سے اس نے کپڑے تبدیل کر کے کھانا کھایا اور لیٹ گئی۔۔

اس کا دل کہیں بھی کسی چیز میں بھی نہ لگ رہا تھا۔۔

یونہی دن گزرتے گزرتے ابراہیم کو گئے ایک ہفتہ بیت گیا۔۔ایک ہفتے کے بعد اس نے گھر میں سب سے رابطہ کیا اور نور کو بھی فون کیا۔۔

نور اس سے بات کر کے بہت خوش ہو گی اور گلہ کرنے لگی کہ آپ وہاں جا کر تو مجھے بھول ہی گئے ہیں جبکہ ابراہیم نے اس کو وضاحت کے ساتھ بتایا ایسا کچھ بھی نہیں ہے دراصل میں بہت مصروف تھا یہاں اس لئے رابطہ نہیں کر پایا۔ اس کے لیے سوری لیکن آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔ اوکے مسز ابراہیم حیات۔۔۔۔

اور اس کے آخری جملے پر پر سکون ہو گئی۔۔ تھوڑی سی مزید بات کرنے کے بعد فون بند ہو گیا۔۔

دن تیزی سے گزرنے لگے ابراہیم سے روز اس کی کبھی اسکائپ تو کبھی فون پر بات ہو جاتی تھی۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو اپنے دل کا حال بتاتے ایک دوسرے کو تسلی دیتے اور پر سکون ہو جاتے۔۔۔

اس دوران زکیہ بیگم بھی کبھی کبھی چکر لگا لیتی تھی۔۔

سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا وقت تھوڑا اور آگے سر کا تو گھر میں پارس کی شادی کا شور اٹھا۔۔

گھر میں ایک رونق لگ گئی اور سب اس گہما گہمی میں مصروف ہو گئے نور ظاہری طور پر تو وہاں ہوتی تھی لیکن اس کا دل دماغ کہیں اور ہوتا تھا۔۔یعنی وہ وہاں موجود ہو کر بھی وہاں نہ ہوتی تھی۔۔

سب اس کی حالت کو سمجھ رہے تھے لیکن کچھ بھی نہ کہتے تھے۔۔

وقت تھوڑا اور آگے بڑھا تو پارس کی شادی کا دن بھی آن پہنچا۔۔

نور بارات کے دن دل لگا کر تیار ہوئی۔۔۔وہ باہر جانے کے لیے قدم بڑھانے ہی لگی تھی کہ ابراہیم کی کال آنے لگی۔۔وہ خوش ہو گئی اور جلدی سے اس کی کال ریسیو کر کے اس سے بات کرنے لگی ابراہیم نے اس کی خوب تعریف کی۔۔۔نور اس کی تعریف سن کر ایک دم تازہ دم اور خوش ہو گی۔۔

یوں ہی شادی کے تمام فنکشنز خیر و عافیت سے گزر گئے۔۔

☆☆☆☆

زندگی روٹین پر آ چکی تھی۔۔۔وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔ ابراہیم کے رابطوں میں رفتہ رفتہ کمی آنے لگی وہ جب شکوہ کرتی تو وہ ہر بار مصروفیت کا بول کر ٹال دیتا تھا۔۔نور کبھی چپ ہو جاتی تو کبھی اس سے جھگڑ پڑتی لیکن ابراہیم کو کوئی فرق نہ پڑتا۔۔

نور کی ڈگری مکمل ہونے کو تھی اور ابراہیم کو گئے ڈیڑھ سال کا عرصہ بیت چکا تھا۔۔

زکیہ بیگم بھی چکر لگا لیتی تھیں اور ابراہیم کا رابطہ نہ کرنے کی سو وجوہات بتاتی تسلی دیتی اور چلی جاتی۔۔۔

نور بس دن رات اپنی پڑھائی میں مصروف رہتی یا زیادہ تر وقت اپنے کمرے میں گزارتی۔

آہستہ آہستہ ابراہیم کا رابطہ اور کم ہو گیا تھا وہ بہت پریشان رہتی لیکن کسی سے بھی اظہار نہ کرتی کہ ایسے سب خواہ مخواہ پریشان ہو جائیں گے۔

نور کے فائنل ایر کے پیپرز ہونے والے تھے اور وہ گھر پر تھی لیکن اسے کچھ نوٹس درکار تھے سو اسی سلسلے میں وہ ڈرائیور کے ساتھ یونیورسٹی آ گئی۔ وہاں سے نوٹس کاپی کرا کے کچھ بکس لائبریری سے ایشو کرا کے واپسی کے لیئے نکلی۔۔ ابھی اس نے گیٹ سے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ اچانک سے اسے وہی لڑکی اپنی طرف آتی دکھائی دی جو اسے اکثر کبھی ابراہیم کے ہاسپٹل کے آس پاس تو کبھی کہیں دکھائی دیتی۔ نور اسے ان دیکھا کر کے گاڑی کی طرف بڑھنے لگی تبھی اس عورت کی آواز سنائی دی۔

"اے لڑکی رکو، رکو۔۔" وہ پیچھے سے مسلسل آوازیں دیتی آ رہی تھی۔

نور رک گئی۔۔ اتنے میں وہ ہانپتی ہوئی اس کے قریب آ گئی۔۔

"دیکھو لڑکی میں تمہیں ایک بار پھر کہہ رہی ہوں دور ہو جاو بچ جاو اس سے، ورنہ بہت دیر ہو جائے گی اور تم پھر بہت پچھتاو گی۔۔" وہ بات مکمل کر کے نور کی طرف دیکھنے لگی۔۔

جبکہ نور کے دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے ایک وہ پہلے ہی بہت پریشان تھی دوسری یہ باتیں۔۔ وہ رو دینے کو تھی۔۔

"دیکھو تم جو کوئی بھی ہو مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں نہ ہی میں جانتی ہوں کہ تم کس کی بات کر رہی ہو، میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں لہزا آئندہ کبھی میرے راستے میں مت آنا پلیز۔۔۔" نور پھٹ پڑی۔۔ اور گاڑی کی جانب چل دی۔۔

تم ایک دن خود آو گی میرے پاس دیکھنا تم بچ جاو تم اس درندے سے۔۔۔ وہ بولتی رہی جبکہ نور گھر کی طرف چل دی۔۔۔

☆☆☆☆

"ہیپی نکاح اینورسری ماہ نور"

نور کو احد کی طرف سے میسج موصول ہوا۔۔۔ وہ میسج کو دیکھتی رہی۔۔۔ اور حیران ہوئی کہ اسے آج بھی اس کے نکاح کی ڈیٹ یاد تھی۔۔

وہ انگلیوں پہ حساب کرنے لگی اسکے نکاح کو اور ابراہیم کو گئے ساڑھے چار سال مکمل ہونے کو تھے لیکن نور سے اس کا رابطہ ایک سال سے نہ ہونے کے برابر تھا۔ ادھر نور دن رات جلتی کڑھتی رہتی۔۔ باقی سب اس سے پوچھتے ابراہیم کے بارے تو وہ خاموش ہو کر رہ جاتی۔۔

آخر بتاتی بھی تو کیا بتاتی کہ اس کا اس دشمن جاں سے کوئی رابطہ نہیں۔۔ جو وہاں جا کر اسے بھول ہی گیا ہے۔۔

زکیہ بیگم الگ پریشان رہتی کیونکہ احسن صاحب ان سے ابراہیم کے بارے پوچھتے کہ کب آئے گا وہ تاکہ وہ بیٹی کے فرض سے سبکدوش ہوں۔ جبکہ زکیہ بیگم انہیں تسلی دے کر رہ جاتی۔۔ اور دل ہی دل میں سب اچھا ہونے کی دعا کرتی۔۔

وقت کا کام سرکنا سو وہ آہستہ آہستہ سرک رہا تھا۔۔ اب نور کے دل میں طرح طرح کے خدشات جنم لینے لگے تھے کبھی اسے وہ عورت کی باتیں یاد آجاتی تو کبھی اسے احد کی باتیں یاد آجاتی تھیں۔۔۔اور پھر وہ ہر طرح کے خیال کو جھٹک کر خود کو مصروف کر لیتی۔

ایک دن نور دوپہر کو سو کر اٹھی تھی کہ ڈور بیل بجی۔۔ تھوڑی ہی دیر بعد ان کا کام والی ماسی نے آکر نور سے کہا

"نور بی بی دروازے پر ڈاکیا آیا ہے اور وہ آپ کا نام کہہ رہا کہ آپ کے نام پہ ڈاک آئی ہے۔ نور پہلے تو حیران ہوئی پھر ایک سم سے پھرتی سے اٹھی دل میں خوش ہوئی کہ شاید کوئی ابراہیم کی طرگ سے لیٹر ہو گا یا شاید کچھ اور، وہ دل ہی دل میں خوش ہوتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

اسے کیا معلوم تھا کہ اگلے ہی پل اس پر کیا قیامت ٹوٹنے والی ہے۔۔

دروازے پر پہنچ کر اس نے دستخط کیے اور لیٹر لیکر خوشی خوشی لاونج میں آگئی۔۔

دل میں ہزار طرح کے خواب سجائے وہ خط کھولنے لگی جیسے جیسے وہ کھول رہی تھی اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی جارہی تھیں۔۔

اس نے جیسے ہی وہ کھولا اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی اسے لگا کہ اس کی سانسیں رک سی گئی ہوں۔ کوئی آسمان تھا جو اس کے سر پہ ٹوٹ کر گرا وہ کانپتے ہاتھوں اور دھندلی آنکھوں سے اس کاغذ کو دیکھ رہی تھی جس نے اک ہی پل میں اس کی دنیا اندھیر کر دی۔

اس کے ہاتھوں میں جو کاغذ تھا وہ کچھ اور نہیں طلاق نامہ تھا۔ اسے لگا کسی نے اس کے اندر سے سارا خون نچوڑ لیا ہو۔ وہ کاغز کو گھورتی رہ گئی۔۔ ساتھ میں ایک اور لفافہ تھا جس میں اس نے لکھا ہوا تھا

" مجھے معاف کرنا پر میں جانتا ہوں مشکل ہے لیکن میں آج تمہیں حقیقت بتاتا ہوں میں ڈاکٹر ابراہیم حیات جس پہ لاکھوں کروڑوں لڑکیاں مرتی ہیں جس کے ایک اشارے پر ہزاروں لڑکیاں جان دینے پہ تیار ہو جاتی ہیں اس ڈاکٹر ابراہیم کو تم نے نخرے دکھائے مجھے ریجیکٹ کیا۔۔۔ مجھے، مجھے جس کو جو چاہے مل جائے تو پھر تب سے تم میری ضد بن گئی تمہارا غرور اور تمہاری انا توڑنا میری ضد بن چکی تھی اور اس کے لیئے مجھے پتا نہیں کتنے پاپڑ بیلنے پڑے، میں اگر کرنے پہ آتا تو میں تمہارے ساتھ بہت کچھ غلط کر سکتا تھا جس میں ایک منٹ میں تمہاری ساری اکڑ طنطنہ ٹوٹ جاتا۔ پر میں نے تم پہ آہستہ آہستہ ڈورے ڈالے تمہیں اپنے پیار میں پاگل کیا اور آج دیکھو تم بھی مجھ پہ مرتی ہو کیونکہ ڈاکٹر ابراہیم کو کوئی بھی لڑکی انکار نہیں کر سکتی۔۔ اور ہاں ایک اور سچ سن لو اب تم سوچ رہی ہو گی کہ مجھے تم سے پیار محبت تھی تو تمہیں بتاتا چلوں مجھے تم سے کبھی محبت ہوئی ہی نہیں۔ کیونکہ ڈاکٹر ابراہیم کو کوئی لڑکی زیر نہیں کر سکتی۔ میں صرف کچھ ٹائم کے لیئے دوستیاں رکھتا ہوں پھر چھوڑ دیتا ہوں اس لئے تمہیں بھی چھوڑ رہا ہوں کیونکہ میرا تم سے دل بھر چکا ہے۔ اس لیئے میں ابراہیم حیات اپنے پورے ہوش و حواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔ آج سے تم اس نام نہاد بندھن سے آزاد ہو۔ اللہ حافظ۔"

الفاظ تھے یا کوئی سیسہ، نور کو لگا کوئی اس کے کانوں میں انڈیل رہا ہے۔۔ وہ ایک دم زور سے چلائی اور رونے لگی۔۔۔ اتنے میں سب وہاں جمع ہو گئے۔۔

احسن صاحب جو ابھی گھر میں داخل ہوئے ہی تھے شور سن کر بھاگے آئے جب خط دیکھا تو ان کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی اور وہ یوں ہی بیٹھے رہ

www.Novelshub.pk

گئے۔۔ نور روتے روتے بیہوش ہوگئی۔۔۔جب اسے ہوش آیا تو اس نے خود کو اپنے کمرے میں پایا ساتھ اس کے لائبہ، اس کی بھابھی اور اریبہ تھیں۔۔۔وہ چند لمحے چھت کو گھورتی رہی پھر اچانک لائبہ اور اریبہ سے پوچھنے لگی کہ مما پاپا کہاں ہیں؟ سن خاموش تھیں۔۔۔

وہ دوبارہ پوچھنے لگی تو اریبہ نے بتایا کہ پاپا کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔یہ سن کر نور کو لگا کہ وہ ابھی مر جائے گی۔۔وہ رونے لگی۔ اریبہ اور باقی اسے تسلی دینے لگی کہ پاپا اب ٹھیک ہیں وہ شام تک گھر آجائیں گے تم پلیز رونا بند کرو نور۔۔

نور خود کو کوسنے لگی کہ سب اس کی وجہ سے ہوا ہے۔۔وہ روتے روتے پھر بے ہوش ہوگئی۔۔۔

☆☆☆☆

قیامت آئی اور گزر چکی تھی اس واقعہ کو چھ ماہ بیت چکے تھے سب کچھ بدل گیا تھا اس دوران احسن صاحب کا انتقال ہو چکا تھا۔ جب کہ نور کو چپ سی لگ گئی تھی۔۔وہ نہ تو کسی سے بولتی اور نہ کسی سے کوئی بات کرتی بس اپنے کمرے تک محدود رہتی۔ جبکہ عیقہ بیگم الگ نڈھال تھیں ایک طرف جواں بیٹی کا دکھ اور دوسرا شوہر کا دکھ۔ وہ بس ٹوٹ سے گئیں لیکن حالات کے پیش نظر اور اپنے گھر اور بچوں کی خاطر خود کو سنبھال لیا تھا۔

وقت بہت بڑا مرہم ہے ہر زخم بھر دیتا ہے سب کچھ روٹین پہ آگیا تھا ایک نہ سنبھلی تھی تو وہ نور تھی۔۔اس کے دل کو کسی طور پر قرار ہی نہیں تھا۔۔ اس کے پاپا کا دکھ اسے نڈھال کیے جاتا اس کے دکھ کی وجہ سے اس کے پیارے پاپا ان سب سے بہت دور چلے گئے تھے جہاں سے واپسی ناممکن تھی۔۔

وہ پھر رودی۔۔۔کیوں ابراہیم کیوں ایسا کیا؟ کیا بگاڑا تھا آخر میں نے تمہارا۔۔وہ زاروقطار رونے لگی۔۔۔پھر جب سکون نہ آیا تو پارس کے ساتھ اپنے پاپا کی قبر پہ آگئی۔۔فاتحہ پڑھا اس نے اور تو کر معافی مانگنے لگی۔۔۔پارس نے اسے بڑی مشکل سے سنبھالا اور گھر لے آیا۔ جیسے ہی گھر داخل ہوئی سامنے عیقہ بیگم کے ساتھ زکیہ بیگم کو بیٹھے دیکھا وہ چپ چاپ اپنے کمرے کی طرف جانے لگی جب زکیہ بیگم نے اسے آواز دی تو وہ ایک دم بھری ہوئی شیرنی کی طرح مڑی اور پھٹ پڑی اور کہنے لگی

"اب اور کیا چاہتی ہیں سب کچھ تو چھن گیا ابھی بھی آپ کو اور آپ کے بیٹے کو سکون نہیں ملا جو دوبارہ ہمارے زخموں پہ نمک چھڑکنے آگئی ہیں آپ۔ پلیز پھوپو آپ چلی جایئے یہاں سے۔ ہاتھ جوڑتی ہوں میں آپ کے آگے۔۔" نور ہانپ کر خاموش ہوگئی۔۔

جبکہ زکیہ بیگم دکھی ہوگئی کہ یہ نور تو وہ نور تھی ہی نہیں جو ہمیشہ ہنستی مسکراتی تھی اب اس کی جگہ تو یہ اور ہی نور تھی جس کی آنکھوں کے گرد حلقے اور پیلا زرد چہرہ۔۔وہ اس کی حالت پہ دکھی ہوگئی اور ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی۔۔

"بیٹا میں تو خود بہت شرمندہ اور دکھی ہوں مجھے خود نہیں معلوم اس نے ایسا کیوں اور کس لیئے کیا۔ مجھے کچھ بھی علم نہیں۔۔ جبکہ نور چپ چاپ اپنے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔۔

☆☆☆☆

www.Novelshub.pk

دو سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔۔اس دوران لائبہ اور جہانزیب کی شادی بھی ہو چکی تھی سب نارمل ہو چکے تھے ایک نہیں تھی تو وہ نور تھی۔۔

"نور اٹھو یار باہر چلتے ہیں آئسکریم کھا کر آتے ہیں،لائبہ اسے اٹھانے لگی۔۔۔

"نہیں لائبہ تم لوگ جاو میرا موڈ نہیں ہے" نور بیزاری سے بولی۔۔

"تم اٹھ رہی ہو ورنہ میں زبردستی گھسیٹتی ہوئی کے جاوں گی۔۔ حالت دیکھو کیا بنا رکھی ہے۔۔کب تک سوگ مناو گی اس کم ظرف انسان خی خاطر وہ تمہارے قابل تھا ہی نہیں۔۔" لائبہ ترشتی سے بولی۔۔۔

"اور تم شرافت سے سب اٹھ رہی ہو یا میں پھر زبردستی کروں" لائبہ نے ماحول ٹھیک کرنے کی خاطر ہنستے ہوئے اسے دھمکی آمیز انداز میں کہا۔

"اچھا بابا اٹھتی ہوں تم لوگ چلو میں فریش ہو کر آتی ہوں۔۔" نور اٹھتے ہوئے بولی۔۔

"گڈ گرل، یہ ہوئی نہ بات۔۔" لائبہ خوش ہوتے اسے جلدی آنے کی تاکید کرتے باہر چلی گئی۔۔

نور فریش ہو کر باہر آ گئی جہاں سبھی اس کا انتظار کر رہے تھے اسے دیکھ کر سب کے چہروں پہ مسکراہٹ در آئی۔۔۔وہ بھی مسکرا دی۔۔

سب ہنسی خوشی چل دیئے۔۔نور گاڑی کا شیشہ نیچے کیئے آئسکریم کھا ہی رہی تھی کہ اچانک سے وہ لڑکی نمودار ہوئی۔۔نور اسے دیکھ کر ایک دم سے ڈر گئی اور وہ لڑکی اسے دیکھ کر ہنسنے لگی۔۔

"کون ہو تم آخر کیا چاہتی ہو مجھ سے کچھ نہیں رہا اب میری زندگی میں سب ختم ہو گیا ہے پلیز میری جان بخش دو مت آیا کرو میرے راستے میں۔۔" نور التجائی انداز میں بولی۔۔

"میں جانتی ہوں تمہارے ساتھ کچھ بہت غلط ہوا ہے جس وجہ سے تم بہت افسردہ ہو۔۔ مجھ سے ایک دفعہ مل کر میری بات سن لو پھر کبھی تمہارے راستے نہیں آوں گی۔۔"

"ٹھیک ہے میں کل اسی جگہ آوں گی ملنے۔۔۔" نور اسے وقت بتانے لگی اور چل دی۔۔۔

☆☆☆☆

اگلے دن ٹھیک تین بجے نور اسی آئسکریم پارلر پر موجود تھی اور وہ عورت وہاں پہلے سے ہی موجود تھی۔۔

کچھ دیر گزری تھی وہ لڑکی بولنے لگی

"میرا نام بریرہ ہے اور میں بھی ڈاکٹر ہوں ابراہیم کی کلاس فیلو تھی میں میرے پیرنٹس اور شہر میں رہتے ہیں میں یہاں اپنی ایک آنٹی کے ساتھ رہتی تھی۔۔ سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا پھر ابراہیم میرے آگے پیچھے پھرنے لگا بقول اس کے پورے ڈیپارٹمنٹ کی سب سے خوبصورت لڑکی میں ہی

www.Novelshub.pk

ہوں۔۔ لیکن میں نے اسے لفٹ نہ کرائی وہ مسلسل میرے پیچھے لگا رہا آخر مجھے بھی آہستہ آہستہ اس سے محبت ہونے لگی، اس نے مجھ سے شادی کا وعدہ کیا تھا۔۔

کچھ وقت گزرنے کے بعد جب اس نے دیکھا کہ میں اس کے جال میں پھنس چکی ہوں تو اس نے ایک دن مجھے گھمانے کا بہانا کر کے کسی ہوٹل لے جا کر موقع کا فائدہ اٹھا کر میرے ساتھ زبردستی کی اور مجھے وہیں اکیلا چھوڑ کر بھاگ گیا۔۔ تب میں بہت رتی تڑپی مگر بے سود۔

جب اس سے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ لڑکیاں بدلنا اس کی عادت ہے اور اس کی ہابی بھی۔۔ لیکن مجھے کیا پتا تھا کہ وہ میرے ساتھ اتنا گھناونا کام کرے گا۔ میری زندگی برباد کر دی اس نے۔ اس لیئے میں نہیں چاہتی تھی کہ وہ کسی اور کی زندگی خراب کرے۔ تبھی جب میں نے تمہیں اس کے ساتھ دیکھا تو تمہیں بچانے اور روکنے کی کوشش کرتی تھی مگر تم ہمیشہ وہاں سے بھاگ جاتی تھی اور ابراہیم نے ایک دن مجھے دھکے دیکر وہاں سے نکلوا دیا۔۔ جب میں نے اسے روکنا چاہا۔۔

مجھے نہیں معلوم تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے لیکن جو بھی ہوا مجھے اس کے لیئے بہت افسوس ہے۔۔" وہ اپنی ساری روداد سنا کر رو دی۔۔

نور اس کی دکھ بھری داستان سن کر خود بھی رو دی۔۔ اور اسے بتانے لگی کہ ابراہیم اس کا پھوپو زاد کزن ہے اور ساری روداد سنا دی۔۔۔

"مجھے بہت دکھ ہے کہ تم اس کی اپنی ہوتے بھی اس نے خیال نہیں کیا وہ انسان نہیں بلکہ انسان کے روپ میں درندہ ہے اس نے میری عزت کو پامال کیا میری زندگی خراب کی تمہاری کی اور پتا نہیں کتنوں کی وہ کبھی خوش نہیں رہ پائے گا وہ ضرور پچھتائے گا ایک دن تم دیکھنا۔ تب کوئی بھی نہیں ہو گا اس کے ساتھ۔۔۔ وہ اسے تسلی دینے لگی۔۔۔

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد بل ادا کر کے نور وہاں سے شکستہ حال نکل پڑی وہ یوں ہی روڈ پر چل رہی تھی کہ احد نے پاس آ کر گاڑی کا ہارن دیا۔ نور ایک دم چونکی، احد نے گاڑی کے شیشے نیچے کیئے اور بولا میں آپ کو گھر تک ڈراپ کر دیتا ہوں آپ ٹھیک نہیں لگ رہی اور ایسی حالت میں آپ کا یوں اکیلے جانا ٹھیک نہیں۔۔

نن نہیں میں خود چلی جاوں گی۔۔ نور نے صاف انکار کیا۔۔

کہا نہ کہ میں ڈراپ کر دیتا ہوں بیٹھیں آپ۔۔۔" اس ے دوبارہ اصرار کرنے پر نور گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔ سارا راستہ خاموشی سے کٹا لیکن احف گاہے بگاہے کن اکھیوں سے اس پہ نظر ڈال لیتا۔۔

گلا کھنکارتے ہوئے اس نے کہا کب تک یوں ہی ڈپریس رہو گی اپنے آس پاس دیکھو کوئی ہے جو آج بھی تمہارا شدت سے منتظر ہے مگر تم نے کبھی جانا ہی نہیں۔۔۔ صرف ایک بار، ایک بار چانس تو دے کر دیکھو۔۔

اتنے میں نور کا گھر آ گیا اور وہ ہونٹ بھینچے خاموشی سے گاڑی سے اتر کر گھر چل دی۔۔۔

www.Novelshub.pk

اپنے کمرے میں آکر ایک بار پھر وہ بے تحاشا روئی۔۔۔ نماز پڑھی۔۔۔ نماز پڑھ کر وہ پرسکون سی ہو گئی اور سو گئی۔۔۔ اس حادثے نے اسے عشق حقیقی کے قریب کر دیا تھا۔۔ اور وہ اسی طرح ہمیشہ اللہ کے آگے اپنے دل کا سارا حال بیان کر کے پرسکون سی ہو جاتی

☆☆☆☆

دن پر لگا کر تیزی سے اڑنے لگی کہ ایک روز اس کی سب سے اچھی اور قریبی دوست ملنے آئی اسے اپنی شادی کا کارڈ دینے۔۔ نور اس سے مل کر بہت خوش ہوئی ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد افرا اسے احد کے بارے سمجھانے لگی کہ

"نور وہ بہت پسند کرتا ہے تمہیں سچی محبت کرتا ہے تم سے اور تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ خود کی زندگی کو گھٹن آمیز مت بناؤ اس کی خاطر جس نے تمہاری قدر نہیں کی بلکہ وہ تمہارے قابل تھا ہی نہیں۔۔"

"افرا پلیز مجھے اس ٹاپک پہ کوئی بات نہیں کرنی۔ اور رہی بات شادی یا محبت کی تو میرا مرد ذات اور محبت شادی سب سے اعتبار اٹھ چکا ہے۔۔ میں ایسے ہی ٹھیک ہوں پلیز ختم کرو یہ بات۔۔۔" نور تھکے انداز میں بولی۔۔

افرا خاموش ہو گئی۔۔ اور اپنی شادی کی باتیں کرنے لگی۔۔ کچھ دیر کے بعد وہ واپس چلی گئی۔۔۔ ایک دو دن بعد پھر افرا نے فون کر کے اسے احد کے حوالے سے سوچنے کے لیئے مجبور کیا۔۔۔ نور نے غصے سے فون بند کر دیا۔۔

دن یونہی بے کل سے گزرنے لگے کہ ایک شام کو احد کی کال آئی نور نے تین چار اگنور کیا مگر وہ بھی تواتر سے کال کیئے جا رہا تھا۔۔

آخر کار زچ ہو کر نور نے فون ریسیو کیا۔۔

"جی فرماؤ کیا مسئلہ ہے آخر تمہیں جب ایک بار ریسیو نہیں کی تو مطلب صاف ظاہر ہے کہ مجھے بات نہیں کرنی۔۔" نور درشتی سے بولی

لیکن مجھے تو کرنی ہے نہ یار، ایک بار میری بات سن لو پھر تمہاری مرضی۔۔

ٹھیک ہے کہو۔۔۔

"ماہ نور میں کوئی فلمی باتیں یا ڈائیلاگ نہیں بولوں گا۔ صاف بات ہے میں تمہیں پسند کرتا ہو بہت زیادہ چاہتا ہوں اور تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں میں اب سے نہیں تب سے چاہتا ہوں جب میں نے تمہیں پہلی بات کیفے میں دیکھا تھا اسی ایک پل میں تم میرے دل میں اتر گئی۔۔ اور میں نے تہیہ کر لیا کہ میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کروں گا۔ لیکن پھر تمہاری زنگی میں کوئی اور آیا تو میں پیچھے ہٹ گیا کیونکہ تم بہت خوش تھی اور تمہارہ خوشی میں ہی میری خوشی تھی لیکن میں نے ابراہیم کو جب کسی لڑکی کے ساتھ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے بیٹھے دیکھا تو مجھے لگا کچھ غلط ہے تمہیں بتایا لیکن تم نے یقین نہیں کیا تو میں خاموش ہو گیا کہیں تم کچھ غلط نہ سوچو۔۔

www.Novelshub.pk

اب جب اتنا کچھ ہو گیا تو میں تمہیں اپنانا چاہتا ہوں دل سے میں وعدہ کرتا ہوں تمہاری زندگی سے ہر دکھ نکال دوں گا بس ایک بات یقین کر کے دیکھو پلیز۔۔۔" وہ اپنی بات پوری کر کے خاموش ہوا تو نور نے بنا کچھ کہے کال بند کر دی۔۔اور احد ٹھنڈی سانس بھرے فون کو تکتارہ گیا۔۔

لیکن اس نے ہمت نہ ہاری بار بار کوشش کرتا رہا۔۔ آخر کار سات ماہ بعد قدرت کو اس پر رحم آ ہی گیا تھا نور نے اس کی بات پر ہامی بھر لی اپنی مما سے مشورہ کرنے کے بعد، اور احد کو اپنے پیرنٹس کو بھیجنے کا کہا۔۔

ایک ہفتے کے بعد احد کی والدہ اور تایا تائی باضابطہ طور پر احد کے لیئے نور کا رشتہ مانگنے آئے۔۔

عیبقہ بیگم نے انہیں ساری سچائی بتائی۔۔۔

احد کے گھر والوں نے بتایا کہ احد انہیں پہلے ہی سب بتا چکا ہے اس سب کے بعد بھی ہم آپ کی بیٹی کو اپنی بیٹی بنا کر لے جانا چاہتے ہیں۔

عیبقہ بیگم ان کی سادگی، سچائی اور محبت پر نہال ہو گئی اور سب سے مشورہ کرنے کے بعد تھوڑی پش و پیش کے بعد ہاں کر دی۔۔۔

گھر بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔۔۔

آناً فاناً سب کچھ طے ہو گیا۔۔۔

چٹ منگنی پٹ بیاہ والا حال ہوا۔۔۔۔اسی اثناء میں شادی کا دن بھی آن پہنچا تھا۔۔

نور دلہن بن کر بہت پیاری لگ رہی تھی اس پر بہت روپ آیا تھا۔۔ احد بھی ہینڈسم لگ رہا تھا چاند سورج کی جوڑی تھی دونوں کی۔۔۔سب نے خوب تعریف کی۔ نکاح کی رسم ہوئی نکاح کے بعد رخصتی کا وقت آیا۔۔جب احد کی والدہ نے عیبقہ بیگم سے کہا

ہمیں اجازت دیں عیبقہ بہن۔۔عیبقہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ خوشی کے آنسو تھے۔۔

پارس اور جہانزیب جب اس سے ملنے آئے تو وہ بلک بلک کر روئی دونوں بھائیوں نے خوب پیار کیا پھر لائبہ اریبہ سب باری باری ملے۔ آخر میں عیبقہ بیگم نے خوب بلائیں لی اور ڈھیر ساری دعائیں دے کر بیٹی کو رخصت کیا۔۔

☆☆☆☆

ساری رسومات کے بعد نور کو اس کے کمرے میں لایا گیا۔۔وہ بہت زیادہ تھک چکی تھی اس لیئے اس نے آنکھیں موند لی۔۔

اور احد کے بارے سوچنے لگی۔ اس کے دل میں ہزار وسوسے اور خدشات جنم لے رہے تھے۔۔

اس نے خود کو آئینے میں دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ ایسے میں ایک دم سے اسے ابراہیم یاد آ گیا۔۔اس نے جلدی سے اس کا خیال جھٹکا۔۔

اتنے میں دروازہ کھلنے کی آواز آئی وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

احد اس کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔۔ اس نے خوبصرت مخملی ڈبیا اس کی طرف بڑھائی نور نے تھام کی دیکھا تو بہت خوبصورت ڈائمنڈ رنگ تھی۔۔ اس نے یہ دیکھا کس بولا۔۔

احد نے اس کی بے تحاشا تعریف کی نور اپن اس قدر تعریف پر جھینپ سی گئی۔۔

احد نے اس سے بہت سارے وعدے کیئے۔۔ وہ پر سکون سی ہو گئی۔۔

اگلے دن رسم کے لیئے وہ اپنے پیرنٹس کے گھر گئی وہاں اس کو خوش دیکھ کر باقی سب بھی بہت خوش ہوئے۔۔۔

لائبہ اسے کمرے میں لے گئی اور اس سے پوچھنے لگی کہ وہ خوش تو ہے نہ احد نے کوئی طعنہ تو نہیں دیا۔۔ نور نے اسے بتایا کہ احد بہت اچھا ہے اور وہ خوش ہے۔۔ تو لائبہ مطمئن ہو گئی۔۔ اور اسے بتانے لگی کہ ابراہیم کے بارے میں خبر ملی کہ اس نو وہاں شادی کی تو اس کی بیوی اسے چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ بھاگ گئی اور ابراہیم کو کسی کیس میں پھنسا کر اسے جیل میں بند کروا دیا۔۔۔ اب وہ بہت پچھتا رہا ہے۔۔

نور نے اس کی بات سن کر ایک ٹھنڈی سانس بھری اور دھیمے سے بولی کہ شاید اسے ہی مکافات عمل کہتے ہیں۔۔ اس نے باقی سب کے ساتھ جیسا کیا ویسا صلہ ملا اسے۔۔

یوں وہ ایک خوبصورت شام گزار کر کھانا کھا کر وہ احد کے ساتھ واپس آ گئی۔۔

گھر آ کر اس نے احد کو بات بتائی۔۔

تو احد نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا کہ میں یہ تو نہیں کہتا کہ میں یہ تو نہیں کہتا کہ تم زبردستی مجھ سے محبت کرو پر ہاں ایک وعدہ ضرور کروں گا میں تمہیں اتنا خوش رکھوں گا کہ تمہاری زندی میں کوئی دکھ نہیں رہے گا تمہاری زندگی کو خوشیوں سے بھر دوں گا میری ساری چاہتوں کی وارث ہو تم۔۔

اور میری محبتوں کا سفر تو تم سے ہی ہے اور ہمیشہ تم تک ہی رہے گا۔۔

نور اس کے اس قدر والہانہ اظہار اور محبت پر اپنے رب کی مشکور ہو گئی اور پر سکون ہو کر احد کے سینے سے سر ٹکا لیا اور آسودگی سے آنکھیں موندلیں۔۔

اسے یقین تھا کہ محبت کے اس سفر میں اس نے سچی محبت کو ڈھونڈ ہی لیا ہے۔۔۔۔

☆☆☆☆

ختم شد۔۔

www.Novelshub.pk